Postal Reg. No. L/P/GDP-1, DEC 2009

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم   نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ   وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

جلد 57

شمارہ 43

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
محمد ابراہیم سرور

شرح چندہ
سالانہ 300 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

22 رشوال 1429 ہجری 23 راخاء 1387 ہش 23 راکتوبر 2008ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: (ایم ٹی اے) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیر و عافیت سے ہیں الحمدللہ۔ احباب حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں۔

اللّٰھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

گندہ دہن اور بے لگام کے ہونٹ لطائف کے چشمے سے بے نصیب اور محروم کئے جاتے ہیں۔

وہ شاخ جو اپنے تنے اور درخت سے سچا تعلق نہیں رکھتی وہ بے پھل رہ جاتی ہے۔

(ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

''یادرکھو جو شخص سختی کرتا اور غضب میں آجاتا ہے اس کی زبان سے معارف اور حکمت کی باتیں ہرگز نہیں نکل سکتیں۔ وہ دل حکمت کی باتوں سے محروم کیا جاتا ہے جو اپنے مقابل کے سامنے جلدی طیش میں آکر آپے سے باہر ہو جاتا ہے۔ گندہ دہن اور بے لگام کے ہونٹ لطائف کے چشمے سے بے نصیب اور محروم کئے جاتے ہیں۔ غضب اور حکمت دونوں جمع نہیں ہو سکتے۔ جو مغلوب الغضب ہوتا ہے اس کی عقل موٹی اور فہم کند ہوتا ہے۔ اس کو کبھی کسی میدان میں غلبہ اور نصرت نہیں دیئے جاتے۔ غضب نصف جنون ہے، جب یہ زیادہ بھڑکتا ہے تو پورا جنون ہو سکتا ہے۔

ہماری جماعت کو چاہئے کہ کُل ناکردنی افعال سے دُور رہا کریں۔ وہ شاخ جو اپنے تنے اور درخت سے سچا تعلق نہیں رکھتی وہ بے پھل رہ جاتی ہے۔ سو دیکھو اگر تم لوگ ہمارے مقصد کو نہ سمجھو گے اور شرائط پر کاربند نہ ہو گے تو ان وعدوں کے وارث تم کیسے بن سکتے ہو جو خدا تعالیٰ نے ہمیں دیئے ہیں۔

جسے نصیحت کرنی ہو اسے زبان سے کرو۔ ایک ہی بات ہوتی ہے وہ ایک پیرایہ میں ادا کرنے سے ایک شخص کو دشمن بنا سکتی ہے اور دوسرے پیرایہ میں دوست بنا دیتی ہے۔ .... اس بات کا بھی خیال رکھنا کہ کہیں پیرایہ ایسا نہ ہو جاوے کہ اس کا رنگ نفاق سے مشابہ ہو۔ موقع کے موافق ایسی کارروائی کرو جس سے اصلاح ہوتی ہو۔ تمہاری نرمی ایسی نہ ہو کہ نفاق بن جاوے اور تمہارا غضب ایسا نہ ہو کہ بارود کی طرح جب آگ لگے تو ختم ہونے میں ہی نہیں آتی۔ بعض لوگ تو غصہ سے سودائی ہو جاتے ہیں اور اپنے ہی سر میں پتھر مار لیتے ہیں۔ اگر ہمیں کوئی گالی دیتا ہے تب بھی صبر کرو۔ میں سمجھتا ہوں کہ جب کسی کے پیرو مرشد کو گالیاں دی جاویں یا اس کے رسول کو ہتک آمیز کلمے کہے جاویں تو کیسا جوش ہوتا ہے مگر تم صبر کرو اور حلم سے کلام کرو۔ ایسا نہ ہو کہ تمہارا اس وقت کا غصہ کوئی خرابی پیدا کر دے جس سے سارا سلسلہ بدنام ہو یا کوئی مقدمہ بنے جس سے سب کو تشویش ہو۔ سب نبیوں کو گالیاں دی گئی ہیں۔ یہ انبیاء کا ورثہ ہے۔ ہم اس سے کیونکر محروم رہ سکتے ہیں۔ ایسے بن جاؤ کہ گویا مسلوب الغضب ہو، تم کو گویا غضب کے قویٰ ہی نہیں دیئے گئے''۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 104)

☆☆☆☆☆☆

ہماری ساری ترقیات کا دارومدار خلافت سے وابستگی میں ہی پنہاں ہے

حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''امام سے وابستگی میں ہی سب برکتیں ہیں اور وہی آپ کے لئے ہر قسم کے فتنوں اور ابتلاؤں کے مقابلہ کے لئے ایک ڈھال ہے۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''جس طرح وہی شاخ پھل لا سکتی ہے جو درخت کے ساتھ ہو۔ وہ کٹی ہوئی شاخ پھل پیدا نہیں کر سکتی جو درخت سے جدا ہو، اس طرح وہی شخص سلسلہ کا مفید کام کر سکتا ہے جو اپنے آپ کو امام سے وابستہ رکھتا ہے۔ اگر کوئی شخص امام کے ساتھ اپنے آپ کو وابستہ نہ رکھے تو خواہ وہ دنیا بھر کے علوم جانتا ہو وہ اتنا بھی کام نہیں کر سکے گا جتنا بکری کا بکروٹا''۔ پس اگر آپ نے ترقی کرنی ہے اور دنیا پر غالب آنا ہے تو میری آپ کو یہی نصیحت ہے اور میرا یہی پیغام ہے کہ آپ خلافت سے وابستہ ہو جائیں۔ اس حبل اللہ کو مضبوطی سے تھامے رکھیں۔ ہماری ساری ترقیات کا دارومدار خلافت سے وابستگی میں ہی پنہاں ہیں۔''

(حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کا خصوصی پیغام الفضل انٹرنیشنل ۲۳ رمئی ۲۰۰۳ء صفحہ ۱)

''اللہ تعالیٰ کا یہ بہت بڑا احسان ہے احمدیوں پر کہ نہ صرف ہادیٔ کامل صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں شامل ہونے کی توفیق ملی بلکہ اس زمانے میں مسیح موعود اور مہدی کی جماعت میں شامل ہونے کی توفیق بھی اس نے عطا فرمائی جس میں ایک نظام قائم ہے، ایک نظام خلافت قائم ہے، ایک مضبوط کڑا آپ کے ہاتھ میں ہے جس کا ٹوٹنا ممکن نہیں لیکن یاد رکھیں کہ یہ کڑا تو ٹوٹنے والا نہیں لیکن اگر آپ نے اپنے ہاتھ ذرا ڈھیلے کئے تو آپ کے ٹوٹنے کے امکان پیدا ہو سکتے ہیں، اللہ تعالیٰ ہر ایک کو اس سے بچائے۔ اس لئے اس حکم کو ہمیشہ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کی رسّی کو مضبوطی سے پکڑے رکھو اور نظام جماعت سے ہمیشہ چمٹے رہو کیونکہ اب اس کے بغیر آپ کی بقا نہیں۔''

(خطبہ جمعہ ۲۲ راگست ۲۰۰۳ء بحوالہ خطبات مسرور جلد ۱ صفحہ ۲۵۶-۲۵۷)

جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۰۸ء

مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸-۲۹ ردسمبر ۲۰۰۸ء کو منعقد ہوگا

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۱۷ ویں جلسہ سالانہ قادیان (خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی) کے انعقاد کے لئے ۲۶-۲۷-۲۸ اور ۲۹ ردسمبر (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار اور سوموار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔ احباب سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس تاریخی اور مبارک جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے ابھی سے نیت کر کے تیاری شروع کر دیں اور اس جلسہ کی ہر جہت سے کامیابی کے لئے دُعائیں بھی کرتے رہیں۔

مجلس مشاورت: جماعتہائے احمدیہ بھارت کی ۲۰ ویں مجلس مشاورت سیدنا حضور انور کی منظوری سے جلسہ سالانہ کے اگلے روز مورخہ ۳۰ ردسمبر ۲۰۰۸ء کو منعقد ہوگی۔

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان وسیکرٹری خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی بھارت)

... فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

نافرمانی سے بھرے ہوئے فتوے!

......﴿قسط-۱﴾......

غیر احمدی مولویوں نے بسے بسائے گھروں کو اُجاڑنے کا ایک نیا سلسلہ شروع کر رکھا ہے بقول ان کے اگر ان کے فرقہ کا کوئی شخص دوسرے فرقہ میں شامل ہو جائے تو اس کی بیوی کو خود بخود طلاق ہو جاتی ہے۔ ایسا ہی فتویٰ دیو بندیوں کے متعلق بریلوی حضرات دیتے ہیں۔ گزشتہ دنوں ایک دیو بندی کے جنازہ میں کچھ بریلوی مسلک کے لوگ شامل ہو گئے تھے تو اس پر ان سب لوگوں کے متعلق فتویٰ دیا گیا کہ ان کے نکاح ٹوٹ گئے ہیں اور ان کی بیویاں اُن کے لئے حرام ہو گئی ہیں لہٰذا بریلوی مولوی صاحب نے ازسرِ نو اُن کے نکاح پڑھائے تھے۔ بڑی بڑی عمروں کے مرد وعورت بڑھاپے کی عمروں میں ازسرنو اپنے اپنے نکاحوں کے لئے منظوریاں دے رہے تھے پھر سے ولیوں کو اپنی ادھیڑ عمر کی بیٹیوں کے لئے یا اگر ان کے باپ دارفانی سے کوچ کر گئے تھے تو بھائیوں کو نکاح کی ولایت قبول کرنی پڑ رہی تھی۔

یہی حال دیو بندیوں کا ہے کہ اگر کوئی دیو بندی مسلک چھوڑ دے تو اس کے متعلق ان کا یہی عقیدہ ہے کہ دیو بندی مسلک چھوڑ دینے کی وجہ سے اس کا نکاح فسخ ہو گیا ہے لہٰذا یا تو وہ پھر سے دیو بندی مسلک میں واپس آجائے ورنہ اسلام سے ارتداد کے جرم میں اس کی بیوی کو فوری طلاق ہو جائے گی۔ لہٰذا گزشتہ دنوں سہارنپور کی بعض عورتوں کے متعلق جن کے خاوند احمدی ہو گئے تھے دیو بندیوں نے یہی فتویٰ دیا کہ چونکہ ان کے خاوند قادیانی ہو گئے ہیں اور قادیانی چونکہ اسلام سے خارج اور مرتد ہیں لہٰذا ارتداد کے باعث ان کے نکاح فسخ ہو گئے ہیں چنانچہ زبردستی ان کی بیویوں کو اُن سے الگ کر کے اُنہیں عدت میں بٹھا دیا گیا۔ لمبی لمبی تسبیحیں ان کے ہاتھوں میں تھما دی گئیں کہ بس بیٹھی اُنہیں پڑھتی رہو۔

حیرانی اس بات کی ہے کہ یہ کونسا اسلام ہے......! کس اسلام میں یہ لکھا ہے کہ کلمہ پڑھنے والوں کو غیر مسلم قرار دیا جائے اور کس اسلام میں لکھا ہے کہ کلمہ پڑھنے والے مرتد ہوتے ہیں اور مرتد کی سزا قتل ہے۔ جبکہ قرآن مجید اور احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں صاف لکھا ہے کہ کسی کلمہ گو کو کافر کہنا جائز نہیں تو پھر ان غیر احمدی مولویوں نے خدا جانے یہ غیر اسلامی مسئلہ کہاں سے گھڑ لیا ہے کہ کلمہ پڑھنے والوں، ارکان اسلام پر عمل کرنے والوں اور ارکان ایمان کو اپنے ایمان کا جز سمجھنے والوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق کرنے والوں کو غیر مسلم اور مرتد قرار دیں۔ ایسے میں یہی کہنا پڑتا ہے کہ آجکل کے یہ مولویوں کے فتوے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی سے بھرے ہوئے غلط فتوے ہیں۔ حیرت ہے کہ کیا ان کے مطالعہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث نہیں گزری جس میں آپؐ نے فرمایا ہے: مَنْ قَالَ لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَکَفَرَ بِمَا یُعْبَدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ حَرُمَ مَالُہٗ وَدَمُہٗ وَ حِسَابُہٗ عَلَی اللّٰہِ۔ (مسلم کتاب الایمان باب الامر بقتال الناس حتی یقولوا لا الٰہ الا اللہ)

یعنی جس نے یہ اقرار کیا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور جن کی اللہ کے سوا عبادت کی جاتی ہے ان کا انکار کیا تو اس کے جان و مال کو نقصان پہنچانا حرام ہے۔ باقی اس کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے وہی اس کی نیت کے مطابق اس کو بدلہ دے گا۔ بہر حال کلمہ توحید پڑھنے کے بعد بندوں کی گرفت سے وہ آزاد ہو جاتا ہے۔ گویا آپ نے صرف اور صرف اسلام کے بنیادی عقیدہ توحید کو مدنظر رکھ کر فرمایا کہ جس نے شرک کا انکار کیا اس کو مسلمان سمجھا جائے گا۔ سرور کائنات فخر موجودات حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فتویٰ اس لئے لکھا ہیکہ ایک مرتبہ ایک مسلمان نے جنگ کی حالت میں کلمہ پڑھ لینے والے کو بھی قتل کر دیا تھا۔

حضرت اسامہ بن زید بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں جہینہ قبیلہ کے نخلستان کی طرف بھیجا جنہوں نے بعض مسلمانوں کو قتل کر کے جلا دیا تھا ہم نے صبح صبح ان کے خیموں پر ہی ان کو پالیا میں نے اور ایک انصاری نے ان کے ایک آدمی کا تعاقب کیا جب ہم نے اس کو پالیا اور اُسے مغلوب کر لیا تو وہ بول اُٹھا لا الٰہ الا اللہ یعنی خدا کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس بات پر میرا انصاری ساتھی تو رُک گیا لیکن میں نے اس کو قتل کر دیا جب ہم مدینہ واپس آئے اور یہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی پہنچی۔ تو آپ نے مجھے فرمایا اے اسامہ! کیا تو نے اس کو لا الٰہ الا اللہ کہنے کے بعد بھی قتل کر دیا۔ مَیں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ تو پناہ حاصل کرنے کی خاطر ایسا کہہ رہا تھا آپ نے (پھر) فرمایا کیا تو نے اس کو لا الٰہ الا اللہ کہنے کے بعد بھی قتل کر دیا ہے آپ مجھ پر بار بار یہ بات دہراتے رہے یہاں تک کہ میں نے خواہش کی کہ کاش! میں آج کے دن سے پہلے مسلمان نہ ہوا ہوتا اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا اس نے لا الٰہ الا اللہ کہا اور تُو نے اس کو قتل کر دیا؟ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! اس نے تو صرف ہتھیار کے ڈر سے ایسا کیا تھا آپؐ نے فرمایا: تو نے اس کا دل چیر کر کیوں نہ دیکھ لیا یہاں تک کہ تجھے معلوم ہو جاتا کہ اس نے (دل سے) کہا ہے یا نہیں۔ آپ اس بات کو بار بار دہراتے رہے یہاں تک کہ مَیں نے آرزو کی کہ کاش میں آج ہی مسلمان ہوا ہوتا۔

(بخاری کتاب المغازی باب بعث النبی اُسامہ بن زید الی الحرقات من جہینہ، مسلم باب تحریم قتل الکافر اذا قال لا الٰہ الا اللہ)

اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی لا الٰہ الا اللہ کہنے والے کو چاہے اس نے حالت جنگ میں ہی کلمہ پڑھ لیا ہو قتل کرنا گناہ سمجھتے تھے۔ غور کیجئے کہ ایک شخص اس قوم سے تعلق رکھتا ہے جنہوں نے مسلمانوں کو قتل کر کے جلا دیا تھا۔ ایسے جانی دشمنوں میں سے جب ایک شخص مسلمان کے قابو آتا ہے تو وہ کلمہ لا الٰہ الا اللہ پڑھ لیتا ہے۔ بظاہر تو یہی نظر آتا ہے کہ اس شخص نے تلوار کے خوف سے کلمہ پڑھا ہوگا لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ اس یقین کامل پر قائم تھے کہ غائب کا علم رکھنے والی خدا کی ذات ہے اور مذہب کا تعلق دل سے ہے اور کوئی آدمی کسی کے دل میں جھانک کر نہیں دیکھ سکتا اس لئے آپؐ نے باوجود ان ظاہری حالات کے جو بتا رہے تھے کہ اس شخص نے خوف سے کلمہ پڑھا ہے پھر بھی حضرت اسامہ کو اس شخص کے قتل پر ملامت کی اور اتنی شدید ملامت کی کہ اُسامہ نے کہا کہ کاش میں اُس سے پہلے اسلام قبول ہی نہ کرتا تا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ ناراضگی دیکھنا نہ پڑتی۔

ایک اور حدیث حضرت عبید اللہ بن عدی سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ بنو زہرہ کے حلیف مقداد بن عمرو جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ بدر میں شامل ہوئے تھے نے کہا یا رسول اللہ! اگر میری کسی کافر سے مُٹھ بھیڑ ہو جائے اور ہم ایک دوسرے سے لڑیں اور وہ تلوار میرے ہاتھ پر مار کر اس کو کاٹ ڈالے اور پھر ایک درخت کی اوٹ میں کھڑا ہو جائے اور یوں کہے کہ میں اللہ کی خاطر اسلام قبول کرتا ہوں تو کیا مَیں اس کو ایسا کہنے کے بعد قتل کر سکتا ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے فرمایا اُس کو مت قتل کر۔ انہوں نے پھر کہا یا رسول اللہ اس نے میرا ایک ہاتھ کاٹ کر پھینک دیا ہو پھر کاٹنے کے بعد ایسا بولا ہو کیا ایسے میں مَیں اس کو قتل کر سکتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا۔ نہیں اس کو قتل نہ کر اگر تم اس کو قتل کرو گے تو تم اس مقام پر ہو گے جس پر وہ تھا یعنی وہ مومن اور تم کافر قرار پاؤ گے۔

اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر کوئی مسلمان کسی شخص کو کلمہ پڑھ لینے کے بعد اگرچہ کلمہ کی ایک جزو پڑھ لینے کے بعد ایسی حالت میں قتل کرتا ہے کہ اس کافر نے اس مسلمان کا ہاتھ کاٹ ڈالا ہو تو پھر بھی وہ قتل کرنے والا مسلمان کافر ہو جاتا ہے۔

اب خود ہی وہ علماء اپنے گریبانوں میں جھانک کر دیکھ لیں جو احمدیوں کے کلمہ پڑھ لینے کے باوجود کلمہ پر ایمان لانے کے باوجود اور تمام عمر ارکانِ اسلام پر عمل کرنے کے باوجود اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کے باوجود احمدیوں کے قتل کے فتوے دیتے ہیں۔ ان کی جائیدادوں، مکانوں اور دکانوں کو لوٹ لینے اور جلا دینے کے فتوے دیتے ہیں اور اس کام کو اہل جنت کا کام قرار دے کر ایسے لوگوں کو جنت کی ضمانت دیتے ہیں۔ علماء حضرات چاہے دیو بندی ہوں، بریلوی یا اہل حدیث یا جماعت اسلامی یا کسی اور فرقہ سے تعلق رکھنے والے۔ وہ اپنے عملوں کے متعلق غور کریں اور اپنے کردار کا جائزہ لیں کہ وہ اپنے ایسے اعمال سے خود کو اور قوم کو جنت کے قریب کر رہے ہیں یا جہنم کا وارث بنا رہے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مذکورہ بالا ارشادات، قرآن مجید کے عین مطابق ہیں قرآن مجید ان لوگوں کو جن کے دلوں میں ایمان نے جھانک کر بھی نہیں دیکھا مسلم کہلانے کا حق دیتا ہے۔ فرمان الٰہی ہے:

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰکِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا یَدْخُلِ الْاِیْمَانُ فِیْ قُلُوْبِکُمْ وَاِنْ تُطِیْعُوا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَایَلِتْکُمْ مِّنْ اَعْمَالِکُمْ شَیْئًا اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۔ (الحجرات:۱۵)

یعنی بادیہ نشین کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے تو کہہ دے کہ تم ایمان نہیں لائے لیکن صرف اتنا کہا کرو کہ ہم اسلام لے آئیں ہیں۔ تمہیں ایمان لے آئے کہنے کا حق اس لئے حاصل نہیں ہے کہ ایمان نے تو ابھی تمہارے دلوں میں جھانک کر بھی نہیں دیکھا ہے۔ تو قرآن مجید ایسے لوگوں کو بھی مسلمان کہنے کا حق دیتا ہے جن کے دلوں میں ایمان نے جھانکا تک نہیں۔

اس موقع پر یہ یاد رکھنا چاہئے کہ لفظ اسلام بہت وسیع لفظ ہے قرآن مجید تو گزشتہ انبیاء کو اور ان پر ایمان لانے والوں کو بھی مسلم کہتا ہے۔ فرماتا ہے: اِنَّآ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰاۃَ فِیْھَا ھُدًی وَّ نُوْرٌ یَحْکُمُ بِھَا النَّبِیُّوْنَ الَّذِیْنَ اَسْلَمُوْا لِلَّذِیْنَ ھَادُوْا۔ (سورۃ المائدہ:۴۵)

کہ ہم نے تورات اُتاری اس میں ہدایت بھی تھی اور نور بھی اس سے انبیاء جو اسلام لائے تھے یہود کے لئے فیصلہ کرتے تھے گویا اسلام سے پہلے کے انبیاء بھی مسلم کہلائے اور ایمان لانے والے بھی مسلم کہلائے اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ھُوَ سَمّٰکُمُ الْمُسْلِمِیْنَ مِنْ قَبْلُ وَفِیْ ھٰذَا۔ (سورۃ الحج:۷۹)

یعنی ''اے لوگو اللہ نے پہلے انبیاء کی شریعتوں میں بھی تمہارا نام مسلمان رکھا تھا اور اب اس شریعت میں بھی تمہارا نام مسلمان رکھا گیا ہے''۔ اس اعتبار سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر اس شخص کو جو ایک بار منہ سے خود کو مسلم کہہ دے، اس کے اسلام کو جھٹلانے یا انکار کرنے سے سخت منع فرمایا ہے خواہ اس نے حالت جنگ میں یا تلوار کے خوف سے ہی خود کو مسلم ظاہر کیا ہو۔

پس جب احمدی خود کو مسلمان کہتے ہیں تو کسی کو اختیار نہیں ہے کہ وہ ان کو غیر مسلم قرار دے ہمارے نزدیک ایسا عقیدہ رکھنے والا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی روشنی میں خود کافر ہو جاتا ہے۔

بعض ملاں کہتے ہیں کہ پاکستان کی قومی اسمبلی کی اکثریت نے یا رابطہ عالم اسلامی کی اکثریت نے چونکہ

باقی صفحہ نمبر 14 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

ان دنوں میں جو جلسے کے دن ہیں جہاں نمازوں اور دعاؤں کی طرف ہمیں توجہ رکھنی چاہئے وہاں آنحضرت ﷺ پر خالص ہو کر درود بھیجتے رہیں تا کہ اللہ تعالیٰ ہماری دعاؤں کو قبول فرماتے ہوئے ہماری حالتوں کو بدلے اور ہمیں اپنا خالص بندہ بنا لے۔

اپنی اپنی انتہائی استعدادوں کے مطابق اپنی عبادتوں کے معیار ہر احمدی کو بڑھانے چاہئیں۔
نفس کی اصلاح کے لئے سب سے بہترین ذریعہ اپنے اندر سے ہی ایک مزکّی کو کھڑا کرنا ہے۔

اپنے جائزے لیں، اپنی نمازوں کے بھی جائزے لیں، اپنے دوسرے اخلاق کے بھی جائزے لیں۔

خلافت کے انعام سے فیضیاب ہونے کے لئے **اللہ تعالیٰ کا حقیقی عابد بننا اور اس کے احکامات کی پیروی کرنا ضروری ہے۔**

(جماعت جرمنی کے جلسہ سالانہ کے موقع پر فرمودہ خطبہ جمعہ میں جلسہ کے اغراض و مقاصد کو سامنے رکھنے اور عبادتوں اور اعلیٰ اخلاق کے معیار کو بڑھانے کی طرف توجہ کی خصوصی نصائح)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ 22 راگست 2008ء بمطابق 22 ظہور 1387 ہجری شمسی بمقام مئی مارکیٹ۔ منہائیم (جرمنی)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس خطبہ جمعہ کے ساتھ جماعت احمدیہ جرمنی کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ اس سال کیونکہ خلافت احمدیہ کے پہلے سو سال پورے ہونے پر ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے خاص اہتمام سے جلسے منعقد کر رہے ہیں، اوّل تو پہلے بھی اہتمام سے ہوتے تھے لیکن لوگوں کی بھی اس طرف زیادہ توجہ ہے اس لئے اس سال کے جلسہ میں ہر ملک میں شاملین جلسہ کی تعداد اور انتظامات کے لحاظ سے اضافہ اور وسعت نظر آتی ہے۔ اور کیونکہ خلافت جوبلی کی وجہ سے مَیں بھی اس سال دنیا کے مختلف ممالک کے جلسوں میں شامل ہو چکا ہوں، اس لئے انتظامیہ اس لحاظ سے بھی زیادہ کانشس ہو گئی ہے۔ یہاں جرمنی میں بھی توجہ دے رہی ہے کہ یہاں کا جلسہ کسی بھی لحاظ سے کسی دوسرے ملک کے جلسوں سے کم نظر نہ آئے۔ اور افریقہ کے جلسوں میں گھانا کے جلسے نے خاص طور پر لوگوں کی توجہ اپنی طرف پھیری۔ بہر حال اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ اس سال کا میرا تو ساتواں جلسہ ہے، جس میں میں شامل ہوا ہوں۔ جرمنی کا جلسہ ہر سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی کامیابی سے منعقد ہوتا ہے اور امید ہے انشاء اللہ تعالیٰ اس سال پہلے سے بڑھ کر ہو گا اور ہر فرد جو اس جلسے میں شامل ہو رہا ہے اس جلسے کی روح کو سمجھتا رہا تو خود بھی اس جلسے سے فیض اٹھانے والا ہو گا اور مجموعی طور پر جلسے کی کامیابی کا باعث بھی بنے گا۔ پس آپ میں سے ہر ایک مرد، عورت، بچہ، جوان، ہمیشہ اس بات کو پیش نظر رکھیں کہ ہمارا یہاں آنے کا مقصد کیا ہے؟ اور یہ مقصد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں بتا دیا ہے۔ آپ نے اپنی بیعت میں آنے والوں کو اس بیعت میں آنے کے بنیادی مقصد، جس کی وجہ سے ایک شخص جماعت میں شامل ہے، بتایا ہے یا جماعت میں جو نیا آنے والا شامل ہوتا ہے اس کو یہ مقصد بتایا جاتا ہے۔

آپؑ نے فرمایا کہ: ''تمام مخلصین داخلین سلسلہ بیعت اس عاجز پر ظاہر ہو کہ بیعت کرنے سے غرض یہ ہے کہ تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولیٰ کریم اور رسول مقبول ﷺ کی محبت غالب آ جائے''۔

(اطلاع منسلکہ آسمانی فیصلہ۔ روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 351)

پس پہلی بات ہر احمدی کو یہ یاد رکھنی چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی بیعت میں آنے والوں کو ''مخلصین'' کے پیارے لفظ سے مخاطب فرمایا ہے۔ یعنی ایسے خالص ہو کر پیار کرنے والے جن میں کوئی کھوٹ نہ ہو، جن کی دوستی بغیر کسی ذاتی مفاد کے ہو، بغیر کسی نام و نمود کے اخلاص و وفا کا تعلق ہو۔

اخلاص اس مکھن کو بھی کہتے ہیں جو تلچھٹ سے علیحدہ کر لیا جاتا ہے۔ پس یہ مقام جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں دیا ہے یا ہم سے توقع رکھی ہے کہ ہم یہ مقام حاصل کریں اس کو حاصل کرنے کی ہم کو کوشش کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے مخلصین کی جو خوبیاں بیان فرمائی ہیں وہ اگر ہر لمحہ ہمارے سامنے ہوں تو یقیناً ہم ان لوگوں میں شامل ہو جائیں گے جن پر دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو جاتی ہے اور ان کے دلوں میں اگر کسی کی محبت قائم ہوتی ہے تو وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں حضرت یوسف علیہ السلام کو عورت کے بُرائی کی طرف بلانے پر اللہ تعالیٰ کے خوف اور اس کی ذات کے حقیقی فہم و ادراک کی وجہ سے برائی سے بچنے کا ذکر کرتے ہوئے حضرت یوسفؑ کے بارے میں فرماتا ہے کہ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ (یوسف: 25) یعنی وہ یقیناً ہمارے پاک اور برگزیدہ بندوں میں سے تھا اور اس پاکیزگی نے انہیں بچا لیا اور اگر انسان حقیقی رنگ میں اللہ تعالیٰ کا خوف رکھنے والا ہو تو یہ خوف اور پاکیزگی ہی ہے جو ہر ایک کو برائی سے بچانے والی ہو گی۔

ایک دوسری جگہ فرمایا پھر جب شیطان نے کہا کہ اے اللہ! مَیں تیرے بندوں کو ضرور گمراہ کروں گا اور انہیں دنیا کی چمک دمک کے ایسے انداز دکھاؤں گا کہ ان کی اکثریت ضرور میرے پیچھے چلے گی اور تجھے بھول جائیں گے تو شیطان نے ایک جگہ اپنی ہار مانتے ہوئے یہ اعلان کیا اور کہا کہ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ (الحجر: 41) مگر جو تیرے مخلص بندے ہیں، جن کی محبت تیرے اور تیرے رسولوں کے ساتھ ہے اور اس زمانے میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ ہے جن کی محبت اللہ اور رسول کے ساتھ خالص ہے وہ میرے دام میں نہیں آ سکیں گے۔ جن کی بیعت زمانہ کے امام کے ساتھ ان شرائط بیعت کو سامنے رکھتے ہوئے خالص ہے کہ ہم اس پر ہمیشہ عمل کرنے کی کوشش کریں گے۔ شیطان کہتا ہے کہ وہ میرے دام میں نہیں آ سکیں گے۔ ان کو مَیں جتنی بھی دنیا کی چمک دمک دکھاؤں وہ میرے ہاتھ سے نکل جائیں گے۔

پھر ایک جگہ قرآن کریم میں کفار کا ذکر ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ہم ایک شاعر اور ایک مجنون کے کہنے پر اپنے محبوبوں کو چھوڑ دیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یقیناً محمد رسول اللہ ﷺ سچے رسول ہیں اور نہ صرف خود سچے رسول ہیں بلکہ پہلے رسولوں کی سچائی بھی آپ کی وجہ سے آج مکمل کر ثابت ہو رہی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جگہ فرمایا کہ اگر آنحضرت ﷺ نہ آتے تو ہم پہلے رسولوں کی سچائی بھی ثابت نہ ہوتی۔ کیونکہ پہلے رسولوں کے ماننے والوں نے تو ان کا ایک عجیب و غریب تصور پیش کر دیا ہے۔ بہرحال اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس سچے اور عظیم رسول کا انکار کرنے والو! سن لو کہ تم یقیناً جہنم کا عذاب چکھو گے اور نجات یافتہ وہی ہوں گے جو خالص ہو کر رسول پر ایمان لانے والے ہوں گے۔

پھر اللہ تعالیٰ پہلی قوموں کے رسولوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ ان کی گمراہی کی وجہ سے، ہم نے انہیں اس دنیا میں بھی عذاب سے دوچار کیا۔ سوائے اُن میں سے تھوڑے سے ان لوگوں کے جو عِبَادَ اللّٰہِ الْمُخْلَصِیْن تھے، ان لوگوں میں شامل تھے۔ یہ مثال دے کر اللہ تعالیٰ نے آج مسلمانوں اور غیر مسلموں کو بتا دیا کیونکہ قرآن کی شریعت ایک جاری شریعت ہے اور ہمیشہ رہنے والی شریعت ہے، ہمیشہ رہنے والی تعلیم ہے یہ بتا دیا کہ کیا آنحضرت ﷺ اور آپ کے غلام صادق کا انکار کر کے تم بچ سکو گے؟ ہرگز نہیں۔ پس یہ بھی ہم احمدیوں پر اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اُس نے ہمیں اس زمانے کے امام کو ماننے کی توفیق عطا فرما کر اپنے انعام سے نوازا ہے۔ اب ہم پر فرض ہے کہ اس انعام کی قدر کرنے والے بنیں۔

پھر اللہ تعالیٰ اپنی بڑائی بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ اللہ ہر اس عیب سے پاک ہے جو اللہ تعالیٰ کا انکار کرنے والے اس پر لگاتے ہیں۔ اُن لوگوں کو سوائے ناکامی اور جہنم کے کچھ نہیں ملے گا اور اللہ کی خالص عبادت کرنے والے ہی کامیاب ہوں گے۔ اس زمانہ میں آج کل ان یورپین ممالک میں بھی خدا تعالیٰ کی خدائی اور اس کے وجود سے انکار کرنے والے بہت سے پیدا ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے بارہ میں، خدا کی ذات کے ہونے یا نہ ہونے کے بارہ میں مختلف تصورات اور نظریات ابھرنے لگ گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے بتا دیا کہ ان سب کا انجام بد ہونا ہے جو اللہ تعالیٰ کی ذات پر یقین نہیں رکھتے اور کامیابی اللہ تعالیٰ کے خالص بندوں کی ہی ہے۔ پس تم ہمیشہ اس بات کو یاد رکھو، یہ نہیں کہ جب تم کسی مشکل میں گرفتار ہوئے تو یا جب اپنے مطلب ہوئے تو اللہ تعالیٰ کی یاد آنے لگ جائے اور عام حالات میں خدا کو بھول بیٹھیں۔ اتنے انعامات جو ہم احمدیوں پر اللہ تعالیٰ نے فرمائے ہیں ان کا تقاضا یہ ہے کہ ہر وقت اور ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہمارے پیش نظر رہے اور ہر جگہ جہاں اللہ تعالیٰ کی ذات کو بیان کرنا ہے اور اس کی خوبیاں بیان کرنی ہیں، اللہ تعالیٰ کی ہستی اور وجود کو دنیا پر ثابت کرنا ہے وہاں ایک احمدی کو فوراً تیار ہو جانا چاہئے۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب یہ اعلان فرمایا کہ میرے مخلصین اللہ اور اس کے رسول کی محبت سب محبتوں پر غالب کر لیں تو ہر قسم کی دنیاوی برائیوں سے بچنے کی طرف بھی توجہ دلا دی اور یہ فرمایا کہ ہر وقت تمہیں یہ توجہ رکھنی چاہئے کہ کسی بھی قسم کی برائی تمہارے اندر کبھی پیدا نہ ہو۔

اس زمانہ میں آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق کی توقعات پر پورا اترنے کی طرف ہمیں توجہ دینی ہوگی۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے احکامات پر اور سنت پر چلنے کی کوشش کرنی ہوگی اور اس پر عمل کرنے کے لئے اس کو جاننے کی طرف بھی توجہ دینی ہوگی۔ اپنے دینی اور روحانی معیار بلند کرنے کی طرف بھی توجہ دینی ہوگی اور تقویٰ کی راہوں پر قدم مارتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف بھی توجہ دینی ہوگی تبھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کسی ذاتی مفاد کے بغیر ہوگی، کسی دنیاوی منفعت کے بغیر ہوگی اور تبھی ہم میں سے ہر ایک جماعت کے لئے مفید وجود ثابت ہوگا اور یہی لوگ ہیں جن کے بارہ میں خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں عِبَادِنَا الْمُخْلَصِیْن فرمایا ہے۔ کیونکہ یہ خالص اللہ سے محبت رکھنے والے ہیں۔ یہ خالص ہو کر آنحضرت ﷺ سے محبت کرنے والے ہیں۔ کیونکہ آپ ﷺ ہی وہ ذات ہیں جن کا اوڑھنا بچھونا، سونا جاگنا خدا کی خاطر ہے جن کے بارہ میں خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ اعلان کر دیں یہ کہہ کر کہ قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ (آل عمران:32) یعنی تو کہہ دے اے لوگو! اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو پھر اللہ بھی تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ پس آنحضرت ﷺ کی محبت نہ صرف اللہ تعالیٰ سے محبت کا ذریعہ بنتی ہے بلکہ گناہوں کی بخشش اور آئندہ گناہوں سے بچنے کا ذریعہ بھی بنتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسہ کا جب آغاز فرمایا تھا تو اس سے پہلے یہ اعلان فرمایا تھا کہ یہ اللہ اور رسول کی خالص ہو کر محبت کرنے کے لئے میں جلسے شروع کر رہا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ میں سمجھتا ہوں کہ سال میں تین دن لوگ جمع ہوں اور محض للہ ربانی باتوں کو سننے اور دعا میں شامل ہونے کے لئے آئیں۔ آپؑ نے فرمایا کہ حتی الوسع دوستوں کو آنا چاہئے۔

پس یہ بات پھر ان لوگوں کو توجہ دلانے والی ہونی چاہئے جو اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں، جن کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مخلصین کے نام سے پکارا ہے کہ جلسہ میں شامل ہونے کی بھی کوشش کریں کیونکہ یہ بھی اخلاص بڑھانے کا ذریعہ ہے کیونکہ یہاں آنا کسی دنیاوی مقصد کے لئے نہیں ہے بلکہ خالصتاً اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی محبت کی وجہ سے ہے۔ پس یہ مقصد ہمیشہ ہر احمدی کے پیش نظر ہونا چاہئے ورنہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دوسری جگہ فرمایا ہے کہ اگر اللہ اور اس کے رسول کی محبت کی وجہ سے اللہ اور بندوں کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ پیدا نہیں ہوتی تو یہ محبت خالص نہیں ہے اور جب یہ محبت خالص نہیں تو پھر ایسے لوگوں کا شمار بھی مخلصین میں نہیں ہوتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں "مجھے ان لوگوں سے کیا کام جو سچے دل سے تمام احکام اپنے سر پر نہیں اٹھا لیتے اور رسول کریمؐ کے پاک جؤا کے نیچے صدق دل سے اپنی گردن نہیں دیتے اور راستبازی کو اختیار نہیں کرتے اور فاسقانہ عادتوں سے بیزار ہونا نہیں چاہتے اور ٹھٹھے کی مجالس کو نہیں چھوڑتے اور ناپاکی کے خیالوں کو ترک نہیں کرتے اور انسانیت اور تہذیب اور صبر اور نرمی کا جامہ نہیں پہنتے۔ غریبوں کو ستاتے اور عاجزوں کو دھکے دیتے اور اکڑ کر بازاروں میں چلتے اور تکبر سے کرسیوں پر بیٹھتے ہیں اور اپنے تئیں بڑا سمجھتے ہیں"۔

فرمایا: "مبارک وہ لوگ جو اپنے تئیں سب سے زیادہ ذلیل اور چھوٹا سمجھتے ہیں اور شرم سے بات کرتے ہیں۔ عاجزوں کو تعظیم سے پیش آتے ہیں، کبھی شرارت اور تکبر کی وجہ سے ٹھٹھا نہیں کرتے اور اپنے ربّ کریم کو یاد رکھتے ہیں"۔ فرمایا "سو میں بار بار کہتا ہوں کہ ایسے ہی لوگ ہیں جن کے لئے نجات تیار کی گئی ہے"۔

پس یہ بڑی دردبھری نصائح ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں کی ہیں اور یہی باتیں ہیں جو اختیار کرنے سے ہم ان مخلصین میں شاملین ہوں گے جو خدا تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت کرنے والے ہیں اور یہی لوگ ہیں جو اس جلسہ میں آنے کے مقصد کو پورا کرنے والے ہیں۔ ورنہ آپ نے تو صاف فرما دیا ہے کہ یہ کوئی دنیاوی میلہ نہیں ہے۔ آج آپ یہاں جمع ہیں اور اس حوالے سے کہ خلافت جوبلی کا جلسہ ہے جس کی ایک خاص اہمیت ہے یہ اللہ تعالیٰ کے ایک انعام کی یاد دلانے والا جلسہ ہے۔ تو پھر حقیقی شکر اس وقت ادا ہوگا جب ہم اپنے نفسوں میں پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی کوشش کریں گے۔ جب ہم نے اس طرف توجہ کی ہے کہ خدا تعالیٰ کی محبت کے حصول کے لئے آنحضرت ﷺ کے اُسوہ کی پیروی کرنی ہے کیونکہ یہ بھی خدا تعالیٰ کا حکم ہے ان لوگوں کے لئے جو خالص ہو کر اس کے بندے بنتے ہیں۔ ہر میدان میں آنحضرت ﷺ نے ہمارے سامنے اسوہ قائم فرمایا ہے۔ ہمیں نصیحت فرمائی کہ یہ اعمال ہیں اگر تم کرو گے تو اللہ تعالیٰ کی محبت دلوں میں قائم کرنے والے ہو گے۔

قرآن کریم کے تمام احکامات آنحضرت ﷺ کا اُسوہ ہیں۔ حضرت عائشہؓ سے کسی نے پوچھا تھا کہ آنحضرت ﷺ کے اُسوہ کے بارے میں بتائیں، آپؐ کے اخلاق کے بارے میں بتائیں۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ کیا تم نے قرآن کریم نہیں پڑھا۔ قرآن کریم کا ہر حکم آپ نے پہلے اپنے اوپر لاگو فرمایا۔ پھر اس کی اپنی امت کو نصیحت فرمائی۔ تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ یہ اعمال ہیں اگر تم کرو گے تو اللہ تعالیٰ کی محبت بھی دلوں میں قائم کرنے والے ہو گے اور میری محبت کا دعویٰ بھی پھر حقیقی ہوگا۔ جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے یہ اعلان خدا تعالیٰ کا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے محبت کا دعویٰ ہے تو آنحضرت ﷺ سے بھی اس طرح محبت کرو کہ آپ کے ہر حکم اور ہر نصیحت پر عمل کرنا ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اپنی دعاؤں کو اگر قبول کروانا چاہتے ہو تو آنحضرت ﷺ پر درود بھیجتے ہوئے میرے پاس آؤ۔ لیکن درود اس طرح ہو کہ حقیقی عشق و محبت کی خوشبو میں لپٹا ہوا ہو۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ۔ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا (الاحزاب:57)۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کا ترجمہ یوں فرمایا ہے کہ "خدا اور اس کے سارے فرشتے اس نبی کریم پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایماندارو! تم بھی اس پر درود بھیجو اور نہایت اخلاص اور محبت سے سلام کرو"۔

پس یہ اخلاص اور محبت سے سلام اور درود ہے جو اللہ تعالیٰ کا قرب دلاتا ہے اور قبولیت دعا کے نظارے بھی ایک مومن دیکھتا ہے۔

پس ان دنوں میں جو جلسہ کے دن ہیں جہاں نمازوں اور دعاؤں کی طرف ہمیں توجہ رکھنی چاہئے وہاں آنحضرت ﷺ پر خالص ہو کر درود بھیجتے رہیں تا کہ اللہ تعالیٰ ہماری دعاؤں کو قبول فرماتے ہوئے ہماری حالتوں کو بدلے اور ہمیں اپنا خالص بندہ بنا لے۔ ہمیں اپنی زبانیں اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تر رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آنحضرت ﷺ کے اُسوہ کی پیروی کرنے والے ہوں اور بندوں کے حقوق ادا کرنے والے بھی ہوں۔ جن برائیوں کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑے درد کے ساتھ ذکر فرمایا ہے اُن سے بچنے والے ہوں۔

آنحضرت ﷺ جو اللہ تعالیٰ کے عبد کامل تھے، آپؐ نے اپنی عبادتوں کے وہ نمونے قائم فرمائے جس کی کوئی مثال نہیں۔ کبھی ویرانوں میں دنیا و مافیہا سے بے خبر خدا تعالیٰ کی عبادت میں مشغول ہیں۔ ایک دن آپ کی ایک بیوی رات کو آپ کو بستر سے غائب پاتی ہیں تو شک کرتی ہیں کہ کہیں کسی دوسری بیوی کے گھر نہ گئے ہوں۔ لیکن جب تلاش کے بعد اُس نظارے کو دیکھتی ہیں تو اپنی سوچ پر پریشان ہوتی ہیں کہ میں نے آپ سے دنیاوی سوچ کے مطابق کیا توقع رکھی تھی اور آپ کے مقام کو نہ پہچان سکی لیکن آپ تو اپنے ربّ کے حضور سجدہ ریز ہیں اور اس طرح گڑگڑا رہے ہیں جس کی کوئی مثال بیان نہیں کی جا سکتی۔ کوئی آپ کے اس طرح اپنے مولیٰ کے حضور عبادت کی گڑگڑاہٹ کو ہنڈیا کے ابلنے کی آواز سے تشبیہ دیتا ہے، کوئی کسی اور مثال سے لیکن اس عبد کامل کی اپنے مولیٰ کے حضور عبادت کی گڑگڑاہٹ سب مثالوں سے بالا ہے۔ شدید بیماری میں بھی نماز باجماعت نہیں چھوڑتے۔ آخری بیماری میں انتہائی ضعف کی حالت میں مسجد میں تشریف لاتے ہیں، اپنے سامنے اپنے ماننے والوں اور مسلمانوں کی جماعت کو نماز پڑھتا دیکھ کر تبسم فرماتے ہیں کہ یہی ایک حقیقی مقصد ہے انسان کی پیدائش کا جس کو یہ مخلصین اور عباد الرحمٰن پورا کر رہے ہیں۔ آپؐ فرماتے ہیں، میری آنکھ کی ٹھنڈک نماز ہی ہے۔ یہ اُسوہ

ہے جو آپ نے نمازوں کی پابندی کے بارہ میں ہمارے سامنے قائم فرما دیا۔ نوافل کی پابندی پر قائم فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت پر قائم فرمایا۔ یہ مقام تو ہر ایک کو حاصل نہیں ہو سکتا جو آپ کا تھا۔ اُس مقام تک تو صرف وہ انسان کامل پہنچا۔ تبھی تو خدا اور اس کے فرشتے آپؐ پر درود بھیج رہے ہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ نے یہ فرما کر کہ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (سورة الاحزاب: 22) کہ یقیناً تمہارے لئے اللہ کے رسول میں ایک اعلیٰ نمونہ ہے، ہمیں اس طرف توجہ دلائی ہے۔ پس اللہ کا ذکر کرنے والوں کو اس نمونے کی پیروی کرنا ضروری ہے جو اپنے آپ کو عباد الرحمٰن کہتے ہیں۔ اُن کو اللہ کے رسول کی پیروی کرنا ضروری ہے جو اس زمانے کے امام کی جماعت میں شامل ہو کر، خالص ہو کر اللہ اور اس کے رسول سے محبت کا اعلان کرتے ہیں۔ ان کے لئے اس رسول کے اُسوہ کی پیروی کرنا ضروری ہے۔ پس اپنی اپنی انتہائی استعدادوں کے مطابق اپنی عبادتوں کے معیار ہر احمدی کو بڑھانے چاہئیں تا کہ اُس محبت کا دعویٰ حقیقت کا روپ دھار لے۔ صرف دعویٰ ہی نہ رہے۔ پس ان دنوں میں اپنی عبادتوں اور اپنی نمازوں کی طرف بھی توجہ دیں۔ یہ جلسہ کے دن ہر شامل ہونے والے کی اس طرف توجہ پھیرنے والے ہوں کہ ہم نے خدا تعالیٰ کی محبت کو حاصل کرنا ہے اور اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے کی بھر پور کوشش کرنی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ "خوب یاد رکھو اور پھر یاد رکھو کہ غیر اللہ کی طرف جھکنا خدا سے کاٹنا ہے۔ نماز اور توحید کچھ ہی ہو، توحید کے عملی اقرار کا نام ہی نماز ہے۔ اُس وقت بے برکت اور بے سود ہوتی ہے جب اس میں نیستی اور تذلّل کی روح اور حنیف دل نہ ہو"۔

فرمایا "سنو وہ دعا جس کے لئے اُدْعُوْنِیْۤ اَسْتَجِبْ لَكُمْ (المومن: 61) فرمایا ہے، اس کے لئے بھی یہی سچی روح مطلوب ہے۔ اگر اس تضرع اور خشوع میں حقیقت کی روح نہیں تو وہ ٹیں ٹیں سے کم نہیں"۔

(تفسیر حضرت مسیح موعودؑ زیر سورة المومن آیت نمبر 61)

پھر آپؑ فرماتے ہیں: "مدار اس بات پر ہے کہ جب تک تیرے ارادے ناپاک اور گندے منصوبے بھسم نہ ہوں، انانیت اور شیخی دُور ہو کر نیستی اور فروتنی نہ آئے خدا کا سچا بندہ نہیں کہلا سکتا۔ عبودیت کاملہ کے سکھانے کے لئے بہترین معلّم اور افضل ترین ذریعہ نماز ہی ہے"۔

پھر آپؑ نے فرمایا: "مَیں پھر تمہیں بتلاتا ہوں کہ اگر خدا تعالیٰ سے سچا تعلق، حقیقی ارتباط قائم کرنا چاہتے ہو تو نماز پر کار بند ہو جاؤ اور ایسے کار بند نہ ہو کہ تمہارا جسم، نہ تمہاری نماز بلکہ تمہاری روح کے ارادے اور جذبے سب کے سب ہمہ تن نماز ہو جائیں"۔

ظاہری نمازیں نہ ہوں بلکہ روح نماز پڑھ رہی ہو۔ پس یہ ہے وہ نماز کی روح جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی جماعت میں پیدا کرنا چاہتے ہیں کہ نماز پڑھنا اور توحید کا دعویٰ کرنا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا اعلان کرنا یہ بے مقصد ہے اور اس میں کبھی برکت نہیں پڑ سکتی جب تک دل بھی ہر قسم کے مخفی شرک سے پاک نہ ہو، جب تک انتہائی عاجزی اور تذلّل نہ ہو۔ اور جب یہ ہو گا تو پھر دعائیں بھی قبول ہوں گی کیونکہ یہی بنیادی چیز ہے جسے خدا تعالیٰ قائم کرنا چاہتا ہے اور اس کو قائم کرنے کے لئے ہمارے سامنے نمونے آنحضرت ﷺ نے قائم فرما دیئے۔ اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وضاحت فرمائی کہ یہ عاجزی اور تذلّل کس قسم کا ہونا چاہئے کہ ہر قسم کے ناپاک منصوبوں سے دل پاک ہو۔ کسی قسم کا تکبر نہ ہو۔ کسی قسم کی انانیت نہ ہو۔ بندوں سے بھی عاجزی دکھانے والے ہو گے تو تبھی دعائیں بھی قبول ہوں گی اور نمازیں بھی حقیقی نمازیں ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ کی حقیقی توحید کا اعلان کرنے والے کبھی یہ نہیں کر سکتے کہ اپنے مفاد کے لئے دنیا کے سہارے لے لیں۔ دوسروں کے حقوق غصب کرنے والے ہوں۔ دوسروں سے تکبر سے بات کرنے والے ہوں۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ حقیقی عبادت گزار وہی ہے جو اللہ تعالیٰ کی مخلوق کا بھی حق ادا کرنے والا ہے۔ آنحضرت ﷺ کے اُسوہ پر چلنے والا ہے۔

آنحضرت ﷺ نے کیا نمونے قائم فرمائے بعض مثالیں مَیں دیتا ہوں۔ عبادت کی مثال میں دے آیا ہوں۔ ایک غریب معذور عورت آپ کو راستے میں روک لیتی ہے اور آپؐ انتہائی توجہ سے اس کی بات کو سنتے ہیں اور کہتے ہیں فکر نہ کرو مَیں تمہاری بات سن کر جاؤں گا۔ یہ عاجزی تھی آپ کی۔ باوجود اس کے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ اور اس کے فرشتے رسول پر درود بھیجتے ہیں، باوجود اس کے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب تم بیعت کے لئے میرے رسول کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے ہو تو اصل میں وہ میرا ہاتھ ہے جو تمہارے ہاتھ کے اوپر ہے۔ لیکن پھر بھی آپ کی عاجزی کا یہ حال کہ صحابہ کو نصیحت کرتے ہوئے جب آپ نے یہ فرمایا کہ اگر اللہ کا فضل نہ ہو تو کسی کے اعمال اسے جنت میں نہیں لے جا سکتے اور صحابہ نے جب اس بات پر آپؐ سے یہ سوال کیا کہ یا رسول اللہ کیا آپ کے عمل بھی آپ کو جنت میں نہیں لے جائیں گے؟ تو دیکھیں اللہ تعالیٰ کی خشیت، خوف اور عاجزی میں ڈوبا ہوا جواب، آپؐ نے فرمایا ہاں مجھے بھی اللہ تعالیٰ کا فضل اور رحمت نہ ڈھانپے تو مَیں بھی جنت میں نہیں جا سکتا۔ پس یہ ہے وہ عاجزی کی اعلیٰ ترین مثال، یہ ہے وہ تکبر کے خلاف جنگ کا عظیم اعلان کہ مَیں جس کو ہر طرح کی ضمانت دی گئی، خدا تعالیٰ نے یہ ضمانت دی ہوئی ہے کہ جب مَیں تم سے بیعت لیتا ہوں تو تمہارے اوپر میرا ہاتھ نہیں ہوتا بلکہ خدا تعالیٰ کا ہاتھ ہوتا ہے یا اللہ تعالیٰ کے فرشتے اور اللہ تعالیٰ مجھ پر درُود بھیجتا ہے اس کے بعد آپؐ نے فرمایا یہ بھی اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جو جنت میں لے کے جائے گا۔ عاجزی کی مثال یہ ہے۔

تو یہ مثال دے کر آپؐ نے ہمیں یہ فرمایا، اس طرف توجہ پھیرائی کہ مَیں اگر یہ بات کر رہا ہوں کہ مجھے بھی جنت میں لے جانے والا اللہ تعالیٰ کا فضل ہے تو تم لوگ جو دن میں کئی مخفی شرک کر لیتے ہو، تم جو توحید کا اس قدر فہم اور ادراک نہیں رکھتے جس قدر میں رکھتا ہوں، تم جو نمازوں کے وہ معیار قائم نہیں کر سکتے جو معیار مَیں نے قائم کئے ہیں پھر تم کس طرح اپنی نیکیوں پر تکبر کر سکتے ہو، اپنے اعمال پر تکبر کر سکتے ہو۔ پس عاجزی اختیار کرو کہ اس میں تمہاری بقا ہے۔ اس میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کا راز مضمر ہے۔

ایک موقع پر آپ نے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا بندہ جتنا کسی کو معاف کرتا ہے اللہ تعالیٰ اتنا ہی زیادہ اُسے عزت میں بڑھاتا ہے۔ جتنی زیادہ کوئی تواضع اور انکساری اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اتنا ہی اسے بلند مرتبہ عطا کرتا ہے۔ پس یہ باتیں ہیں جو ایک احمدی کو اپنے اوپر لاگو کرتے ہوئے ان کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

آج کل یہاں بھی اور دنیا میں ہر جگہ میاں بیوی کے جھگڑوں کے معاملات میرے سامنے آتے رہتے ہیں۔ جن میں مرد کا قصور بھی ہوتا ہے عورت کا قصور بھی ہوتا ہے۔ نہ مرد میں برداشت کا وہ مادہ رہا ہے جو ایک مومن میں ہونا چاہئے نہ عورت برداشت کرتی ہے۔ جیسا کہ مَیں پہلے بھی کئی مرتبہ اس طرف توجہ دلاتے ہوئے کہہ چکا ہوں کہ گو زیادہ تر قصور عموماً مردوں کا ہوتا ہے لیکن بعض ایسے معاملات ہوتے ہیں جن میں عورت یا لڑکی سراسر قصوروار ہوتی ہے۔ قصور دونوں طرف سے ہوتا ہے جس کی وجہ سے رنجشیں پیدا ہوتی ہیں، گھر اجڑتے ہیں۔ پس دونوں طرف کے لوگ اگر اپنے جذبات پر کنٹرول رکھیں اور تقویٰ دل میں قائم کرنے والے ہوں تو یہ مسائل کبھی پیدا نہ ہوں۔ آنحضرت ﷺ ایسے لوگوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اگر تم دونوں کو ایک دوسرے کے عیب نظر آتے ہیں تو کئی باتیں ایسی بھی ہوں گی جو اچھی لگتی ہوں گی۔ یہ نہیں کہ صرف ایک دوسرے میں عیب ہی عیب ہیں؟ اگر ان اچھی باتوں کو سامنے رکھو اور قربانی کا پہلو اختیار کرو تو آپس میں پیار محبت اور صلح کی فضا پیدا ہو سکتی ہے۔ آپؐ کی بیویوں کی گواہی ہے کہ آپؐ جیسے اعلیٰ اخلاق کے ساتھ بیویوں سے حسن سلوک کرنے والا کوئی اور ہو ہی نہیں سکتا۔ پس آپ ﷺ جو نصیحت فرماتے ہیں تو صرف نصیحت نہیں فرماتے بلکہ آپؐ نے اپنے اُسوہ سے بھی یہ ثابت کیا ہے۔

پس یہ دن جو آج کل آپ کو میسر ہیں، ان میں جائزے لیں کیونکہ ماحول کا بھی اثر ہو جاتا ہے، روحانیت کا کچھ نہ کچھ اثر ہوتا ہے دلوں پر اثر پڑتا ہے اس لئے جائزے لینے کی طرف توجہ پیدا ہو سکتی ہے۔ اپنے جائزے لیں، اپنی نمازوں کے بھی جائزے لیں، اپنے دوسرے اخلاق کے بھی جائزے لیں۔ کسی بھی قسم کے ایک دوسرے کے حقوق کی تلفی کا کبھی کسی کو خیال نہ آئے۔ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ تمام بنیادی اخلاق جن کا معاشرے میں رہتے ہوئے ایک انسان کو مظاہرہ کرنا چاہئے اس وقت تک قائم نہیں ہو سکتے جب تک خدا تعالیٰ کا حقیقی خوف دل میں نہ ہو اور ہر قسم کی انانیت اور تکبر دل سے دور نہ ہو۔ اور جس شخص میں یہ پیدا ہو جائے تو پھر ایسا شخص تمام قسم کی برائیوں سے پاک ہو جاتا ہے۔ ایک ایسا احمدی پھر اس معیار کو حاصل کرنے والا بن جاتا ہے جس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیں لانا چاہتے ہیں تو ایسا شخص پھر حقیقت میں خدا تعالیٰ اور اس کے رسول سے حقیقی محبت کرنے والا بن جاتا ہے۔ پس ان دنوں میں جب آپ اللہ تعالیٰ کی خاطر یہاں جمع ہوتے ہیں اور یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کی خاطر ہی جمع ہوتے ہیں اس جلسہ کے مقصد کو ہمیشہ سامنے رکھتے ہوئے اس کی جگالی کرتے رہیں کیونکہ اپنے نفس کی اصلاح کے لئے سب سے بہترین ذریعہ اپنے اندر سے ہی ایک مُزکّی کو کھڑا کرنا ہے۔ جلسہ کی تقاریر اور پروگرام با قاعدہ دیکھیں اور سنیں خلافت جوبلی کے حوالے سے بڑے علمی اور تربیتی مضامین اور تقریریں پیش کی جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ مقررین کی زبان اور علم میں بھی برکت ڈالے کہ وہ ان مضامین کا حق ادا کرنے والے ہوں اور حق ادا کرتے ہوئے آپ کے سامنے اپنے مضمون کو پیش کر سکیں اور سننے والوں کو بھی توفیق عطا فرمائے کہ وہ جو کچھ سنیں اس سے نہ صرف علمی و ذہنی حظ اٹھانے والے ہوں بلکہ روحانی فیض پاتے ہوئے اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے والے بھی ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ "خوش قسمت وہ شخص نہیں ہے جس کو دنیا کی دولت ملے اور وہ اس دولت کے ذریعہ ہزاروں آفتوں اور مصیبتوں کا مورد بن جائے بلکہ خوش قسمت وہ ہے جس کو ایمان کی دولت ملے اور وہ خدا کی ناراضگی اور غضب سے ڈرتا رہے اور ہمیشہ اپنے آپ کو نفس اور شیطان کے حملوں سے بچاتا رہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی رضا کو وہ اس طرح پر حاصل کرے گا۔ مگر یاد رکھو کہ یہ بات یونہی حاصل نہیں ہو سکتی۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ تم نمازوں میں دعائیں کرو کہ خدا تعالیٰ تم سے راضی ہو جاوے اور وہ تمہیں توفیق اور قوت عطا فرمائے کہ تم گناہ آلود زندگی سے نجات پاؤ۔ کیونکہ گناہ سے بچنا اس وقت تک ممکن نہیں جب تک اس کی توفیق شامل حال نہ ہو اور اس کا فضل عطا نہ ہو۔ اور یہ توفیق اور فضل دعا سے ملتا ہے۔ اس واسطے نمازوں میں دعا کرتے رہو کہ اے اللہ ہم کو ان تمام کاموں سے جو گناہ کہلاتے ہیں اور جو تیری مرضی اور ہدایت کے خلاف ہیں، بچا۔ اور ہر قسم کے دکھ اور مصیبت اور بلا سے جو ان گناہوں کا نتیجہ ہے، بچا۔ اور سچے ایمان پر قائم رکھ"۔

اور پھر گناہوں کی قسمیں بیان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ "بہت سے گناہ اخلاقی ہوتے ہیں، جیسے غصہ، غضب، کینہ، جوش، ریا، تکبر، حسد وغیرہ۔ یہ سب بد اخلاقیاں ہیں جو انسان کو جہنم تک

پہنچا دیتی ہیں''۔(ملفوظات جلد نمبر 1 صفحہ 608-609)

پس ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ صرف اس بات پر ناز نہ ہو کہ ہم بڑے گناہ نہیں کرتے بلکہ معمولی بداخلاقیاں بھی گناہ ہیں۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ ان گناہوں سے بچو بلکہ ایک مومن کے لئے صرف اتنا ہی کافی نہیں بلکہ قرآن کریم کے مطابق یہ حکم ہے، یہ کام ہے کہ نہ صرف گناہوں سے بچو بلکہ نیکیوں میں بڑھنے کی بھی کوشش کرو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:''انسان کو چاہئے کہ گناہوں سے بچ کر نیکی کرے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اطاعت کرے۔ جب وہ گناہوں سے بچے گا اور خدا کی عبادت کرے گا تو اس کا دل برکت سے بھر جائے گا''۔(ملفوظات جلد نمبر 1 صفحہ 610)۔ اور یہ ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد۔ اگر یہ ہو جائے تو یہی ایک انسانی زندگی کا مقصد ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے اور اس عبادت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کا دل برکتوں سے بھر دے۔ اللہ کرے کہ اس جلسہ میں ہم میں سے ہر ایک اس مقصد کو پانے والا ہو۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی جو بارش جماعت پر ہو رہی ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق جو انشاء اللہ کامیابیاں حاصل ہوئی ہیں ہم میں سے ہر احمدی اس سے فیض پانے والا ہو اور ان دنوں میں اس کے حصول کے لئے کوشش کرنے والا دعائیں کرنے والا ہو۔

شروع میں مَیں نے گھانا کے جلسہ کی مثال دی تھی۔ اس حوالے سے مَیں خواتین سے بھی خاص طور پر کہنا چاہوں گا کہ گزشتہ سال مَیں نے عورتوں کی مارکی میں شور اور باتوں کی وجہ سے عورتوں پر کچھ پابندی لگائی تھی لیکن پھر عورتوں کے مسلسل خطوط اور معافی کی درخواستیں آنے کی وجہ سے اور جلسہ کی اہمیت کے پیش نظر یہ پابندی اٹھا لی گئی، اس سال بھی جلسہ ہو رہا ہے۔ لیکن ہمیشہ یہ یاد رکھیں کہ آپ نے جو وعدہ کیا ہے کہ اب تمام جلسہ کی کارروائی کو غور اور خاموشی سے سنیں گی اسے پورا کرنا ہے۔ آپ سے سبق لیتے ہوئے، یہاں جرمنی کی لجنہ سے سبق لیتے ہوئے دنیا کی بہت سی لجنات کی جو تنظیمیں ہیں انہوں نے خاموشی سے اپنے پروگراموں میں شامل ہونے کا عہد کیا اور اس پر عمل بھی کیا۔ بہت سوں نے سبق سیکھا۔ اب آپ کا یہ فرض ہے کہ اس عہد کو پورا کریں۔ گھانا کی مَیں بات کر رہا تھا وہاں جلسے پر 50 ہزار کے قریب عورتیں شامل ہوتی تھیں اور فجر کی نماز میں بھی 25-30 ہزار کے قریب عورتیں شامل ہوتی تھیں۔ بچے بھی بعض کے ساتھ ہوتے تھے۔ لیکن مجال ہے جو کوئی شور ہوا ہو۔ نمازوں کے اوقات میں بھی، جمعہ کے وقت میں بھی، خطبے کے دوران بھی، تقریروں کے اوقات میں بھی باوجود گرمی کے اور اس کے باوجود کہ بچوں کا کوئی علیحدہ انتظام نہیں تھا، مجال ہے جو کسی طرف سے کوئی آواز آئی ہو۔ بڑی خاموشی سے سب نے تمام کارروائی دیکھی اور سنی۔ پس وہ قومیں جو بعد میں شامل ہو رہی ہیں اگر اپنے نمونے اسی طرح قائم کرتی رہیں تو آگے نکل جائیں گی اور ان کا حق بنتا ہے کہ آگے نکلیں۔ مَیں یہ باتیں عورتوں سے کہنا چاہتا تھا، کل بھی کہہ سکتا تھا لیکن اس خوف سے کہ کہیں وہ اپنے وعدے کو بھول نہ جائیں اور یہ ڈیڑھ دن جلسے میں دوبارہ شور نہ مچانا شروع کر دیں یہ یاد دہانی کروا رہا ہوں۔ پس ان باتوں کو پلّے باندھ لیں کہ تمام پروگرام آپ نے صبر اور تحمل سے نہ صرف سننے ہیں بلکہ اس لئے سننے ہیں کہ ان پر عمل کرنا ہے اور تبھی آپ لوگ خلافت جوبلی کے حوالے سے جو عہد کر رہے ہیں اور جلسے منعقد کر رہے ہیں، اس کو پورا کرنے والے ہوں گے اس سے فیض پانے والے ہوں گے۔ پس مرد عورتیں سب یہ ذہن میں رکھیں کہ خلافت کے انعام سے فیضیاب ہونے کے لئے اللہ تعالیٰ کا حقیقی عابد بننا اور اس کے احکامات کی پیروی کرنا ضروری ہے۔ اس کے لئے کوشش کریں اور اپنے معیاروں کو بلند کرتے چلے جائیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿

بقیہ رپورٹ دورہ حضور انور از صفحہ نمبر 12

کا برملا اظہار کرتے اور حضور انور کے ساتھ تصویر بنواتے۔

مہمانوں کے تأثرات

✿ ...... Vatican Embassy کے نمائندہ نے اس بات کا اظہار کیا کہ وہ حضور انور کی پُرکشش شخصیت سے بہت متاثر ہوئے ہیں اور حضور کو اپنے سامعین پر پورا کنٹرول تھا اور انہوں نے حضور کی تقریر کو بڑے انہماک سے سنا ہے۔ حضور سے ہاتھ ملانے کے بعد کہنے لگے کہ مَیں اپنے لئے ایک اعزاز سمجھتا ہوں۔

✿ ...... چرچ آف بالٹی مور کے پادری Rev. Dr. Ted Durr نے حضور انور سے ملاقات کے بعد کہا کہ انہوں نے'' پہلی مرتبہ اسلام کی تعلیم کے بارہ میں اس طرح تفصیل کے ساتھ سنا ہے اور خصوصاً جہاد کی تعلیم کے بارہ میں۔ کاش لوگ اس پر کان دھریں''۔

ان پادری صاحب نے اپنے چرچ کے باہر ایک بڑا پوسٹر Love for all Hatred for None کا لگایا ہوا ہے۔

✿ ...... Mr. William O' Toole منگمری کاؤنٹی کے اسسٹنٹ چیف پولیس نے کہا کہ وہ حضور انور سے مل کر بہت خوش ہوئے ہیں اور حضور انور سے ملاقات کو اپنی سعادت اور خوش بختی سمجھتے ہیں۔ حضور انور کی تقریر بہت جامع تھی اور آپ نے بہت عمدہ رنگ میں اسلام کی تعلیم کا خلاصہ پیش کیا ہے۔

✿ ...... Mali اور Cape Verdi ممالک کی ایمبیسیز کے نمائندوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ وہ حضور سے مل کر نہ صرف خوش ہوئے ہیں بلکہ انہوں نے اپنے اندر ایک خاص کشش اور جذب محسوس کی ہے۔ ہم واپس جا کر اپنے ایمبیسیڈر کو بتائیں گے کہ ہم نے آج ایک Wonderful Speech سنی ہے۔

✿ ...... یو ایس ایئر فورس کے تینوں ریٹائرڈ جنرلوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ آج انہوں نے جہاد کے حقیقی تصور اور امن کے بارہ میں سنا ہے۔ ہمیں بہت خوشی ہوئی ہے۔

✿ ...... World Bank سے آنے والے نمائندگان بھی حضور انور کے خطاب سے بہت متاثر ہوئے اور انہوں نے غیر معمولی طور پر خوشی کا اظہار کیا۔

✿ ...... Mr. Isiah Leggett چیف کاؤنٹی ایگزیکٹو (جو حضور انور کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھے ہوئے تھے) نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا His Holiness نے جہاد کے بارہ میں دینی تعلیم بہت عمدہ طریق سے بیان کی ہے۔ حضور انور کا انداز بہت مؤثر تھا اور اس بات کی ضرورت بھی تھی کہ لوگوں کے لئے سچی اور صحیح دینی تعلیمات بیان کی جاتیں۔

✿ ...... اسی طرح دیگر مختلف مہمانوں نے بہت خوشی کے جذبات کا اظہار کیا اور بعض نے کہا کہ بہت عمدہ خطاب تھا کیا ہمیں اس خطاب کی کاپی مل سکتی ہے جس پر منتظمین نے انہیں بتایا کہ آپ کو جلد شائع حالت میں مل جائے گا۔

مہمانوں کے لئے ان کی میز پر درج ذیل تین پمفلٹ رکھے گئے تھے۔ ایک میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تعارف تھا۔ پھر دوسرے میں جماعت کا تعارف اور جہاد کے تصور کے بارہ میں بتایا گیا تھا اور تیسرا پمفلٹ خلافت احمدیہ اور جماعتی نظام پر مشتمل تھا۔

اس کے علاوہ تمام مہمانوں کو ایک پیکج دیا گیا جس میں جماعت اور خلفاء کا تعارف تھا اور نظام کے بارہ میں بتایا گیا تھا اور The Muslim Sunrise کا تازہ شمارہ بھی دیا گیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی بعض مہمانوں کو تحائف عطا فرمائے۔ نو بجکر چالیس منٹ پر یہ پروگرام اپنے اختتام کو پہنچا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ہوٹل سے مسجد بیت الرحمٰن کے لئے روانہ ہوئے اور دس بج کر پچیس منٹ پر بیت الرحمٰن تشریف آوری ہوئی۔ جہاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں اور نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ آج امریکہ میں قیام کا آخری دن تھا۔

❀❀❀

2 Bed Rooms Flat
Independant House, All Facilities Available
Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall
Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936
at Qadian Near Jalsa Gah
Contact : **Deco Builders**
Shop No, 16, EMR Complex
Opp.Ramakrishna Studio, Nacharam
Hyderabad-76, (A.P.) INDIA
Ph. 040-27172202
Mob: 09849128919
09848209333
09849051866
09290657807

M/S ALLIA EARTH MOVERS
AEM
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2112266,Mob: 9437078266/ 9437032266/ 9438332026/943738063

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگولین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش: 2237-0471, 2237-8468

ارشاد نبوی ﷺ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا: اراکین جماعت احمدیہ میتی

شریف جیولرز ربوہ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ
00-92-476214750 فون ریلوے روڈ
00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

جماعت احمدیہ کے متعلق

عدالتوں کے فیصلے

(سیدقیام الدین برق مبلغ سلسلہ کشن گڑھ راجستھان)

یہ ایک روشن حقیقت ہے کہ کوئی عدالت یا اسمبلی یا پارلیمنٹ کسی کے ایمان و مذہب کے بارہ میں کوئی فیصلہ کرنے کا حق نہیں رکھتی۔ کیونکہ ایمان کا تعلق قلبی کیفیت سے ہے اور اس کی تائید و تصدیق آسمانی صحیفوں سے بخوبی ہوتی ہے اس کے باوجود بعض شر پسند عناصر اور کٹر ملّا ذہنیت کے حامل اور مذہب کے ٹھیکیدار ایمان کے بارہ میں اور خاص کر احمدی مسلمانوں کے بارہ میں نامناسب فتویٰ صادر کرتے ہوئے دنیاوی عدالت اور پارلیمنٹ کا دروازہ کھٹکھٹانے میں ذرّہ بھی عار، اور جھجک محسوس نہیں کرتے اگرچہ کہ ہمارا بہت سالٹریچر اس تعلق میں شائع شدہ موجود ہے، اشاعت اسلام کے لئے ہماری کاوش ہمارے ایمان اور اسلام پر شاہد ناطق ہیں۔ بانی جماعت احمدیہ نے بھی اپنے متعدد تحریرات میں صاف اور شفاف طریق پر بیان فرمادیا ہے کہ جماعت احمدیہ کے عقائد اللہ تعالیٰ کے فضل سے قرآن مجید اور سنتِ رسول کے عین مطابق ہی ہیں۔ سردست ان بیشمار منور معطر تحریرات میں سے صرف ایک حیات بخش تحریر ہی خاکسار پیش کررہا ہے آپ فرماتے ہیں:

''جن پانچ چیزوں پر اسلام کی بناء رکھی گئی ہے وہ ہمارا عقیدہ ہے اور جس خدا کے کلام یعنی قرآن کو پنجہ مارنا حکم ہے ہم اس کو پنجہ مار رہے ہیں اور فاروق رضی اللہ عنہ کی طرح ہماری زبان پر حَسْبُنَا کتاب اللّٰہ ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کی طرح اختلاف اور تناقض کے وقت جب حدیث اور قرآن میں پیدا ہو قرآن کو ہم ترجیح دیتے ہیں بالخصوص قصوں میں جو بالاتفاق نسخ کے لائق بھی نہیں ہیں اور ہم اس بات پر ایمان لاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ ملائک حق اور حشر اجساد حق اور روز حساب حق اور جنت حق اور جہنم حق ہے اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو کچھ اللہ جل شانہٗ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے اور جو کچھ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے وہ سب بلحاظ بیان مذکورہ بالا حق ہے اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو شخص اس شریعتِ اسلام میں سے ایک ذرّہ کم کرے یا ایک ذرّہ زیادہ کرے یا ترکِ فرائض اور اباحت کی بنیاد ڈالے وہ بے ایمان اور اسلام سے برگشتہ ہے اور ہم اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ سچے دل سے اس کلمہ طیبہ پر ایمان رکھیں لا الٰہ الّا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ اور اسی پر مریں اور تمام انبیاء اور تمام کتابیں جن کی سچائی قرآن شریف سے ثابت ہے ان سب پر ایمان لاویں اور صوم اور صلوٰۃ اور زکوٰۃ اور حج اور خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کے مقرر کردہ تمام فرائض کو فرائض سمجھ کر اور تمام منہیات کو منہیات سمجھ کر ٹھیک ٹھیک اسلام پر کاربند ہوں۔ غرض وہ تمام اُمور جو اہل سنّت کی اجماعی رائے سے اسلام کہلاتے ہیں ان سب کا ماننا فرض ہے اور ہم آسمان اور زمین کو اس بات پر گواہ کرتے ہیں کہ یہی ہمارا مذہب ہے اور جو شخص مخالف اس مذہب کے کوئی اور الزام ہم پر لگاتا ہے وہ تقویٰ اور دیانت کو چھوڑ کر ہم پر افتراء کرتا ہے اور قیامت میں ہمارا اس پر یہ دعویٰ ہے کہ کب اس نے ہمارا سینہ چاک کر کے دیکھا کہ ہم باوجود ہمارے اس قول کے دل سے ان اقوال کے مخالف ہیں۔ اَلَا اِنَّ لَعْنَۃَ اللّٰہِ عَلَی الْکَاذِبِیْنَ وَالْمُفْتَرِیْنَ۔

(بحوالہ ایام الصلح صفحہ ۹۷-۹۸)

مامور من اللہ کے بیان فرمودہ کس قدر پاک صاف یہ روشن فرامین ہیں، اگر پھر بھی کسی تنگ ظرف، بدطینت دماغ میں یہ بات نہ آئے تو پھر ہم کیا کریں، اس لئے اگر کوئی عدالت یا اسمبلی ہمارے ایمان وعقائد کے بارہ میں غلط فیصلہ دے بھی دے تو ہمیں پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ ایک احمدی مسلمان اپنے ایمان اور عقائد کو خوب جاننے والا ہے خدا تعالیٰ کی خوشنودی اور رضاء کو حاصل کرنے کے لئے اُس نے مامور من اللہ کی قائم کردہ الٰہی جماعت ''جماعت احمدیہ'' میں شمولیت اختیار کی ہوئی ہے اگر خدا اور رسول کی نگاہ میں وہ احمدی مسلمان ہے تو ساری دنیا بھی اگر حکومت پاکستان کے پلید رویئے پر چلتے ہوئے غیر مسلم قرار دے دے تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑنے والا کہ احمدی مسلمان غیر مسلم ہو جائیں گے۔

چونکہ حال ہی میں حیدرآباد کے علماء شر نے نے پھر سے ایک بار تکفیر بازی کا بازار گرم کرتے ہوئے احمدی مسلمانوں کو غیر مسلم قرار دینے کے تعلق سے حکومت ہند اور عدالت کی طرف رجوع کرتے ہوئے مذموم جذبہ کا مظاہرہ کرتے ہوئے سلسلہ عالیہ حقہ کے خلاف فتنہ وشر برپا کر رکھا ہے اس لئے ہمیں یہ حقائق پر مبنی چند سطریں چشم بینا کے لئے ہی تحریر کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی اگرچہ کہ اس تعلق میں اخبار بدر میں ''اداریہ'' کی شکل میں ان بدباطن ضمیر فروش ملاؤں کی ذہنیت کا خوب خوب پوسٹ مارٹم ہو رہا ہے۔

قارئین کرام! جس طرح کہ ابھی ہم نے یہ بیان کیا کہ کوئی عدالت یا اسمبلی یا پارلیمنٹ کسی کے ایمان اور مذہب کے بارہ میں کوئی فیصلہ نہیں کرسکتی اور نہ ہی ہم کو اپنے مسلمان ہونے کو ثابت کرنے کے لئے کسی عدالتی فیصلہ کی احتیاج ہے تاہم صرف اور صرف بطور یاد دہانی یہ بھی گوش گزار کردیں کہ ہمارے دیش بھارت میں کئی مواقع پر حالات کے پیش نظر یہاں کی کئی عدالتیں اور ہائی کورٹ کے فیصلے بھی اس تعلق سے ہمارے حق میں ہی ہوئے ہیں کہ:

''احمدی مسلمان ہیں''

اب خاکسار اُن عدالتی فیصلہ جات کو یہاں درج کررہا ہے۔

پٹنہ (بہار) ہائی کورٹ کا فیصلہ (۱۹۱۷ء)

مونگیر شہر صوبہ بہار میں احمدیوں اور غیر احمدیوں کے درمیان ایک مسجد میں داخلہ اور نماز پڑھنے کے بارے میں تنازعہ تھا۔ یہ تنازعہ مختلف عدالتوں میں سے ہوکر بالآخر پٹنہ ہائی کورٹ میں پہنچا۔ جس کی سماعت پٹنہ ہائی کورٹ کے چیف جسٹس سر ایڈورڈ شے میسرا اور مسٹر جسٹس رونے کی۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے جناب چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب پیش ہوئے۔ فریقین کے دلائل سُن کر عدالت عالیہ نے جنوری ۱۹۱۷ء میں فیصلہ دیا کہ:

''احمدی مسلمان ہیں اگرچہ کٹر مسلمانوں کے بعض عقائد سے ان کو شدید اختلاف ہے اور احمدی مسجد میں داخل ہونے کے حقدار و مجاز ہیں اگر وہ چاہیں۔''

(ملاحظہ ہو پٹنہ لاء جرنل جلد ۲ صفحہ ۱۰۳ مقدمہ حکیم خلیل احمد بنام ملک اسرائیل)

مدراس ہائی کورٹ کا فیصلہ ۱۹۲۳ء

''مالابار کا علاقہ پہلے مدراس پریزیڈنسی میں شامل تھا اور اب کیرالہ اسٹیٹ میں ہے۔ ۱۹۲۱ء میں مالابار میں ایک شخص کے احمدی ہو جانے کے نتیجہ میں اس کی بیوی کے بارہ میں تنازعہ شروع ہوا۔ یہ مقدمہ مختلف مقامی عدالتوں میں ہوتا ہوا بالآخر مدراس ہائی کورٹ میں پیش ہوا۔ جس کی سماعت مدراس ہائی کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر اولڈ فیلڈ اور مسٹر جسٹس کرشنن نے کی جماعت احمدیہ کی جانب سے چوہدری ظفر اللہ خان صاحب پیش ہوئے۔ ۳۰ راگست ۱۹۲۲ء کو جج صاحبان نے فیصلہ دیا کہ:

۱- اگر کوئی مسلمان جماعت احمدیہ میں شامل ہو جائے تو وہ مرتد نہیں قرار دیا جاتا ہے۔

۲- جسٹس کرشنن نے مزید فیصلہ دیا کہ: مستند قانونی وعدالتی حوالہ جات کی روشنی میں جن کو میں قبول کرتا ہوں اگر کوئی شخص جماعت احمدیہ کے عقائد کو قبول کرلے اُسے مرتد نہیں قرار دیا جاسکتا اور میری رائے میں احمدی مسلمانوں کا ایک اصلاح یافتہ فرقہ ہے۔

(ملاحظہ ہو مدراس لاء جرنل نمبر XX صفحہ ۲۶۳ اے آئی آر مدراس ۱۹۲۳ء صفحہ ۱۷۱)

کیرالہ ہائی کورٹ کا فیصلہ ۱۹۶۹ء

۱۹۶۹ء میں کالی کٹ کیرالہ اسٹیٹ میں ایک شخص کے احمدی ہو جانے پر اس کی بیوی کے رشتہ داروں نے بغیر خلع وطلاق حاصل کرنے کے زبردستی اُس کی بیوی کا رشتہ کسی اور سے کردیا معاملہ ماتحت عدالتوں سے ہوتا ہوا بالآخر کیرالہ ہائی کورٹ میں پہنچا۔ ۱۹۷۱ء میں اس کیس کی سماعت کیرالہ ہائی کورٹ کے فاضل جج مسٹر جسٹس کرشنا ایئر نے کی اور اپنے قابل قدر تاریخی فیصلہ میں جماعت احمدیہ کے عقائد پر طویل بحث کرتے ہوئے احمدیوں کے بارہ میں پٹنہ اور مدراس ہائی کورٹوں کے فیصلہ جات سے اتفاق کرتے ہوئے احمدیوں کو مسلمان قرار دیا اور فیصلہ میں صاف لکھا کہ:

''بغیر جذبہ و جوش کے اور قانون کی ٹھنڈی روشنی میں مجھے یہ قرار دینے میں قطعاً کوئی تردد نہیں کہ فرقہ احمدیہ اسلام کا ہی ایک فرقہ ہے اس کا غیر نہیں''

(ملاحظہ ہو 1971 K-L-T-68 مقدمہ شہاب الدین ایچی کویا بنام احمد کویا)

حقیقت میں اگر دیکھا جائے تو ہر ایک احمدی مسلمان اپنے دل کی گہرائی سے تمام مخالفین احمدیت کو نہایت ہی درد کے ساتھ یہ گزارش کررہا ہے اور اُن کی ضمیر سے اپیل کررہا ہے کہ خدارا فرمان الٰہی لَاتَکْتُمُوا الشَّھَادَۃ (کہ سچی گواہی کومت چھپاؤ) پر خوب غور کریں اور عقائد احمدیہ پر سنجیدگی کے ساتھ غور کریں تا کہ آپ کا عقبیٰ سنور جائے.... ہاں بالآخر ہم ضرور ضرور اپنے کلمہ گو مسلمان بھائیوں کو خاص کر حیدرآباد کے مسلمانوں کو کہیں گے کہ احمدیوں پر غیر مسلم ہونے کا فتویٰ صادر کرنے سے پہلے ایک بار پھر سے محض اللہ اس مبارک فرمان رسول ﷺ کو اپنے ذہن میں مستحضر کرنے کی کوشش کریں خواہ اُچٹتی نگاہ سے ہی سہی! چنانچہ وہ فرمان رسول ﷺ یہ ہے:

مَنْ صَلّٰی صَلٰوتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَاَکَلَ ذَبِیْحَتَنَا فَذٰلِکَ الْمُسْلِمُ الَّذِیْ لَہٗ ذِمَّۃُ اللّٰہِ وَ ذِمَّۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ فَلَا تَخْفِرُوا اللّٰہَ فِیْ ذِمَّتِہٖ۔ (بخاری کتاب الصلوٰۃ باب فضل استقبال القبلہ صفحہ ۵۶)

ترجمہ: ''جو شخص ہماری طرح نماز پڑھے اور اس میں ہمارے قبلہ کی طرف منہ کرے، ہمارا ذبیحہ کھائے وہ مسلمان ہے جس کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ اور اس کے رسول نے لے لی ہے۔ پس اللہ کی ذمہ داری کی بے حرمتی مت کرو۔ اُسے بے اثر نہ بناؤ اور اس کا وقار نہ گراؤ۔''

اگر حیدرآباد کے ''علماء'' اور اُن کے ہمنوا اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کے اس ذمہ کو توڑنے کی جسارت کرتے ہیں اور اس ضمانت کو توڑتے ہیں تو اللہ ہی ہے جو ان سے نپٹے گا۔ فَبِاَیِّ حَدِیْثٍ بَعْدَ اللّٰہِ وَاٰیَاتِہٖ یُؤْمِنُوْنَ۔ (سورۃ الجاثیہ آیت ۷)

☆☆☆☆☆

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

خالص سونے کے زیورات کا مرکز

الفضل جیولرز

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ

کاشف جیولرز

چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ

فون 047-6213649

گولبازار ربوہ

047-6215747

سگریٹ نوشی اور دورِ حاضر

(......عبدالرشید آرکیٹیکٹ لندن......)

آج کل کی اچھی معاشی حالت کے پیش نظر اور روپے پیسے کی فراوانی کی وجہ سے، کم علمی، دینی امور کی نامکمل آگاہی اور بے احتیاطی سے نوجوان نسل سگریٹ نوشی کی عادت میں ملوث ہو جاتی ہے اور والدین اس بیماری کے نقصانات کو جانتے ہوئے بھی اولاد کو اس بیماری سے روک نہیں سکتے۔ یہ ایک Cancer ہے جو آہستہ آہستہ صحت کو تباہ کر دیتی ہے اور لغویات میں ملوث کر دیتی ہے۔

سگریٹ نوشی کی عادت جو شوقیہ یا فیشن کے طور پر شروع کی جاتی ہے۔ ایک نقصان دہ اور ناپسندیدہ عادت ہے بعض لوگ خیال کرتے ہیں کہ جب چاہیں گے اس کو ترک کر دیں گے۔ لیکن یہ حقیقت ہے کہ ایک مرحلے پر جاکر یہ وبال جان بن جاتی ہے۔ یہ عادت Embarasing Situation میں مبتلا کر سکتی ہے۔ جب خاکسار نیشنل کالج آف آرٹ لاہور میں طالب علم تھا۔ عالمی شہرت رکھنے والے آرٹسٹ شاکر صاحب ہمارے پرنسپل تھے۔ وہ اس قدر سگریٹ نوشی کرتے تھے کہ میں نے کبھی ان کا منہ سگریٹ سے خالی نہیں دیکھا۔ جب شاکر صاحب سگریٹ خریدنا بھول جاتے تو سیدھے کلاس روم آتے اور طالب علموں سے دریافت کرتے کہ کسی کے پاس سگریٹ نہیں؟ اور مانگ کر سگریٹ نوشی کرتے۔

عام طور پر فیشن اور شوقیہ Elements کو سگریٹ نوشی کا ذمہ دار ٹھہرایا ہے۔ لیکن میرے خیال کے مطابق ایسے لوگوں کے ساتھ دوستی جو سگریٹ کے عادی ہوں یا اس کلب میں زیادہ وقت گزارنا جہاں ممبرز اس عادت میں مبتلا ہوں۔ وہ آپ کو اس عادت میں ملوث کرنے کے زیادہ ذمہ دار ہوتے ہیں۔ Environment کا اثر بہت گہرا بعد مثبت ہوتا ہے۔ اس لئے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''انسان اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے۔'' یعنی دوست کے اخلاق کا اثر انسان پر ہوتا ہے۔'' اس لئے اسے غور کرنا چاہئے کہ وہ کسے دوست بنا رہا ہے۔'' (سنن ابی داؤد کتاب الادب)

نوجوان نسل اپنے والدین کی بجائے اپنے ساتھوں اور دوستوں سے جلدی اثر قبول کرتے ہیں۔ اس لئے یہ بڑا اہم ہے کہ والدین اپنے بچوں کے دوستوں کے متعلق پوری information رکھیں۔ پھر گھر کے باہر خیال رکھیں کہ کہیں سگریٹ کے Ends تو نہیں پڑے ہوئے کیونکہ اکثر نوجوان گھر میں داخل ہونے سے قبل سگریٹ کا بقایا حصہ باہر ہی پھینک کر گھر کے اندر داخل ہوتے ہیں۔

آج کل ریسرچ کا دور ہے ہر میدان میں نئی ایجادیں ہو رہی ہیں۔ اس انفارمیشن ٹیکنولوجی کے جدید دور میں بیماریوں کی وجوہات کی کئی قسمیں سامنے آرہی ہیں۔ سگریٹ نوشی کے اثرات بھی باعث تشویش ہیں۔ جو کہ بہت خطرناک پائے گئے ہیں۔ جس کی وجہ سے مغربی ممالک میں سگریٹ نوشی کے خلاف ایک نئی مہم شروع ہے۔ پہلے دور میں ان بُرے اثرات کی روک تھام کے لئے دفتروں میں علیحدہ کمرے مخصوص کئے گئے۔ ہوائی جہازوں میں سگریٹ نوشی کے لئے ایک خاص حصہ رکھا گیا۔ دو منزلہ بسوں میں نیچے والی منزل پر سگریٹ نوشی منع اور اوپر والی منزل میں اجازت دے دی گئی۔ لیکن اب یہ سگریٹ نوشی کی سہولتیں واپس لے لی گئی ہیں۔ اب ہوائی جہازوں، دفتروں، دوکانوں، بڑے بڑے سٹور میں اور بسوں میں سگریٹ نوشی کی مکمل ممانعت ہے۔ ناروے میں مَیں نے دیکھا ہے۔ اگر آپ کے بچے ہیں۔ تو والدین گھر کے اندر سگریٹ نوشی نہیں کر سکتے اور اگر بچے نے لوکل کونسل کو فون کر دیا کہ اس کے والدین گھر میں سگریٹ نوشی کرتے ہیں تو لوکل کونسل ان سے بچے چھین کر اپنی حفاظت میں لے جائیں گے۔ اس لئے والدین کو جب سگریٹ کی حاجت ہو گھر سے باہر نکل کر کھلی ہوا میں سگریٹ نوشی کرنی پڑتی ہے۔

یو کے میں بھی پہلی جولائی ۲۰۰۷ء میں ہر طرح کی Public Places پر سگریٹ نوشی کی پابندی لگا دی گئی تھی اور جو اس کی خلاف ورزی کرے ان کے لئے جرمانے کی سخت سزائیں مقرر کی گئی۔ جس سے کچھ حد تک سگریٹ نوشی میں کمی آئی۔

سیگریٹ نوشی کے نقصانات

۱-ایک سگریٹ پینے سے آپ کی عمر ۱۱ منٹ کم ہو جاتی ہے اور عام شخص کی عمر میں دس سال کی کمی آجاتی ہے۔

۲- ایک سگریٹ میں Chemical 4000 Components ہوتے ہیں۔

۳-سگریٹ پینے والوں میں سے ۵۰ فیصد کی اموات سگریٹ نوشی کی وجہ سے ہوتی ہے۔

۴-اموات کی وجوہات میں سے سگریٹ صف اوّل پر ہے۔

۵-جن افراد نے کبھی سگریٹ نہیں پی۔ وہ سگریٹ پینے والوں کی نسبت اوسطاً دس سال زیادہ زندہ رہتے ہیں۔

(برٹش میڈیکل جنرل تحقیقی رپورٹ ۲۰۰۴ء)

۶-اس سال برطانیہ کی حکومت نے ۳۵ سے ۴۵ سال کے احباب کا ۱۰ سال کا سروے رپورٹ شائع کی ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ کہ سگریٹ پینے والے احباب کی یادداشت میں کمی واقعہ ہو جاتی ہے اور اب تو یہ مطالعہ بھی کیا جا رہا ہے کہ جو بیماریاں سگریٹ نوشی کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہیں ان کا مفت علاج نہیں ہونا چاہئے۔

۷-اس میں کوئی شبہ نہیں کہ سگریٹ پینے سے انسان کئی قسم کی بیماریوں میں مبتلا ہو جاتا ہے اور اس کی صحت پر نمایاں اثر پڑتا ہے۔ اس کے وہی نقوش جو کبھی دلکش دکھائی دیتے تھے اب بھیانک دکھائی دینے لگتے ہیں۔ چہرے پر صحت کی خرابی کی وجہ سے ہوائیاں اڑتی ہیں اور بعض دفعہ رنگ ایسا بدل جاتا ہے کہ اس کو دیکھ کر ڈر لگتا ہے۔ صحت زندگی کے عناصر کے توازن کا نام ہے اور اللہ تعالیٰ کی صفات ایک توازن رکھتی ہے اور حسن میں بھی ایک مخفی توازن ہے جب تک وہ توازن نہ ہو اس وقت تک حسن پیدا نہیں ہو سکتا۔ سگریٹ نوشی اس حسن کے توازن کو Balance رکھنے میں ایک بڑی رکاوٹ ہے۔

۸-اسلام نے ہر اس امر کو روکا ہے۔ جن سے دوسروں کو تکلیف پہنچتی ہو۔ سگریٹ پینے والوں کے جسم اور کپڑوں سے جو بُو آتی ہے وہ دوسروں کے لئے بہت تکلیف دہ ہوتی ہے۔ جو سگریٹ پینے کے عادی نہیں ہیں اور جس کمرے میں ایک دو سگریٹ پینے والے ہوں۔ وہاں تو بعض دفعہ بیٹھنا بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ بدنی پاکیزگی پر جس قدر اسلام نے زور دیا ہے کسی دوسرے مذہب یا تمدن نے نہیں دیا۔ رسول کریم ﷺ کا ایک چھوٹا سا مبارک کلمہ اس کی اہمیت کو احسن رنگ میں واضح کرتا ہے

ابو مالک اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

''پاکیزگی نصف ایمان ہے۔''

۹-بعض لوگ روزانہ ۴۰-۵۰ سیگریٹ پینے کے عادی ہوتے ہیں جس سے لاکھوں روپے کا نقصان اور ساتھ بیماری لاحق ہوتی ہے۔

سگریٹ نوشی کو آپ جس طرف سے بھی دیکھیں اس میں نقصان ہی نقصان ہے۔ اس کو ترک کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ یورپ میں لوگوں کی مدد کرنے کے لئے بہت سارے ادارے قائم کئے گئے ہیں۔ سگریٹ پینے والوں کو مفت مشورے دیتے ہیں۔ ان کے لئے ان کے حالات کے مطابق لائحہ عمل تیار کرتے رہتے ہیں۔ ان کی Progress کا خیال رکھتے ہیں۔ بعض دفعہ لوگ سگریٹ نوشی کو ترک کرنا شروع کرتے ہیں لیکن تھوڑے عرصہ کے بعد پھر شروع کر دیتے ہیں۔ یہ ادارے ان کو بار بار سگریٹ نوشی سے دور رہنے کے لئے Encourage کرتے ہیں۔ ان کے نقصانات سے آگاہ کرتے رہتے ہیں۔ ان اداروں کی رپورٹ کے مطابق بعض دفعہ تین چار بار ترک کرنے کی کوشش کے بعد آخر کار سگریٹ نوشی چھوڑنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں اور ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ ۲۴ گھنٹے سگریٹ نوشی ترک کرنے کے بعد Lungs میں صفائی کا عمل شروع ہو جاتا ہے اور ۴۸ گھنٹے کے بعد منہ سے جو سگریٹ کی بُو آتی ہے اس میں نمایاں کمی ہو جاتی ہے اور اس کے بعد جسم میں تبدیلی کے آثار نظر آنے شروع ہو جاتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ ۱۸ر جولائی ۲۰۰۳ء میں فرماتے ہیں:

''مرزا احمد بیگ صاحب ساہیوال بھی روایت کرتے ہیں کہ حضرت مصلح موعودؓ نے ایک دفعہ میرے ماموں مرزا غلام اللہ صاحب سے فرمایا کہ مرزا صاحب دوستوں کو حقہ چھوڑنے کی تلقین کیا کریں۔ ماموں صاحب خود حقہ پیتے تھے انہوں نے حضور سے عرض کیا بہت اچھا حضور۔ گھر آکر اپنا حقہ جو دیوار کے ساتھ کھڑا تھا اسے توڑ دیا۔ ممانی جان نے سمجھا کہ آج شاید حقہ دھوپ میں پڑا رہا ہے اس لئے یہ فعل ناراضگی کا نتیجہ ہے لیکن جب ماموں نے کسی کو کچھ بھی نہ کہا تو ممانی صاحبہ نے پوچھا آج حقے پہ کیا ناراضگی آگئی تھی؟ فرمایا مجھے حضرت صاحب نے حقہ پینے سے لوگوں کو منع کرنے کی تلقین کرنے کے لئے ارشاد فرمایا ہے اور میں خود حقہ پیتا ہوں اس لئے پہلے اپنے حقہ کو توڑا ہے۔ چنانچہ ماموں صاحب نے مرتے دم تک حقے کو ہاتھ نہ لگایا اور دوسروں کو بھی حقہ چھوڑنے کی تلقین کرتے رہے۔'' (سوانح فضل عمر جلد ۲ صفحہ ۴۴)

آج کل یہی برائی ہے حقہ والی جو سگریٹ کی صورت میں رائج ہے۔ تو جو سگریٹ پینے والے ہیں ان کو کوشش کرنی چاہئے کہ سگریٹ چھوریں۔ کیونکہ چھوٹی عمر میں خاص طور پر سگریٹ کی بیماری جو ہے وہ آگے سگریٹ کی کئی قسمیں نکل آئی ہوئی ہیں جن میں نشہ آور چیزیں ملا کر پیا جاتا ہے۔ تو وہ نوجوانوں کی زندگی برباد کرنے کی طرف ایک قدم ہے جو دجال کا پھیلایا ہوا ہے اور بدقسمتی سے مسلمان ممالک بھی اس میں شامل ہیں۔ بہر حال ہمارے نوجوانوں کو چاہئے کہ کوشش کریں کہ سگریٹ نوشی کو ترک کریں۔ (خطبات مسرور جلد اوّل صفحہ ۳۸۰)

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

''حقہ بہت بری چیز ہے۔ ہماری جماعت کے لوگوں کو یہ چھوڑ دینا چاہئے۔ بعض لوگوں نے مجھے کہا ہے ہم نے ایسے ملہم دیکھے ہیں۔ جو حقہ پیتے تھے اور اُن کو الہام ہوتا تھا۔ اس کے متعلق مجھے ایک لطیفہ یاد آگیا۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بیان فرمایا کرتے تھے کہ کچھ بنئے بیٹھے یہ کہہ رہے تھے کہ اگر کوئی ایک پاؤ تِل کھائے تو اسے پانچ روپے انعام دیا جائے گا۔ پاس سے ایک زمیندار گزرا۔ اس نے یہ سن کر پنجابی میں کہا کہ سَنّیاں سمیت کہ اینویں۔ یعنی اُن شاخوں سمیت تِل کھانے ہیں جن میں وہ پیدا ہوتے ہیں یا ان کے بغیر۔ کیونکہ اس نے سمجھا ایک پاؤ تِل کھانا کونسی بڑی بات ہے جس پر انعام مل سکتا ہے۔ بنئے کہنے لگے تم جاؤ ہم تمہاری بات نہیں کرتے۔ تو طبائع میں اختلاف ہوتا ہے ایک شخص کے نزدیک جو بات بڑی ہوتی ہے دوسرا اُسے معمولی سمجھتا ہے۔ اگر ہم یہ تسلیم بھی کر لیں کہ حُقہ پینے والے کو خدائی الہام ہوتے ہیں۔ تو کہنا پڑے گا کہ وہ الہام اعلیٰ درجہ کے نہ ہوں گے۔ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تو یہاں تک فرماتے ہیں کہ لہسن کھا کر مسجد میں نہ آؤ۔ اس کی بدبو کی وجہ سے فرشتے نہیں آتے۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کچا لہسن رکھا گیا تو آپ نے نہ کھایا۔ صحابہؓ نے پوچھا۔ یا رسول اللہ ہم بھی نہ کھائیں۔ فرمایا: تم سے خدا کلام نہیں کرتا تم کھا سکتے ہو۔ اِن حدیثوں کے ہوتے ہوئے کس طرح مان لیں کہ حُقہ پینے والے کے پاس فرشتے آتے ہیں جبکہ حُقہ کی بدبو لہسن سے بھی زیادہ خراب ہوتی ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حُقہ سے کم بدبودار چیز کے متعلق فرماتے ہیں کہ مَیں اسے استعمال نہیں کرتا۔ کیونکہ میرے پاس فرشتے آتے ہیں۔ پس جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس قدر احتیاط کرتے تھے تو جو شخص الہام کا مدّعی ہے یا جسے خواہش ہے کہ اُسے الہام ہو اُسے بھی حُقہ سے بچنا چاہئے اور مَیں اس کی شکل دیکھنا چاہتا ہوں جو یہ کہے کہ مجھے الہام کی خواہش نہیں۔ اگر کوئی ایسا شخص نہیں تو پھر کسی کو حُقہ بھی نہیں پینا چاہئے۔

پھر میں کہتا ہوں ممکن ہے ایسے شخص کو الہام ہو بھی جائے۔ مگر اعلیٰ درجہ کے الہام نہیں ہوں گے۔ اور ہم کہیں گے اگر وہ حقہ نہ پیتا تو اس سے اعلیٰ الہام اسے ہوتا جیسا کہ حُقہ پینے کی عادت رکھتے ہوئے اُسے ہوا۔ اس کے پاس ادنیٰ فرشتے آجاتے ہوں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا ہے۔ بعض اوقات کنچنی کو بھی الہام ہو جاتا ہے۔ وہاں فرشتے جاتے ہیں یا نہیں۔ اسی قسم کے فرشتے حُقہ پینے والے کے پاس آجاتے ہونگے۔ پس اگر کسی حُقہ پینے والے کو الہام ہوتا ہے تو ہم کہتے ہیں یہ اس کے لئے خوشی کی بات نہیں لیکن اگر وہ حقہ پینا چھوڑ دیتا تو اس کے پاس اعلیٰ درجہ کے فرشتے آتے۔

(منہاج الطالبین صفحہ ۱۳-۱۴)

☆☆☆☆☆

صد سالہ خلافت جوبلی تقریبات کے سلسلہ میں امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ شمالی امریکہ کی مختصر جھلکیاں

افسوس ہے کہ مغربی میڈیا اور دوسرے لوگ اسلام کی تعلیم پر غیر منصفانہ حملے کرتے ہیں۔ اسلام کو دہشت گرد مذہب کہنے سے پہلے انصاف کا تقاضا ہے کہ اسلام کی تعلیم سیکھیں۔ جو لٹریچر اسلام کے خلاف لکھا گیا ہے وہ اسلام کی تعلیمات کو نہ سمجھنے کی وجہ سے ہے۔

اس زمانہ میں بانیٔ جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جہاد سے متعلق اسلامی تعلیمات کی حقیقت کو اصل صورت میں پیش فرمایا ہے۔ مختلف تنظیموں اور گروپس کی طرف سے کئے جانے والے خودکش حملے اور بم دھماکے سب ناجائز ہیں اور اسلام اس کی ہرگز اجازت نہیں دیتا۔

(ہلٹن ہوٹل (ورجینیا۔امریکہ) میں منعقدہ استقبالیہ تقریب میں حضور ایدہ اللہ کا خطاب)

استقبالیہ تقریب میں سوسائٹی کے مختلف طبقات کی اہم اور معزز شخصیات کی شمولیت اور اسلامی جہاد کی حقیقت سے متعلق حضور انور کے خطاب پر مثبت تأثرات۔

جماعت احمدیہ امریکہ کی نیشنل مجلس عاملہ اور ذیلی تنظیموں مجلس انصار اللہ، لجنہ اماء اللہ اور مجلس خدام الاحمدیہ کی نیشنل مجالس عاملہ کے اراکین کے ساتھ الگ الگ میٹنگز میں شعبہ جات کی کارکردگی کا جائزہ اور اسے بہتر بنانے کے لئے اہم ہدایات۔

(حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے امریکہ کے پہلے دورہ کی مختصر جھلکیاں)

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

23/ جون 2008ء بروز سوموار:

صبح ساڑھے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد بیت الرحمٰن میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

نیشنل مجلس عاملہ (USA) کے ساتھ میٹنگ

پروگرام کے مطابق صبح سوا دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت الرحمٰن تشریف لائے اور نیشنل مجلس عاملہ یو ایس اے کے ساتھ میٹنگ کا آغاز ہوا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔

حضور انور نے سب سے پہلے نائب امراء سے باری باری ان کے سپرد ذمہ داریوں کے بارہ میں دریافت فرمایا۔

ظہیر احمد صاحب باجوہ نائب امیر یو ایس اے نے بتایا کہ ان کے سپرد ایڈمنسٹریٹو میٹرز اور فنانشل افیئرز ہیں۔

زندہ محمود باجوہ صاحب نائب امیر یو ایس اے نے بتایا کہ ان کے سپرد پبلک ریلیشن اور Persecution کے تعلق میں رابطوں کا کام ہے۔ یہ امور خارجہ کے سیکرٹری بھی ہیں۔

ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب نائب امیر نے بتایا کہ ان کے سپرد ایم ٹی اے کے لئے پروگراموں کی تیاری ہے۔ وہ پروگرام تیار کروا کر ایم ٹی اے لندن اور یہاں ایم ٹی اے کے لوکل سٹیشن کو بھی دیتے ہیں۔ حضور انور کے دریافت فرمانے پر ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ جلسہ سالانہ کی تقاریر اور دیگر مختلف ڈاکومنٹری پروگرام ہوتے ہیں اور 25 کے ماہانہ پروگرام تیار کر کے دیتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ اُن کے پاس سیکرٹری اشاعت سمعی وبصری کا عہدہ بھی ہے۔

وسیم ملک صاحب نائب امیر یو ایس اے نے بتایا کہ جو کام بھی امیر صاحب سپرد کریں وہ اس کو بجالاتے ہیں۔

ڈاکٹر حمید الرحمٰن صاحب نائب امیر نے رپورٹ دیتے ہوئے بتایا کہ ان کے سپرد ساؤتھ ویسٹ ریجن کی سات جماعتیں ہیں اور لاس اینجلیس سے وہ ان جماعتوں کو Cover کرتے ہیں۔

منعم نعیم صاحب نائب امیر یو ایس اے نے بتایا کہ ان کے سپرد ساؤتھ ویسٹ ریجن کی چھ اور مڈ ویسٹ ریجن کی پانچ جماعتیں ہیں۔ نیز وہ چیئرمین ہیومینٹی فرسٹ یو ایس اے بھی ہیں۔

جنرل سیکرٹری صاحب سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ کے ملک میں کل کتنی جماعتیں ہیں۔ جنرل سیکرٹری صاحب نے بتایا کہ 67 جماعتیں ہیں اور بعض ایسے مقامات ہیں جہاں ابھی باقاعدہ جماعت نہیں ہے ان کو مرکز واشنگٹن سے ملحق کیا ہوا ہے۔ اس پر حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ ایسے لوگوں کو ان کی قریبی جماعتوں میں شامل کریں۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر جنرل سیکرٹری صاحب نے بتایا کہ مجموعی طور پر تعداد 15 ہزار کے لگ بھگ ہے۔ بارہ ہزار پانچ صد کی تجنید ان کے مکمل کوائف اور ایڈریسز کے ساتھ ہم مکمل کر چکے ہیں۔ باقی پر کام ہو رہا ہے۔ ایک تعداد ایسی بھی ہے جو یہاں آتی ہے اور تجنید میں شامل ہوتی ہے اور پھر عارضی قیام کر کے واپس چلی جاتی ہے۔ ان کا ریکارڈ علیحدہ رکھا جاتا ہے۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ ایسے لوگ جو ابھی پوری طرح اپنے مکمل کوائف کے ساتھ تجنید میں شامل نہیں ہیں جب وہ سیکرٹری مال کو چندہ ادا کرتے ہیں تو سیکرٹری مال کو چاہئے کہ ان کا ایڈریس لے لیا کرے۔ حضور انور نے فرمایا کہ ایسے لوگوں کو Locate کریں۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ کی تعداد کے لحاظ سے سب سے بڑی جماعت کونسی ہے اور سب سے چھوٹی کونسی ہے۔ جنرل سیکرٹری صاحب نے بتایا کہ Northern Virginia کی جماعت جو کہ واشنگٹن کے قریب ہے سب سے بڑی جماعت ہے اور Athens کی جماعت سب سے چھوٹی ہے۔

سیکرٹری صاحب وقف جدید سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ وقف جدید کے چندہ میں شاملین کی تعداد کیا ہے؟ سیکرٹری صاحب نے بتایا کہ آٹھ ہزار بیس (8020) ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ بچوں کو شامل کرنے کی خصوصی کوشش کی گئی ہے۔ اطفال کی جو بھی تعداد ہے اس میں سے کتنے بچے اس تحریک میں شامل ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ سات سال سے کم عمر کے بچے بھی شامل ہونے چاہئیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ سات سال سے لے کر پندرہ سال تک کی عمر کے جو اطفال اور ناصرات ہیں وہ سب اس تحریک میں شامل ہوں اور اگر خدام اور لجنہ کوشش کریں اور جو باقی سات سال سے کم عمر کے ہیں اگر ان کو شامل کریں تو اس تحریک میں بچوں کی تعداد اڑھائی ہزار کے قریب پہنچ سکتی ہے۔

سیکرٹری صاحب وقف جدید نے بتایا کہ گزشتہ سال وصولی ایک ملین پچیس ہزار ڈالر سے زائد تھی۔ اور بیرونی ممالک میں امریکہ کی جماعت نے اوّل پوزیشن حاصل کی تھی۔

شعبہ وصایا کے کام کا جائزہ لیتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دریافت کرنے پر سیکرٹری صاحب وصایا نے بتایا کہ موصیوں کی تعداد 1316 ہے۔ اور ابھی بہت سی وصایا ایسی ہیں جو پراسس میں ہیں۔ حضور انور کے دریافت کرنے پر سیکرٹری صاحب مال نے بتایا کہ چندہ ادا کرنے والے 4225 ہیں۔ اس پر حضور انور نے سیکرٹری وصایا سے فرمایا کہ آپ ٹارگٹ کے قریب ہیں۔ سیکرٹری صاحب نے بتایا کہ ہم انشاء اللہ سال کے آخر پر پچاس فیصد کے ہدف کو پہنچ جائیں گے۔ حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ پچاس فیصد کمانے والے اور چندہ ادا کرنے والوں میں سے ہے۔ طلباء اور گھریلو خواتین کو شامل کر کے نہیں ہے۔ حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ جو 70 سال یا اس کے اوپر کے ہیں ان کو چھوڑ دیں۔ اگر ساٹھ سال سے کم ہیں ان کو نظام وصیت میں شامل کریں۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ جو اس وقت موصی ہیں ان میں طلباء اور گھریلو خواتین کی تعداد کیا ہے؟ حضور انور کو بتایا گیا کہ 40 فیصد ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ باقاعدہ اس کا بریک ڈاؤن کریں اور معین ریکارڈ ہو۔

سیکرٹری صاحب تربیت سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ تربیت کے لئے سپیشل پروگرام کیا ہے۔ سیکرٹری صاحب نے بتایا کہ تربیتی سیمینارز کی ایک سیریز ہے۔ مختلف جماعتوں میں یہ سیمینار ہو رہے ہیں۔ اس وقت تک 18 پروگرام ہو چکے ہیں۔ اسی طرح جماعتوں میں "خلافت احمدیہ کے Concept" پر پروگرام کر رہے ہیں۔ حضور انور نے دریافت فرمایا اگر جماعتوں میں آپ کے سیکرٹری تربیت Active ہوں تو آپ آسانی سے فیڈ بیک حاصل کر سکتے ہیں۔ فرمایا اپنے سیکرٹریان تربیت کو Active کریں۔

سیکرٹری صاحب تربیت نے "نیشنل اصلاحی کمیٹی" کے کام کے بارہ میں بھی بتایا۔ حضور نے فرمایا اگر سینٹر میں اور پھر جماعتوں میں اصلاحی کمیٹی مستعد اور فعال ہو تو Matrimonial پرابلم نہ ہوں جو آج کل بہت زیادہ ہو گئے ہیں۔

سیکرٹری صاحب تربیت نے بتایا کہ نماز جمعہ اور گھروں میں نمازوں پر زور دیا جا رہا ہے۔ لوگ حضور انور کا خطبہ سنتے ہیں۔ اس پر حضور انور نے دریافت فرمایا: اثر کیا ہے۔ کیا تبدیلی پیدا ہوئی ہے؟ حضور انور کی خدمت میں رپورٹ پیش کی گئی کہ فیملیز کا دینی معیار بہتر ہو رہا ہے۔ فرق پڑ رہا ہے اور لوگ اچھے ہو رہے ہیں۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ اصلاحی کمیٹی میں گزشتہ سالوں میں جو کیسز آئے ہیں اور امسال جو کیسز، معاملات آئے ہیں کیا یہ تعداد بڑھ گئی ہے یا کم ہوئی ہے۔

حضور انور کی خدمت میں رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا گیا کہ جو کیسز آ رہے ہیں وہ الارمنگ ہیں۔ فکر ہے اور ہر ماہ آ رہے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ بعض ایسے کیسز امور عامہ اور مبلغین کے علم میں ہوں گے۔ اس بارہ میں پوری معلومات حاصل کریں۔

شعبہ تبلیغ کے کام کا جائزہ لیتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سیکرٹری صاحب تبلیغ سے دریافت فرمایا کہ تبلیغ کے

لئے کیا Crash پروگرام بنائے ہیں۔سیکرٹری صاحب نے بتا یا کہ چھوٹے علاقوں اور دیہاتوں اور قصبات میں تبلیغی پروگرام بنائے ہیں۔لوکل جماعتوں نے تبلیغی ٹیمیں بنائی ہوئی ہیں جو قصبات اور دیہاتوں میں جا کر رابطے کرتی ہیں اور پیغام پہنچاتی ہیں۔تبلیغ کے طریق کار کے تعلق میں حضور انور کے دریافت کرنے پر بتایا گیا کہ سیمینار منعقد کرتے ہیں،سکولوں میں ٹیمیں جاتی ہیں،سروے کرتی ہیں اور پھر وہاں لیکچر دئے جاتے ہیں۔اس کے علاوہ انفرادی رابطے بھی کئے جاتے ہیں۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ 2006ء میں آپ کے جلسہ کے موقع پر میرے لندن سے ایڈریس کے بعد آپ نے تبلیغ کے لئے کوئی خاص پروگرام بنایا ہے؟۔حضور انور نے فرمایا کہ نچلے لیول پر تمام جماعتوں میں سیکرٹریان تبلیغ کو مستعد اور فعال بنائیں۔

امسال کی اب تک کی بیعتوں کی رپورٹ دیتے ہوئے سیکرٹری تبلیغ نے بتایا کہ 29 جماعتوں میں 131 بیعتیں ہوئی ہیں۔حضور انور کے دریافت فرمانے پر سیکرٹری تبلیغ نے بتایا کہ بیعت کرنے والوں میں افریقن،عرب،سینیگالی،انڈین،کورین،پاکستانی،ماریشس اور افغانستان کے لوگ شامل ہیں۔بیعت کرنے والوں کی بڑی تعداد افریقن امریکن کی ہے۔امسال کا ہدف پانچ صد بیعتوں کا ہے۔سیکرٹری صاحب تبلیغ نے اس ہدف کے پورا ہونے کے لئے فکر کا اظہار کیا اور حضور انور کی خدمت میں دعا کی درخواست کی۔

سیکرٹری صاحب تحریک جدید سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ امسال کا ہدف کیا ہے؟سیکرٹری صاحب نے بتایا کہ اس سال کا ہدف 1،4 ملین ڈالر ہے۔جب کہ گزشتہ سال 1،29 ملین ڈالر تھا۔چندہ تحریک جدید میں شامل ہونے والوں کی تعداد 7610 ہے۔حضور نے فرمایا کہ پندرہ ہزار کی تجنید کے مطابق قریباً پچاس فیصد شامل ہیں۔

شعبہ رشتہ ناطہ کے سیکرٹری صاحب سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ نے لڑکوں اور لڑکیوں کی فہرست تیار کی ہوئی ہے؟خود تیار کی ہے یا جماعتوں سے منگوائی ہے؟سیکرٹری صاحب نے بتایا کہ لسٹ موجود ہے اور لجنہ کے تعاون سے تیار کی ہے۔

حضور انور کے دریافت کرنے پر سیکرٹری صاحب رشتہ ناطہ نے بتایا کہ امسال اب تک 16 رشتے طے کئے ہیں۔حضور انور کے دریافت کرنے پر کہ جو رشتے آپ کے ذریعہ ہوتے ہیں ان کی کیا صورتحال ہے۔سیکرٹری صاحب نے بتایا کہ 25 رشتوں میں سے تین کی Avereg ہے۔قریباً تین ٹوٹ جاتے ہیں باقی 80 فیصد رشتے قائم رہتے ہیں۔

شعبہ تعلیم کے نیشنل سیکرٹری صاحب نے اپنی کارکردگی کی رپورٹ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے بتایا کہ مختلف جماعتوں میں ''خلافت احمدیہ'' کے موضوع پر علمی سیمینار منعقد کئے جارہے ہیں۔بچوں کی تعلیم کے لئے سپیشل کلاسز لگائی جارہی ہیں۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا آپ کے پاس سکول،کالج اور یونیورسٹی میں جانے والے طلباء کی لسٹ ہے؟ اپنی جماعت کے سیکرٹری تعلیم سے اکٹھی کریں۔

حضور انور نے فرمایا: جو بچے تعلیم چھوڑ دیتے ہیں ان کی کیا وجہ ہے؟ان کی تعداد کیا ہے؟فرمایا:جماعتوں سے دریافت کریں اور Data اکٹھا کریں کہ کیوں چھوڑ دیتے ہیں۔اخراجات کی کمی وجہ ہے یا کوئی اور وجہ ہے۔ایسے طلباء کی مدد کریں۔اگر نہیں کر سکتے تو مجھے مطلع کریں۔

شعبہ اکاؤنٹ اور امین سے تعارف کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ''ایڈیشنل سیکرٹری وقف جدید برائے نومبائعین' سے دریافت فرمایا کہ گزشتہ تین سال کے کتنے نئے احمدی دوست آپ نے نظام میں شامل کئے ہیں؟سیکرٹری صاحب نے بتایا کہ دوصد کے قریب ہم نے اپنے نظام میں شامل کر لئے ہیں باقیوں سے رابطہ کر رہے ہیں۔بعضوں سے رابطہ نہیں رہا اور ان کا پتہ نہیں چل رہا۔جو رابطہ میں ہیں ان سے مضبوط تعلق ہے۔

نیشنل سیکرٹری وقف نو نے اپنی رپورٹ دیتے ہوئے بتایا کہ واقفین نو لڑکوں اور لڑکیوں کی کل تعداد 688 ہے۔پندرہ سال سے زائد عمر کے جو بچے ہیں ان میں 158 لڑکے اور 80 لڑکیاں ہیں۔13 نے اپنے فارم پُر کر دئے ہیں۔حضور انور نے فرمایا اس کے لئے خاص کوشش نہیں کی گئی۔اپنی جماعتوں کے سیکرٹریان وقف نو سے کہیں کہ کوشش کر کے وقف فارم پُر کروائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دریافت فرمانے پر کہ 158 میں سے کتنے مبلغ بن رہے ہیں۔سیکرٹری صاحب وقف نو نے بتایا کہ 19 مبلغ بن رہے ہیں۔جن میں سے پانچ اس وقت جامعہ میں ہیں۔باقی مجموعی جائزہ یہ ہے کہ 69 واقفین نو بچے اور بچیاں Medicine میں جانا چاہتے ہیں۔سات Law کرنا چاہتے ہیں۔پانچ Joumalism کے شعبہ میں جانا چاہتے ہیں۔تین Accountancy اور تین Architecure اور نو انجینئرنگ کے مختلف شعبوں میں جانا چاہتے ہیں۔چھ کمپیوٹر سائنس اور پانچ Dentistry،دس ٹیچنگ کے شعبہ میں جانا چاہتے ہیں۔اسی طرح بعض واقفین نو بچے نرسنگ،فارمیسی،Psychology،Sciences،ٹیلی کمیونیکیشن،Linguist،فنانس اور Cinematography کے شعبوں میں جانا چاہتے ہیں۔

سیکرٹری صاحب وقف نو نے بتایا کہ 15 سال سے بڑی عمر کے تمام بچوں اور بچیوں کا جائزہ مکمل کیا جارہا ہے۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ ان بچوں کی کونسلنگ کی گئی ہے؟سیکرٹری صاحب وقف نو نے بتایا کہ ایسٹ کوسٹ میں کونسلنگ کلاس منعقد کی ہے اب ویسٹ میں کرنی ہے۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ لڑکیاں زبان سیکھنے اور ترجمہ کرنے کی فیلڈ میں آئیں۔

سیکرٹری صاحب مال سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کے چندہ عام کے بجٹ کے بارہ میں دریافت فرمایا۔سیکرٹری صاحب نے بتایا کہ 4،46 ملین ڈالر ہے۔اور چندہ ادا کرنے والوں کی تعداد 3742 ہے۔حضور انور نے سالانہ انکم کا جائزہ لیتے ہوئے فرمایا کہ بارہ ہزار ڈالر کم سے کم سالانہ انکم کے لحاظ سے آپ کے چندہ کا معیار ٹھیک ہے۔تاہم ابھی گنجائش موجود ہے۔

موصی احباب کا چندہ اور پھر ان کی سالانہ انکم کا جائزہ لیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ موصی احباب کے چندہ کے لحاظ سے ان کی سالانہ انکم 27 ہزار ڈالر سے زائد آرہی ہے جبکہ موصیان میں طلباء اور گھریلو خواتین بھی شامل ہیں۔اس کا مطلب ہے کہ چندہ عام کے بجٹ میں مزید اضافہ کی گنجائش موجود ہے۔

حضور انور نے سیکرٹری صاحب مال سے دریافت فرمایا کہ جو چندہ نہیں دے رہے یا شرح سے کم دے رہے ہیں ان کے معیار کو بڑھانے کے لئے کوئی کوشش کی ہے؟سیکرٹری صاحب مال نے بتایا کہ وہ ہر ماہ جماعتوں کا وزٹ کر رہے ہیں اور ایڈیشنل سیکرٹری مال بھی اس بارہ میں کوشش کر رہے ہیں۔

بجٹ کی تیاری کے بارہ میں سیکرٹری صاحب مال نے بتایا کہ وہ ہر جماعت سے رابطہ کر کے ان سے انفرادی بجٹ منگواتے ہیں اور لوکل طور پر ممبران سے رابطہ کیا جاتا ہے۔حضور انور نے فرمایا کہ لوکل جماعتوں کے سیکرٹریان مال جو بجٹ بھجواتے ہیں آپ اُسی پر اعتماد کرتے ہیں۔انفرادی بجٹ کے جائزہ کے لئے چیک اینڈ بیلنس سسٹم بھی ہونا چاہئے۔

شعبہ تعلیم القرآن ووقف عارضی کے نیشنل سیکرٹری صاحب نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ 30 افراد کی کلاس ولنگبرو میں لگائی جارہی ہے۔یہاں ملک کی مختلف جماعتوں سے نوجوان آئیں گے۔اس کے علاوہ Sum Camps مختلف علاقوں کا انتخاب کر کے لگائے جائیں گے۔لڑکوں کے علیحدہ ہوں گے اور لڑکیوں کے علیحدہ ہوں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ انصار اللہ یو کے نے انٹرنیٹ کے ذریعہ تعلیم القرآن کلاسز کے پروگرام بنائے ہیں ان سے یہ پروگرام لے لیں۔

سیکرٹری صاحب تعلیم القرآن نے بتایا کہ ہفتہ کے دوران ہم سات کلاسز انٹرنیٹ پر کر رہے ہیں۔آئندہ پروگرام یہ ہے کہ ہفتہ میں ان کلاسز کی تعداد 21 کر دی جائے تا کہ ان میں زیادہ سے زیادہ افراد شامل ہو سکیں۔

حضور انور نے فرمایا:یہاں بچیوں اور بچوں کی تقریب آمین ہوئی ہے۔لڑکیوں نے اچھا پڑھا ہے جب کہ لڑکوں کا معیار کم تھا۔اس طرف توجہ دیں۔

سیکرٹری صاحب جائیداد سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا آپ کے پاس تمام جماعتوں کی جائیدادوں کا مکمل ریکارڈ ہے۔سیکرٹری صاحب جائیداد نے بتایا کہ ہر جماعت کی جائیداد کا مکمل ریکارڈ موجود ہے۔اس وقت ہماری 26 مساجد ہیں اور 23 مشن ہاؤسز کی عمارات ہیں۔جب کہ بعض جگہوں پر رہائشی عمارات اس کے علاوہ ہیں۔ہر جگہ لوکل جماعتیں اپنی اپنی پراپرٹی کی دیکھ بھال کرتی ہیں۔

سیکرٹری صاحب جائیداد کے یہ رپورٹ پیش کرنے پر کہ ابھی بعض جماعتیں ایسی ہیں کہ وہاں کوئی جماعتی سینٹر نہیں ہے۔حضور انور نے فرمایا کہ اس بارہ میں جو کام کرنا ہے وہ آپ لوگوں نے ہی اپنے ریسورسز (Resources) سے کرنا ہے۔

نیشنل سیکرٹری امور عامہ نے اپنی رپورٹ دیتے ہوئے بتایا کہ شعبہ امور عامہ کے تحت سوشل سروسز،ڈسپلن کا قیام،قضاء بورڈ کے فیصلوں کی تعمیل کروانے اور نیشنل ہیڈکوارٹر کی سیکیورٹی کے کام ہیں۔

حضور انور کئے دریافت فرمانے پر سیکرٹری صاحب امور عامہ نے بتایا کہ سوشل سروسز میں سوپ کچن اور Highway Cleaning کے پروگرام شامل ہیں۔سوپ کچن کی وضاحت کرتے ہوئے سیکرٹری صاحب نے بتایا کہ ضرورتمندوں کے لئے کھانے کا انتظام کیا جاتا ہے۔اور مختلف لوکل جماعتوں میں مقامی انتظامیہ کی طرف سے دن معین ہوتے ہیں جس میں ہم کھانا تیار کر کے مخصوص جگہوں پر لے جاتے ہیں اور وہاں ضرورتمند لوگ کھانا حاصل کرتے ہیں۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا حکومت ایسے ضرورتمند لوگوں کو مدد نہیں دیتی؟سیکرٹری صاحب نے بتایا کہ بہت کم مدد دیتی ہے۔جو دیتی ہے وہ یہ لوگ اِدھر اُدھر فضول کاموں میں لگا دیتے ہیں۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت کرنے پر سیکرٹری صاحب امور عامہ نے میڈیکل سہولیات مہیا کرنے کے بارہ میں بتایا کہ ایسے لوگوں کو ہم کسی قسم کی میڈیکل سہولیات نہیں دے رہے کیونکہ ملکی قوانین کے لحاظ سے یہاں ہر ایک کی انشورنس ہوتی ہے اور اس طرح فری میڈیکل کی اجازت نہیں ہے۔کوئی بھی کسی غلط دوائی اور علاج کا بہانہ کر کے نقصان پہنچا سکتا ہے۔

سیکرٹری صاحب امور عامہ نے بتایا کہ بعض جگہ ہم سکولوں کو بھی پین،پنسل اور بیگ وغیرہ مہیا کر کے مدد دیتے ہیں۔بعض ایسے سکول موجود ہیں جو ابھی اپنے ابتدائی سٹیج پر ہیں اور انہیں مدد کی ضرورت رہتی ہے۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ جن احمدی احباب کے پاس کوئی ملازمت نہیں ہے اُن کے لئے کیا سسٹم ہے؟سیکرٹری صاحب امور عامہ نے بتایا کہ بڑی جماعتوں میں ہمارے ایسے احمدی احباب ہیں جو دوسروں کو ایمپلائے کر سکتے ہیں ان کا Data ہم اکٹھا کر رہے ہیں۔اسی طرح جن کے پاس کوئی Job نہیں ہے ان کو بھی ہدایت دی گئی ہے کہ وہ اپنا Data مہیا کریں۔اس وقت تین افراد کو جاب کے حصول کے لئے مدد دی گئی ہے لیکن جو تعداد ہے وہ زیادہ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ باقاعدہ ایک ٹیم بنائیں اور پھر اس پر کام کریں۔جن کے پاس کوئی کام،ملازمت وغیرہ نہیں ہے ان کی لسٹ تیار کریں اور پھر دیکھیں کہ کس طرح ہم ان کی مدد کر سکتے ہیں۔مجلس عاملہ میں بھی ڈسکس کریں۔

انٹرنل آڈیٹر نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ وہ ہر سہ ماہی جماعتوں کے حسابات کا آڈٹ کرتے ہیں۔

شعبہ صنعت وتجارت کے سیکرٹری صاحب نے بھی اپنی رپورٹ پیش کی۔

نیشنل سیکرٹری ضیافت سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا کہ جلسہ سالانہ اور دیگر مرکزی تقریبات کے علاوہ اور ضیافت کا کیا انتظام ہوتا ہے۔نیشنل مجلس عاملہ کی میٹنگ کے علاوہ اس مسجد میں کیا فنکشن کرتے ہیں۔

سیکرٹری صاحب نے بتایا کہ ہر ویک اینڈ پر یہاں پروگرام ہوتے ہیں اور کھانا وغیرہ مہیا کیا جاتا ہے۔

نیشنل سیکرٹری صاحب اشاعت نے اپنی رپورٹ پیش کی۔حضور انور نے دریافت فرمایا کہ جماعتی رسائل کونسے یہاں

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہٗ
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Omaments
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز ۔ کشمیر جیولرز
اللّٰہ الیس عبدہ بکاف
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Phone No (S) 01872-224074
(M) 98147-58900
E-mail: jovrav-say@yahoo.co.in
Mfrs & Suppliers of :
Gold and Silver
Diamond Jewellery
Shivala Chowk Qadian (India)

سے شائع ہوتے ہیں۔ سیکرٹری صاحب اشاعت نے بتایا کہ "Muslim Sunrise" شائع ہوتا ہے اور ہر ماہ "احمدیہ گزٹ" بھی شائع ہوتا ہے۔ کتب کی اشاعت کے بارہ میں سیکرٹری صاحب نے بتایا کہ تبلیغ کے لئے مختلف مواضیع پر بروشر اور پمفلٹس تیار کئے ہیں جو کہ شائع ہونے سے قبل فائنل چیکنگ کے مرحلہ میں ہیں۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ بچوں اور نوجوانوں کی ٹریننگ کے لئے لٹریچر تیار کریں۔ نئے آنے والوں کے لئے بھی لٹریچر تیار کریں۔ جماعت میں آتے ہیں تو ان کو کچھ پتہ نہیں ہوتا کہ نماز پڑھنی ہے، کس طرح پڑھنی ہے، خاموش رہنا ہے، اِدھر اُدھر نہیں دیکھنا، نماز کے آداب ہیں۔ پھر قرآن کریم پڑھنا ہے، تلاوت کرنی ہے اس کے اپنے آداب ہیں۔ اسی طرح نئے آنے والوں کی تربیت کو مدنظر رکھتے ہوئے ان مختلف امور پر لٹریچر تیار کریں۔

نیشنل سیکرٹریان سے ان کے شعبوں اور کام کے بارہ میں جائزہ لینے اور ہدایات دینے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تمام مبلغین سے باری باری ان کے تقرری کے علاقہ، سینٹر اور ان کے سپرد مختلف جماعتوں کا جائزہ لیا۔ مبلغ سلسلہ لاس اینجلیس شمشاد احمد ناصر صاحب سے حضور انور نے فرمایا کہ اردو اور عربی زبان کے اخباروں سے آپ کے اچھے رابطے ہیں۔ انگریزی اخباروں سے بھی رابطہ کریں۔

نیشنل مجلس عاملہ کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ میٹنگ گیارہ بج کر 35 منٹ پر ختم ہوئی۔

نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ امریکہ کے ساتھ میٹنگ

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ امریکہ کے ساتھ میٹنگ کے لئے مسجد بیت الرحمٰن میں لجنہ کے حصہ میں تشریف لے گئے۔ حضور انور نے دعا کروائی اور لجنہ کی عاملہ سے میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے باری باری تمام شعبوں کا تعارف حاصل کیا اور ان کے کام اور پروگراموں کا جائزہ لیا۔ اور مختلف امور کے بارہ میں عاملہ کے سیکرٹریان کو ساتھ ساتھ ہدایات سے نوازا۔

نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ کے ساتھ یہ میٹنگ بارہ بج کر 45 منٹ پر ختم ہوئی۔

نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ یو ایس اے کے ساتھ میٹنگ

اس کے بعد حضور انور مسجد کے نچلے حصہ میں جہاں جماعتی دفاتر ہیں تشریف لے آئے اور پروگرام کے مطابق نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ یو ایس اے کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور نے دعا کروائی۔

سب سے پہلے قائد ایثار نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہم طبی سہولیات دے رہے ہیں۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ ضرورت مند افریقن ممالک کے لوگوں کے لئے کیا کوئی رقم آپ نے اکٹھی کی ہے؟ یا ان ممالک میں جہاں جماعت کے پراجیکٹ جاری ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ آپ افریقہ میں کم از کم چار پانچ واٹر پمپ لگانے کی ذمہ داری لیں۔

قائد تعلیم القرآن سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ کا پروگرام کیا ہے؟ قائد صاحب نے بتایا کہ مجالس میں قرآن کلاسز جاری ہیں۔ 64 مجالس میں سے 44 مجالس سے رپورٹس موصول ہو رہی ہیں جن کے مطابق کلاسز میں شامل ہونے والوں کی تعداد ایک ہزار ایک صد گیارہ ہے۔ یہ صرف پہلی سہ ماہی کی رپورٹ ہے۔

قائد تبلیغ سے حضور انور نے نے دریافت فرمایا کہ آپ کا تبلیغی پروگرام کیا ہے؟ قائد صاحب نے بتایا کہ جو چھوٹے علاقے ہیں وہاں تبلیغی پروگرام بنائے گئے ہیں۔ 64 مجالس میں سے 36 مجالس کی رپورٹس موصول ہوئی ہیں اس کے مطابق 897 افراد سے تبلیغی رابطے ہوئے ہیں۔

نائب صدر اول اور نائب صدر صف دوم نے اپنا تعارف کروایا۔ نائب صدر صف دوم قائد عمومی بھی ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ کے دریافت فرمانے پر قائد صاحب عمومی نے بتایا کہ ہماری 64 مجالس ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ لجنہ کی 66 مجالس ہیں اور آپ کی 64 ہیں۔ قائد صاحب نے بتایا کہ ملک کے اندر کل 67 جماعتیں ہیں۔ تین جماعتیں ایسی ہیں جہاں انصار نہیں ہیں۔ اس لئے وہاں ابھی مجالس قائم نہیں ہوئی۔ حضور انور نے فرمایا ان جماعتوں کے صدران سے رابطہ رکھیں اور پتہ کرتے رہیں۔

قائد اشاعت نے اپنی رپورٹ دیتے ہوئے بتایا کہ لٹریچر شائع کیا ہے۔ کتب شائع ہوئی تھیں۔ سپینش زبانہ میں بھی پمفلٹ شائع کئے گئے ہیں۔

قائد مال سے حضور انور نے بجٹ کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ قائد مال نے بتایا کہ انصار اللہ کا بجٹ تین لاکھ 16 ہزار ڈالر ہے اور فی کس اوسط 176 ڈالر ہے۔

قائد تعلیم نے اپنی رپورٹ دیتے ہوئے بتایا کہ "صد سالہ خلافت جوبلی" کے پروگرام کے تحت تین کتب معین کی گئی ہیں جن کا مطالعہ کرنا ہے اور امتحان لیا جائے گا۔ اس کے مطابق پروگرام بنائے جا رہے ہیں۔

قائد ذہانت وصحت جسمانی سے حضور انور نے پروگراموں کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ قائد صاحب نے بتایا کہ (ہیلتھ) صحت اور ورزش کے بارہ میں سائٹ پر آرٹیکل دیے ہیں۔ بیس فیصد انصار ورزش کرتے ہیں۔

قائد تجنید نے بتایا کہ ہماری تجنید کے مطابق انصار کی تعداد 1991 ہے۔

قائد تربیت نومبائعین سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ گزشتہ تین سال میں کتنے نومبائعین سے رابطہ قائم ہے اور ان کی تربیت ہو رہی ہے؟ قائد تربیت نے بتایا کہ 43 انصار نومبائعین سے رابطہ ہے اور باقی سے رابطے کئے جا رہے ہیں۔

زعیم اعلیٰ واشنگٹن نے اپنا تعارف کروایا۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ واشنگٹن میں ہی رہتے ہیں۔

معاون صدر سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ کے سپرد خاص کام کیا ہے؟ معاون صدر نے بتایا کہ صدر صاحب نے یہ کام سپرد کیا ہے کہ جو ریٹائرڈ انصار ہیں اور ان کے پاس کوئی Talent ہے ان کی لسٹ بنائی جائے اور کوائف اکٹھے کئے جائیں تا کہ ان سے فائدہ اٹھایا جا سکے۔

قائد تحریک جدید نے بتایا کہ 32 مجالس کی رپورٹ کے مطابق 554 انصار چندہ تحریک جدید میں شامل ہیں۔

قائد تربیت کو حضور انور نے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ آپ کو نئے آنے والوں کی زیادہ تربیت کی ضرورت ہے۔ ان کو اپنے نظام کا حصہ بنائیں۔

آڈیٹر نے بتایا کہ باقاعدہ آڈٹ کیا جاتا ہے۔ نیشنل ہیڈ کوارٹر کا بھی آڈٹ کیا جاتا ہے اور مختلف مجالس میں جا کر ان کے اخراجات کا بھی آڈٹ کیا جاتا ہے۔

نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ کی حضور انور کے ساتھ یہ میٹنگ دوپہر ایک بجے ختم ہوئی۔

مجلس خدام الاحمدیہ یو ایس اے کی حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ میٹنگ

انصار اللہ کی میٹنگ کے بعد ایک بجے دوپہر نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ یو ایس اے کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور نے دعا کروائی۔

نائب صدران سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان کے سپرد کاموں اور ذمہ داریوں کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ چاروں نائب صدران نے بتایا کہ ان کے سپرد مختلف ریجن کی مجالس ہیں۔ اس کے علاوہ مجلس عاملہ میں بعض شعبوں کے کام کی نگرانی بھی ان کے سپرد ہے۔

معتمد صاحب سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ کی مجالس کی تعداد کیا ہے؟ معتمد صاحب نے بتایا کہ دس ریجن ہیں اور 63 مجالس ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ لجنہ کی 66 مجالس ہیں اور انصار اللہ کی 64 ہیں اور آپ کی 63 ہیں۔ اس پر معتمد صاحب نے بتایا کہ جن مقامات پر تین سے کم خدام ہیں وہاں مجلس قائم نہیں کی گئی بلکہ ان کو کسی قریبی مجلس میں شامل کر دیا گیا ہے۔

معتمد صاحب نے حضور انور کے دریافت کرنے پر بتایا کہ 63 میں سے 48 مجالس باقاعدگی سے اپنی رپورٹ بھجوا رہی ہیں۔ حضور انور کے دریافت فرمانے پر کہ جو رپورٹ آتی ہیں کیا کرتے ہیں۔ کیا ہر مہتمم کو اس کی متعلقہ رپورٹ دیتے ہیں کہ وہ اپنا تبصرہ کرے؟ کیا مہتمم ان رپورٹس پر کوئی تبصرہ کرتے ہیں؟ معتمد صاحب نے بتایا کہ مہتممین کو رپورٹس جاتی ہیں۔ وہ اپنے شعبہ کی رپورٹ تیار کر کے دیتے ہیں۔ پھر فائنل رپورٹ تیار ہوتی ہے جو حضور انور کی خدمت میں بھجوائی جاتی ہے۔ شعبہ اعتماد کی طرف سے ہر مجلس سے موصول ہونے والی رپورٹ کا جواب بھجوایا جاتا ہے۔ صدر مجلس بھی ان رپورٹس کو دیکھتے ہیں اور بعض امور پر اپنی رائے بھی دیتے ہیں۔

مہتمم عمومی صاحب سے حضور انور نے فرمایا کہ آج کل تو آپ کا شعبہ بھرپور کام کر رہا ہے۔ خدام ہر جگہ مسلسل حفاظت کی ڈیوٹیاں دے رہے ہیں۔

مہتمم تعلیم نے اپنا پروگرام پیش کرتے ہوئے بتایا کہ امسال تین کتابیں شائع کی ہیں اور امسال پروگرام کے مطابق تین کتب مطالعہ کے نصاب میں شامل ہیں۔

نائب مہتمم تعلیم نے بتایا کہ وہ مختلف کتابوں پر کام کر رہے ہیں۔ مہتمم تبلیغ سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا تبلیغی پروگرام ہیں۔ مہتمم تبلیغ نے بتایا کہ ہمارے بہت سے تبلیغی پروگرام جاری ہیں۔ اب تک 59 بیعتیں خدام کے ذریعہ ہو چکی ہیں۔ ان سے باقاعدہ ہمارے رابطے قائم ہیں اور ان کو باقاعدہ News Letters بھجواتے ہیں۔ ہمارا یہ ہدف ہے کہ امسال 135 بیعتیں حاصل کریں۔

مہتمم خدمت خلق نے اپنی رپورٹ دیتے ہوئے بتایا کہ High Way کی صفائی کرتے ہیں اور مقامی انتظامیہ باقاعدہ سائن بورڈ لگواتی ہے تا کہ گزرنے والے مسافروں کو علم ہو کہ یہاں کام ہو رہا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پھر بھی احتیاط کے پہلو کو مدنظر رکھیں۔ حضور انور ایدہ اللہ نے ہدایت فرمائی کہ Blood Doners آرگنائزیشن رجسٹر کروائیں۔ مہتمم خدمت خلق نے بتایا کہ نیویارک میں رجسٹرڈ ہے۔ اب ریڈ کراس میں بھی رجسٹر کروانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا یہاں واشنگٹن میں بھی کافی خدام ہیں یہاں بھی رجسٹر کروائیں۔

مہتمم اطفال سے حضور انور نے اطفال کی تعداد کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ مہتمم صاحب نے بتایا کہ اطفال کی تعداد 1742 ہے۔

چیئرمین "مجلس سلطان القلم" نے حضور انور کی خدمت میں رپورٹ دیتے ہوئے بتایا کہ اخبارات میں اسلام کے خلاف جو لکھا جاتا ہے اس کے جواب میں ہم نے 63 خطوط اور مضامین اخبارات کو لکھ کر بھجوائے ہیں اور ہمارے اکثر جواب شائع بھی ہوتے ہیں۔

مہتمم صنعت وتجارت نے بتایا کہ جن خدام کے پاس کام نہیں ہے، جاب نہیں ہے ان کی رہنمائی کی جاتی ہے۔

مہتمم تجنید نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دریافت فرمانے پر بتایا کہ خدام کی تعداد ہماری تجنید کے مطابق 2263 ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ ایک ایک گھر جا کر معلومات لی ہیں؟

مہتمم مقامی سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا اسی ایریا میں رہتے ہیں۔ مہتمم مال نے بتایا کہ ہمارا بجٹ تین لاکھ 69 ہزار ڈالر ہے۔ 835 خدام چندہ دے رہے ہیں اور طلباء سے 36 ڈالر سالانہ لیتے ہیں۔

مہتمم وقار عمل نے رپورٹ پیش کی کہ جلسہ سالانہ اور اجتماعات کے موقع پر اجتماعی وقار عمل ہوتے ہیں۔

مہتمم تربیت نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ تربیتی پروگرام ہو رہے ہیں۔ دس ریجن میں سے چھ ریجن میں تربیتی ورکشاپ کی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ورکشاپ کریں تو فیڈ بیک بھی لیا کریں کہ کتنے خدام شامل ہوئے پھر اپنے ریمارکس دیا کریں۔

سیکرٹری تربیت نے بتایا کہ امسال 15 خدام موصی بنائے گئے۔ گزشتہ ایک سال میں پچاس موصی بنائے ہیں۔

مہتمم تحریک جدید سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ کا چندہ تحریک جدید کا ٹارگٹ کیا ہے اور اب تک کل آمد کیا ہے؟ مہتمم تحریک جدید نے بتایا کہ ہم نے چار لاکھ ڈالر سے زائد جمع کرنا ہے۔ اب تک 86 ہزار چھ سو ڈالر جمع ہو چکے ہیں۔

نائب مہتمم تربیت، نائب مہتمم خدمت خلق، نائب مہتمم سمعی وبصری، نائب مہتمم تبلیغ اور نائب مہتمم اشاعت نے بھی اپنا تعارف کروایا اور اپنے سپرد کام کے بارہ میں بتایا۔

اس میٹنگ میں موجود دس ریجنل قائدین نے بھی اپنا تعارف کروایا اور اپنے سپرد مجالس اور خدام کی تعداد کے بارہ میں رپورٹ پیش کی۔

میٹنگ کے آخر پر خدام الاحمدیہ نے حضور انور کی خدمت میں مجلس کی طرف سے شائع ہونے والے بعض رسائل اور کتب پیش کیں۔ نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ یو ایس اے کے ساتھ یہ میٹنگ ایک بج کر 35 منٹ تک جاری رہی۔

بعد ازاں پروگرام کے مطابق نیشنل مجلس عاملہ USA، نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ، نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ اور ملاقات کروانے کے انتظامات کروانے والی ٹیم نے باری باری گروپس کی صورت میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

تصاویر کے پروگرام کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد بیت الرحمٰن میں ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔ سوا پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب مرحوم کے گھر اپنی خالہ محترمہ بی بی امۃ القیوم صاحبہ سے ملنے کے لئے تشریف لے گئے اور قریباً پون گھنٹہ وہاں قیام فرمایا۔

ہلٹن ہوٹل میں استقبالیہ تقریب میں شرکت

آج شام سات بجے ورجینیا میں Hilton Hotel میں ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا۔ چھ بج کر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس تقریب میں شمولیت کے لئے روا

ہوئے اور سات بج کر پانچ منٹ پر ہوٹل تشریف آوری ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد سے قبل ایک بہت بڑی تعداد میں مہمان ہوٹل پہنچ چکے تھے۔ اس تقریب میں شامل ہونے والی معزز شخصیات اور سرکردہ حکام کی کل تعداد 302 تھی جن میں حکومت کے State Department کے چار نمائندے، Homeland Security کے دو آفیسرز، U.S. Commission on International Religious Freedom کے تین افسران اور انسٹیٹیوٹ ریلیجین اینڈ پبلک پالیسی کے دو نمائندے شامل تھے۔

علاوہ ازیں John Hopkins یونیورسٹی، Loyola یونیورسٹی اور کیتھولک یونیورسٹی کے چار پروفیسر حضرات، 14 ڈاکٹرز، 3 وکلاء، دو جرنلسٹ، ایک چیف پولیس اور تین چرچ منسٹرز (پادری صاحبان) بھی شامل تھے۔ ان مہمانوں کے علاوہ گیمبیا کے ایمبیسیڈر، Republic of Cape Verde کے DCM اور ملک مالی (Mali)، بینن (Benin)، سیرالیون اور غانا کے سفارت خانوں سے بھی نمائندگان شریک ہوئے۔

Vatican Embassy سے بھی ان کے نمائندہ شامل ہوئے۔ سفیر نے خود شامل ہونا تھا لیکن انہیں فوری روم جانا پڑ گیا جس کی وجہ سے انہوں نے اپنا نمائندہ بھجوایا۔

تین ریٹائرڈ جنرل (یو ایس ایئر فورس) بھی اس تقریب میں شامل ہوئے۔ علاقہ کے کانگریس مین Frank Wolf بھی اس تقریب میں شرکت کے لئے آئے۔ ورلڈ بینک (World Bank) کے سینئر وائس صدر بھی شامل ہوئے اور منٹگمری کاؤنٹی ناظم اعلیٰ (کاؤنٹی ایگزیکٹو) بھی اس تقریب میں شامل ہوئے۔ (ہماری مسجد بیت الرحمٰن منٹگمری کاؤنٹی میں واقع ہے) موصوف اپنے ساتھ تین اور نمائندوں کو لے کر آئے تھے۔ چیف FBI ایجنٹ بھی مع اپنی بیگم کے اس پروگرام میں شامل ہوئے۔ منٹگمری کاؤنٹی کے اسسٹنٹ چیف پولیس نے بھی اس تقریب میں شرکت کی، علاوہ ازیں ایک بڑی تعداد میں زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے افراد نے اس تقریب میں شرکت کی۔

ساڑھے سات بجے پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو حافظ مبارک احمد کوکوئی صاحب آف نائیجیریا نے کی اور اس کا انگریزی ترجمہ مکرم فلاح الدین شمس صاحب نے پیش کیا۔ بعد ازاں فلاح الدین شمس صاحب نے آنے والے معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد امیر صاحب جماعت احمدیہ امریکہ ڈاکٹر احسان اللہ ظفر صاحب نے مختصر استقبالیہ ایڈریس پیش کیا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تعارف کروایا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں خطاب کرنے کی درخواست کی۔ آٹھ بج کر پانچ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ڈائس پر تشریف لائے اور مہمانوں سے خطاب فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ کا استقبالیہ سے خطاب

تشہد اور تعوذ کے بعد حضور انور نے فرمایا۔ یہاں کی لوکل ایڈمنسٹریشن نے مجھے درخواست کی کہ مَیں آپ کو اسلام کے بارہ میں بتاؤں۔ اس وقت غیر مسلم دنیا یہ سمجھتی ہے کہ مسلمان یا اسلام دہشت گردی کا مذہب ہے جو دنیا کے امن کو برباد کر رہا ہے۔ بدقسمتی سے ایک گروپ ایسا ضرور ہے جو اس قسم کے خیالات رکھتا ہے۔ اس وجہ سے جہاد اور اس قسم کے دیگر عقائد کے بارے میں غلط فہمیاں ہیں۔

حضور انور نے فرمایا یہ درست ہے کہ بعض انتہاء پسندوں کی وجہ سے غلط تأثر اسلام کے بارہ میں ہے لیکن مَیں واضح کرتا ہوں کہ جو لٹریچر اسلام کے خلاف لکھا گیا ہے وہ اسلام کی تعلیمات کو نہ سمجھنے کی وجہ سے ہے اور پھر اس لٹریچر کی وسیع اشاعت ہوئی ہے۔

حضور انور نے فرمایا یہ اس قسم کا مضمون ہے کہ اس تھوڑے وقت میں اس سے انصاف نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن مَیں اس وقت اسلام کی اصل حقیقت جو بانیٔ جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان کی ہے وہ بتاؤں گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے وہی تعلیم پیش کی ہے جو قرآن کریم نے پیش کی، جو آنحضرت ﷺ نے بیان فرمائی۔ بانیٔ جماعت احمدیہ کو فوت ہوئے سو سال ہو گئے ہیں۔ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ احمدیہ مسلم جماعت نے دنیا میں جہاد کے بارہ میں غلط تاثر پیش کیا ہے اور کوئی نئی چیز پیش کر رہی ہے۔ کوئی نئی چیز نہیں۔ یہ وہی تعلیم ہے جو قرآن کریم نے پیش کی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ مسلمانوں میں جو یہ جہاد کی باتیں ہو رہی ہیں یہ درست نہیں ہے۔ یہ خدا اور اس کے رسول کے حکم کے خلاف ہے۔ آخر جہاد کے اصل معنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا بیان فرمائے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے دنیا کو امن کا پیغام دیا۔ لوگ ان پڑھ تھے بلکہ جہالت میں مبتلا تھے اور لڑائیاں کرتے رہتے تھے۔ خانہ کعبہ ایک خدا کی عبادت کے لئے بنایا گیا تھا لیکن وہاں 360 بت تھے۔ مکہ کے لوگ کسی خدا کو ماننے والے نہ تھے۔ آنحضرت ﷺ نے عرب کے لوگوں کو صرف ایک خدا کی طرف بلایا۔ اس پر مکہ کے لوگوں نے مظالم ڈھانے شروع کئے۔ مسلمانوں کو دو اونٹوں کے ساتھ باندھ کر اونٹوں کو مخالف سمت دوڑا دیا جاتا۔ گرم ریت پر سخت دھوپ میں لٹا کر ان کے سینوں پر ناچتے، گرم پتھر ان کے سینوں پر رکھ دیتے اور ان کو تپتی ہوئی ریت پر گھسیٹا جاتا تھا۔ پانی تک بھی نہ دیتے تھے۔ خود آنحضرت ﷺ اور آپؐ کے صحابہ کو ایک لمبا عرصہ محصور رکھا گیا اور خوراک تک نہ جانے دی گئی۔ ان حالات میں اگر کسی مسلمان نے لڑائی کی اجازت مانگی تو آپؐ نے نہیں دی اور کہا کہ مَیں اس کام کے لئے نہیں بھیجا گیا۔ صبر دکھاؤ۔

پھر آنحضرت ﷺ اور مسلمانوں کو ہجرت کی اجازت دے دی گئی۔ آنحضرت ﷺ اور کچھ مسلمانوں نے مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ مدینہ میں مختلف قبائل اور قوموں کے لوگ آباد تھے۔ آنحضرت ﷺ نے ان سب کے ساتھ معاہدہ کیا اور سب کو آزادی دی۔ اگر کسی کو اس کے جرم کی وجہ سے سزا ملی تو اس کے اپنے مذہب کے مطابق دی گئی لیکن سب کو برابری کے حقوق دیئے گئے۔

مسلمان انتہائی بے کسی کی حالت میں مکہ سے مدینہ آئے تھے۔ مکہ کے لوگوں نے پیچھا نہ چھوڑا اور مدینہ پر حملہ کیا، بدر کی جنگ ہوئی مسلمانوں کی حالت بہت کمزور تھی جبکہ مخالف کفار ہر قسم کے ہتھیاروں سے لیس تھے۔ مسلمانوں میں تو کچھ نوعمر لڑکے بھی تھے۔ تو اس حال میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے جنگ کی اپنے دفاع کی اجازت دی گئی۔

اُذِنَ لِلَّذِیْنَ یُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّھُمْ ظُلِمُوْا وَاِنَّ اللّٰہَ عَلٰی نَصْرِھِمْ لَقَدِیْرٌ (الحج: 40) ان لوگوں کو جن کے خلاف قتال کیا جاتا ہے قتال کی اجازت دی جاتی ہے۔ کیونکہ ان پر ظلم کئے گئے اور یقیناً اللہ ان کی مدد پر پوری قدرت رکھتا ہے۔ وہ لوگ جنہیں ان کے گھروں سے ناحق نکالا گیا۔ محض اس بنا پر کہ وہ کہتے تھے کہ اللہ ہمارا ربّ ہے اور اگر اللہ کی طرف سے لوگوں کا دفاع ان میں سے بعض کو بعض دوسروں سے بھڑا کر نہ کیا جاتا تو راہب خانے منہدم کر دیئے جاتے اور گرجے بھی اور یہود کے معابد بھی اور مساجد بھی جن میں بکثرت اللہ کا نام لیا جاتا ہے۔ یقیناً اللہ ضرور اس کی مدد کرے گا جو اس کی مدد کرتا ہے۔ یقیناً اللہ بہت طاقتور اور کامل غلبہ والا ہے۔

حضور انور نے فرمایا اس آیت میں لڑائی کی دو وجوہات بیان کی گئی ہیں جس کی وجہ سے دفاع یا لڑائی کی اجازت دی گئی ہے۔ ایک تو اپنا دفاع کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ ان سے لڑائی کرو جو تم سے لڑائی کرتے ہیں لیکن زیادتی نہ کرو۔ پھر جو مذہب کی وجہ سے تم سے لڑائی کرتے ہیں اور زبردستی تمہیں تمہارے مذہب سے دور کر کے اپنے مذہب میں داخل کرنا چاہتے ہیں۔

خدا تعالیٰ ظلم اور دہشت گردی کو پسند نہیں کرتا۔ یہ ہے دین کی تعلیم۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُوْنُوْا قَوّٰمِیْنَ بِالْقِسْطِ (النساء: 136) لَا یَجْرِمَنَّکُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓی اَلَّا تَعْدِلُوْا۔ اِعْدِلُوْا ھُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی۔ وَاتَّقُوا اللّٰہَ۔ اِنَّ اللّٰہَ خَبِیْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ (سورۃ المائدۃ آیت 9) اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو۔ اللہ کی خاطر مضبوطی سے نگرانی کرتے ہوئے انصاف کی تائید میں گواہ بن جاؤ اور کسی قوم کی دشمنی ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ انصاف کرو۔ یہ تقویٰ کے سب سے زیادہ قریب ہے اور اللہ سے ڈرو۔ یقیناً اللہ اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے جو تم کرتے ہو۔

حضور انور نے فرمایا اس میں عدل کے بارے میں تعلیم دی گئی ہے۔ اپنے اعمال دین کی تعلیم کے مطابق کرو اور ہر ایک کے ساتھ انصاف سے کام لو۔ اب کیا کوئی دہشت گرد رول ماڈل بن سکتا ہے۔ مسلمانوں کی اکثریت دہشت گردی کو ناپسند کرتی ہے۔ اچھے اعمال میں سے ایک یہ ہے کہ اگر جنگ ہو تو قیدیوں کے ساتھ حسن سلوک کرو۔ یہ امن کے لئے ضروری ہے۔

اگر دو قومیں، پارٹیاں امن کے لئے معاہدہ کریں اور پھر کوئی ایک معاہدہ کی خلاف ورزی کرے یا کمزور قوم پارٹی پر ظلم کرے۔ پھر بھی یہ تعلیم ہے کہ امن کے قیام کے لئے کوشش کرنی ہے اور کمزور کا ساتھ دینا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ افسوس ہے کہ مغربی میڈیا اور دوسرے لوگ اسلام کی تعلیم پر غیر منصفانہ حملہ کرتے ہیں۔ یہ جو ڈنمارک میں، سویڈن میں کارٹون بنائے گئے ہیں اور ہالینڈ میں فلم تیار کی گئی ہے یہ کیا ہے؟ ہم تو سب انبیاء کی عزت کرتے ہیں۔ یہ ایک مسلمہ بات ہے کہ اگر ہم ہر ایک کی عزت کریں تو دنیا میں امن قائم ہو سکتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس زمانہ میں مذہبی جنگ ہو سکتی ہے تو جہاد کی کیا تعریف ہے۔ خصوصاً جماعت احمدیہ جہاد کی کیا تعریف کرتی ہے؟

گزشتہ چند صدیوں میں جو جنگیں ہوئیں وہ سیاسی تھیں۔ جنگ عظیم (World War) بھی کوئی مذہبی جنگ نہ تھی، سیاسی جنگ تھی۔ اسلام کو دہشت گرد مذہب کہنے سے پہلے انصاف کا تقاضا ہے کہ ہم اسلام کی تعلیم دیکھیں۔ آج کے زمانے میں ہمارا کیا مؤقف ہے۔ ہر ایک کا بنیادی حق ہے کہ جو چاہے مذہب اختیار کرے اور اس پر عمل کرے۔ آج کے زمانے میں جنگ اس وجہ سے نہیں ہے۔ سو سال قبل جماعت احمدیہ کے بانی نے بتایا تھا کہ یہ کہنا کہ قرآن جہاد (Holy War) کی تعلیم دیتا ہے یہ درست نہیں۔ جنگ کی اجازت صرف اسی وقت ہے کہ کوئی مسلمانوں سے بغیر کسی وجہ کے جنگ کرے یا زبردستی ان کے مذہب پر حملہ کرے اور عمل نہ کرنے دے۔ اگر حکومت مذہبی معاملات میں دخل اندازی نہ کرے اور نہ ہی یہ حکومت کوئی زبردستی کرتی ہے تو پھر جنگ کرنا ناجائز ہے۔ یہ جہاد کے بارے میں مسیح محمدی کی تعلیم ہے۔ یہ مختلف تنظیموں اور گروپس کی طرف سے کئے جانے والے خودکش حملے اور بم دھماکے سب ناجائز ہیں اور اسلام اس کی ہرگز اجازت نہیں دیتا۔

اصل جہاد تو اپنے نفس کے خلاف جہاد ہے۔ ایک جنگ سے واپس آتے ہوئے آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا کہ نَحْنُ رَجَعْنَا مِنَ الْجِھَادِ الْاَصْغَرِ اِلَی الْجِھَادِ الْاَکْبَرِ کہ ہم ایک چھوٹے جہاد سے (جو لڑائی کا جہاد تھا) ایک سب سے بڑے جہاد کی طرف (جو نفس کے خلاف جہاد ہے) لوٹ رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا یہی اصل جہاد ہے۔ پھر بنی نوع انسان کی خدمت اصل جہاد ہے۔ سو سال سے زائد ہماری جماعت احمدیہ کی تاریخ اس بات پر شاہد ہے۔ غریب ممالک میں ہمارے سکول، ہسپتال قائم ہیں۔ پانی مہیا کرنے کے لئے واٹر پمپ اور روشنی مہیا کرنے کے لئے مختلف سسٹم لگانے کی کوششیں جاری ہیں۔ ہم مستقلاً خدمت کا یہ کام کر رہے ہیں اور بلا امتیاز رنگ و نسل اور مذہب و ملت کر رہے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی جماعت کو مخاطب ہوتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ہم خصوصیت سے اپنی جماعت کے لوگوں کو کہتے ہیں کہ ایسی باتوں سے پرہیز کریں۔ بدعملیوں سے بچیں، یہ غیر مناسب ہے کہ انسانیت کے ساتھ ہمدردی نہ کی جائے سب کی بھلائی کرو تا کہ تم پر آسمان پر بھی رحم ہو۔ ہر قسم کے حسد وغیرہ سے بچو اور اپنے آپ کو خدا کی محبت میں فنا کر دو۔ اس وقت لڑائی والا جہاد ختم ہے بلکہ جہاد بالنفس جاری ہے۔ اپنے دلوں کی پاکیزگی اختیار کرو اور امن کو دنیا میں پھیلاؤ۔

حضور انور نے فرمایا یہ تعلیم ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہے۔ جو احمدی حضرت مسیح موعودؑ سے اور خلافت احمدیہ سے محبت کرتے ہیں انہیں چاہئے کہ اس تعلیم پر عمل کریں۔ نفرت کو دور کریں اور محبت پھیلائیں۔

حضور انور نے فرمایا آپ سب تعلیم یافتہ ہیں اس تعلیم کو جو میں نے پیش کی ہے فیصلہ کریں کہ اسلام دہشت گردی کا مذہب ہے یا امن کا؟

حضور انور نے فرمایا آپ کا ملک ان ملکوں میں شامل ہے جو مذہبی اور سیاسی آزادی دیتا ہے اس لئے آپ بھی انصاف سے کام لیں۔ خدا تعالیٰ ہم سب کی مدد کرے۔ مَیں شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ یہاں تشریف لائے۔ آپ سب کا شکریہ!

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب آٹھ بجکر چالیس منٹ پر ختم ہوا۔ جونہی حضور انور کا خطاب ختم ہوا۔ سارے مہمان دیر تک تالیاں بجاتے رہے۔ مہمانوں پر اس خطاب کا اتنا گہرا اثر تھا کہ خطاب ختم ہوتے ہی حضور انور سے ملنے کے لئے مہمانوں کا تانتا بندھ گیا۔ یہ مہمان ایک قطار کی صورت میں باری باری حضور انور کے پاس آتے اور شرف ملاقات حاصل کرتے اور اپنے خیالات

باقی صفحہ نمبر 6 پر ملاحظہ فرمائیں

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے تحت

بھارت کی جماعتوں اور ذیلی تنظیموں کے زیر اہتمام عظیم الشان تقاریب و جلسوں کا انعقاد

صوبہ گجرات: مورخہ ۲۷؍مئی ۲۰۰۸ء کو صوبہ گجرات کے مختلف سرکلوں جیسے کہ جوناگڑھ، بھوج، پالنپور، گاندھی دھام، محسانہ، بھاونگر، داہود، سریندر نگر، احمد آباد میں صد سالہ جوبلی جشن بڑے ہی شاندار طریقے سے منایا گیا اور لوگوں میں مٹھائیاں بعد تحائف تقسیم کئے گئے۔ نیز تمام احمدی احباب نے اپنے گھروں میں چراغاں بھی کیا۔ ان سرکلوں میں مبلغین و معلمین کرام نے خلافت کی برکات، قیام اور خلیفہ کے کارہائے نمایاں کے عناوین پر دلچسپ تقاریر یں کیں۔ جن سے تمام لوگ متاثر ہوئے۔ نیز ان سرکلوں کے بچوں میں دلچسپ پروگرام کرائے گئے اور انعامات بانٹے گئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے تمام سرکلوں میں بڑے ہی شاندار رنگ میں صد سالہ جوبلی کا جشن منایا گیا۔

مورخہ ۲۸؍مئی کو احمد آباد مشن ہاؤس میں آل صوبہ گجرات کی صد سالہ جوبلی کا جشن اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے نہایت ہی شاندار طریقے سے منایا گیا۔ سب سے پہلے نماز تہجد ادا کی گئی اس کے بعد نماز فجر اور درس و تلاوت سے اس جشن کا آغاز ہوا۔ ٹھیک دس بجے لوائے احمدیت کے ساتھ ساتھ ہندوستان کا جھنڈا بھی نہایت شاندار طریقے سے مکرم فضل الرحمٰن صاحب بھٹی مبلغ انچارج گجرات نے بلند کیا۔ رات کے ٹھیک آٹھ بجے مغرب و عشاء کی نمازوں کے بعد خصوصی اجلاس کی کاروائی زیر صدارت مکرم عبدالرحمٰن صاحب ناظم انصاراللہ صوبہ گجرات تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی۔ نظم کے بعد خاکسار احمد صادق راتھر مبلغ سلسلہ نے تقریر کی۔ ایک ترانہ کے بعد مکرم مبلغ انچارج صاحب گجرات نے خلافت احمدیہ کی برکات پر نہایت ہی احسن پیرایہ میں تقریر کی۔ مکرم عبدالرحمٰن صاحب صدر اجلاس نے صدارتی خطاب کے بعد دُعا کروائی۔ اجلاس میں مستورات کے لئے بھی انتظام تھا۔ مشن ہاؤس کو نہایت ہی شاندار طریقے سے روشن کیا گیا تھا۔ اجلاس کے اختتام پر لوگوں میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام، تحائف، مٹھائیاں تقسیم کی گئیں نیز سامعین کے لئے طعام کا بھی انتظام تھا۔ مہمانان کرام کے ساتھ ساتھ شاملین جلسہ کی تعداد پانچ سو افراد پر مشتمل تھی۔

پرنٹ و الیکٹرانک میڈیا نے اجلاس کی تشہیر کی۔ نیز حکام علاقائی نے بھی اس اجلاس میں بھرپور تعاون دیا۔ جھنڈا لہرانے اور سکیورٹی کا انتظام کیا۔ (احمد صادق راتھر مبلغ سلسلہ گجرات)

بنگلور: مورخہ ۲۷؍مئی ۲۰۰۸ء بروز منگل احمدیہ مسجد بنگلور میں نماز تہجد سے پروگرام کا آغاز کیا گیا۔ نماز فجر کی ادئیگی کے بعد خاکسار محمد کلیم خان مبلغ سلسلہ نے جلسہ صد سالہ خلافت احمدیہ کی اہمیت اور برکات کے موضوع پر درس دیا۔ اجتماعی تلاوت کے بعد ٹھیک ۸ بجے محترم محمد شفیع اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ بنگلور نے پرچم کشائی فرمائی اور اجتماعی دعا کروائی۔ جماعتی طور پر صدقہ دیا گیا اور مسجد کے سامنے غرباء کو تقسیم کیا گیا۔ جلسہ امیر صاحب کی زیر صدارت تلاوت قرآن مجید اور نظم سے شروع ہوا۔ بعدہٗ محترم امیر صاحب نے حضور انور کا خصوصی پیغام پڑھ کر سنایا اور حاضرین جلسہ میں پیغام کو تقسیم کیا گیا۔ جلسہ میں مکرم مولوی طارق احمد صاحب مبلغ سلسلہ، مکرم قریشی عبدالحکیم صاحب اور مکرم محمد عظمت اللہ صاحب قریشی نے تقاریر پیش کیں۔ دوران جلسہ دو نظمیں بھی ہوئیں۔ آخری تقریر خاکسار نے کی۔ محترم امیر صاحب نے اپنے صدارتی خطاب کے بعد اجتماعی دُعا کروائی۔

نماز ظہر کے بعد لجنہ اماء اللہ بنگلور کا جلسہ صد سالہ خلافت احمدیہ جوبلی منعقد ہوا۔ بچوں میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ولولہ انگیز خطاب احباب جماعت نے سُنا اور اپنے دل و جان سے پیارے آقا کے ساتھ خلافت احمدیہ سے چمٹے رہنے کا عہد دہرایا۔ تینوں وقت احباب جماعت نے جماعتی طور پر کھانا تناول فرمایا۔ اس موقع پر خدام، انصار، لجنہ سبھی نے تعاون کیا۔ مورخہ ۲۷؍مئی کو جلسہ کی خبر پانچ اخبارات میں شائع ہوئی جبکہ روزنامہ پاسبان میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی فوٹو کے ساتھ خبر شائع ہوئی۔ الحمدللہ۔ (محمد کلیم خان مبلغ سلسلہ بنگلور)

چک ایمرچھ: مورخہ ۲۵؍مئی بروز اتوار تمام خدام، اطفال اور انصار نے مل کر اس سال کا دوسرا مثالی وقار عمل کیا۔ اس کے تحت راستوں، عیدگاہ، قبرستان کی صفائی کی۔ صد سالہ عہدِ احمدیت ۲۷؍مئی کی آمد کے ضمن میں مسجد کے اندر و باہر رنگ و روغن کروا کر خوبصورت اور دیدہ زیب بنایا گیا۔ زیر اہتمام مجلس خدام الاحمدیہ ایک والی بال ٹورنامنٹ رکھا گیا۔ دُور و نزدیک سے کل ملا کر سولہ ٹیموں نے شرکت کی۔ مورخہ ۲۶؍مئی کو ٹورنامنٹ کا فائنل چک ایمرچھ اور بُدرو کی ٹیموں کے درمیان کھیلا گیا جو بُدرو نے جیت لیا۔ ٹورنامنٹ نہایت کامیاب رہا اور غیروں پر اس کا اچھا اثر ہوا۔

مورخہ ۲۷ مئی کو نماز تہجد، نماز فجر اور درس القرآن کے بعد تمام نمازی حضرت راجہ عطاء محمد خان صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قبر پر اجتماعی دُعا کے لئے پہنچے جہاں پر جماعت احمدیہ چک ڈیسنڈ کے احباب کے ساتھ مل کر اجتماعی دعا ہوئی۔ بعدہٗ دوسرے بزرگان کی قبور پر اجتماعی دُعا سید امداد علی صاحب معلم نے کروائی۔ اس کے بعد قربانی کر کے ۸۰ کلو گوشت غرباء میں تقسیم کیا گیا۔

پہلے حسب ارشاد محترم امیر صاحب ساڑھے بارہ بجے چک ایر چھ کا پروگرام شروع ہوا جہاں چک ایمرچھ کے احباب بھی شامل ہوئے۔ ساڑھے بارہ بجے خاکسار نے لوائے احمدیت لہرایا اور شیرینی تقسیم کی گئی۔ خاکسار کی صدارت میں جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن پاک اور نظم سے ہوا۔ مکرم مولوی سید امداد علی صاحب نے حضور انور کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ جس کے بعد مکرم حاجی بابو الطاف احمد صاحب، مکرم مبارک احمد صاحب لون، مکرم مظفر احمد صاحب قریشی سیکرٹری مال اور وصایا اور مکرم سید امداد علی صاحب معلم سلسلہ کی تقاریر ہوئیں۔ دوران جلسہ دو نظمیں بھی پڑھی گئیں۔ پھر خاکسار نے والی بال ٹورنامنٹ کے انعامات دیئے بعدہٗ غیر از جماعت مہمانان کرام کو تحائف اور لٹریچر بھی دیئے گئے۔ خاکسار نے شکریہ احباب پیش کیا۔ دوران تقریر تمام حاضرین کو چائے پلائی گئی اور آخر پر دُعا ہوئی۔

خطاب حضور انور سننے کے لئے مسجد میں جنریٹر کا انتظام کیا گیا تھا۔ اس موقع پر چک ڈیسنڈ اور خانپورہ کے لوگ بھی آئے تھے لاؤڈ سپیکر کا بھی انتظام تھا۔ حضور انور کے ساتھ دہرائے عہد کا روحانی لطف اور مزہ مرتے دم تک ہر احمدی محسوس کرتا رہے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ مورخہ ۲۷ اور ۲۸؍مئی کی درمیانی رات پورے احمدی گھرانوں پر چراغاں کیا گیا۔ مسجد کو بھی الیکٹرانک بلبوں سے چراغاں کیا گیا جو کئی دنوں تک جاری رہا۔ الحمدللہ مقامی جماعت نے کل ملا کر بیس ہزار روپئے سے زائد اخراجات صد سالہ خلافت جوبلی کے اس جلسہ پر کئے۔ (رفیع الدین لون صدر جماعت احمدیہ چک ایمرچھ)

شورت: نماز تہجد اور نماز فجر و درس کے بعد قبرستانوں میں اجتماعی دُعا کروائی گئی پھر جامع مسجد کے صحن میں لوائے احمدیت لہرایا گیا۔ اس کے بعد سارے احمدی گھرانوں میں مٹھائی تقسیم کی گئی اور بعد قربانی مستحقین میں گوشت تقسیم کیا گیا۔ پھر جلسہ شروع ہوا جس میں غیر از جماعت احباب کو بھی دعوت دی گئی تھی۔ جلسہ کے دوران تواضع کا بھی انتظام تھا اور اس مبارک دن میں مندرجہ ذیل تقریبات منعقد کی گئیں:

تقریب آمین، تقریب بسم اللہ، کوئز پروگرام اور اطفال بچوں کی دوڑ اور جلسہ کے آخر میں ان بچوں میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب کے معًا بعد نماز مغرب و عشاء جمع ہوئی اس کے بعد جلسہ شروع ہوا۔ جلسہ کی صدارت صدر صاحب مقامی نے کی۔ تلاوت کلام پاک کے بعد ایک نظم ہوئی اس کے بعد تقریر محترم ماسٹر نظیر احمد صاحب عادل نے کی اور دوسری تقریر خاکسار نے کی اور آخر پر صدر صاحب نے دُعا کروائی اور جلسہ اختتام کو پہنچا۔ اس موقعہ پر چراغاں کا بھی اہتمام کیا گیا تھا۔

(اعجاز احمد گنائی خادم سلسلہ شورت)

کوریل، کشمیر: مورخہ ۲۵؍مئی سے ہی وقار عمل کے ذریعے پورے گاؤں کی صفائی کر کے گاؤں کو بینروں اور آرائشی گیٹوں سے دلہن کی طرح سجایا گیا۔ ایک وسیع و عریض پلاٹ پر جلسہ گاہ تیار کیا گیا اور جلسہ گاہ کو مختلف بینرز سے سجایا گیا۔ قبل از وقت سرکاری حکام سے بھی رابطہ کیا گیا۔ مورخہ ۲۷؍مئی کو مرکزی ہدایات اور پروگرام کے مطابق جشن تشکر کا باضابطہ آغاز نماز تہجد کی ادائیگی سے ہوا۔ نماز فجر اور درس القرآن کے بعد اجتماعی دُعا مکرم طاہر احمد صاحب ٹھوکر صدر جماعت احمدیہ کوریل نے کروائی۔ اس کے بعد مسجد میں ہی اجتماعی تلاوت ہوئی۔ پھر جماعت کے دونوں قبرستانوں جن میں صحابہ حضرت المسیح الموعود علیہ السلام اور جماعت کے چند جید علمائے کرام مدفون ہیں اجتماع دُعا ہوئی۔ ناشتہ کے وقفہ کے بعد جماعت کی طرف سے نو جانوروں کی قربانیاں کی گئیں۔ جلسہ صبح گیارہ بجے شروع ہوا۔ صدر صاحب مقامی نے لوائے احمدیت فضا میں بلند کیا اور پورا جلسہ گاہ فلک شگاف نعروں سے گونج اُٹھا۔ جلسہ خلافت جوبلی میں تلاوت قرآن مجید اور اس کے کشمیری ترجمہ کے بعد خلافت سے متعلق چار نظمیں پڑھی گئیں۔ سیدنا حضور انور کا پیغام مکرم سید عبدالمجید صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد نے پڑھ کر سنایا۔ جلسہ میں کل چار تقاریر مکرم مولوی شیخ طارق احمد صاحب معلم سلسلہ، مکرم انعام احمد صاحب ٹھوکر سیکرٹری دعوت الی اللہ، مکرم مولوی بشیر احمد صاحب مرزا معلم سلسلہ اور خاکسار سید عبدالشکور سیکرٹری وصایا کی ہوئیں۔ محترم صدر صاحب کے خطاب کے بعد دُعا کے ساتھ یہ بابرکت جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ کے اختتام پر حاضرین جلسہ میں مٹھائی تقسیم کی گئی اس کے علاوہ بستی کے تمام گھروں میں کھجور اور شیرینی کے پیکٹ بھیجے گئے۔ ٹھیک دو بجے جلسہ گاہ میں ہی احباب و مستورات نے نماز ظہر و عصر جمع ادا کی۔ کھانے کے وقفہ کے بعد جلسہ گاہ میں ہی MTA کے Live نشریات دکھانے کا پروگرام تھا۔ اسی دوران تیز بارش بھی شروع ہوئی۔ پنڈال میں احباب و مستورات بارش کی پرواہ کئے بغیر دیر تک لندن سے براہِ راست پروگرام دیکھتے رہے۔ چراغاں کے سلسلے میں تقریبًا تین ہزار دیے تیار کرائے گئے تھے لیکن تیز بارش کی وجہ سے انتظامیہ زبردست پریشان تھی۔ نماز مغرب سے قبل پورا آسمان چراغاں کے لئے موزون بن گیا اور شام ہوتے ہوتے پورا گاؤں دیوں، موم بتیوں اور بجلی کی ڈیکوریشنوں سے جگمگا اُٹھا اور پورے پروگرام کی ویڈیو ریکارڈنگ اور فوٹوگرافی بھی کی گئی۔ ان تمام پروگراموں پر تقریبًا ۴۰ ہزار روپئے اخراجات جماعتی انتظامیہ کے تحت ہوئے جس میں مرکز کی طرف سے مبلغ پانچ ہزار روپئے ملے۔ یہ شاندار پروگرام برکات خلافت کی عکاسی کرتا تھا۔ (سید عبدالشکور صدر لوکل خلافت جوبلی کمیٹی کوریل)

پلوامہ زون (کشمیر): مورخہ ۲۷؍مئی کو ہر جماعت نے حسب استطاعت بطور صدقہ قربانیاں کیں۔ مثلاً صوفن نام، گاگرن، مانلو شیواڑ نے ملکر ان تقریبات کو بہت ہی والہانہ اور انداز میں منایا۔ اس طرح ماندوجن، اور ریشی نگر میں بھی بہت ہی اعلیٰ طور پر اس یوم کی اہمیت کو ملحوظ رکھتے ہوئے وقت سحر سے قبل قلب سرور کے ہمراہ مسجدوں میں نماز تہجد کے لئے تشریف لے گئے۔ ہر جگہ عین پروگرام کے مطابق درس اور باجماعت دُعاؤں

اہتمام ہوا پھر قربانیاں اور دوسری تقریبات۔ ہر جگہ خلافت صد سالہ جوبلی کے تعلق سے اجلاسات ہوئے اور اجلاسات میں بزرگان نے مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔ لوائے احمدیت لہرائے گئے۔ سڑکوں اور دینی عمارات کو جھنڈیوں سے آراستہ کیا گیا۔ چراغاں کئے گئے۔ جس سے غیر از جماعت بستیوں میں بھی اثر پیدا ہوا ہے۔

اس طرح جماعت احمدیہ رشی نگر پلوامہ زون کی بڑی جماعت ہے وہاں پر ایک نمایاں جوش و ولولہ اور پُر لطف پروگرام کے علاوہ اعلیٰ شخصیات کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ ایم ایل اے محمد شفیع صاحب نے بہت ہی اعلیٰ انداز میں اپنے تأثرات جماعت کے بارے میں بیان فرمائے۔ جماعت احمدیہ ریشی نگر میں اجتماعی طور پر گیارہ بکرے ذبح کئے گئے۔ اس خلافت صد سالہ جوبلی کی خوشی میں جماعت احمدیہ ریشی نگر میں ایک فری میڈیکل کیمپ بھی لگایا گیا تھا جس میں بہت سارے احمدی ڈاکٹروں کے علاوہ غیر از جماعت ڈاکٹر صاحبان نے پُر خلوص شرکت فرمائی بلکہ اپنے اپنے خیالات بیان کرتے ہوئے اس بات کا بار بار اظہار کیا کہ اس وقت دنیا میں اگر انسانیت کی ہمدردی کر رہی ہے تو وہ صرف اور صرف جماعت احمدیہ ہے۔ پھر ہر جگہ مثالی وقار عمل بھی ہوئے۔

(ایاز رشید عادل مبلغ سلسلہ پلوامہ زون-کشمیر)

ھاری پاری گام: نماز تہجد اور نماز فجر کے بعد اجتماعی دُعا کی گئی۔ قبرستان پر اجتماعی طور پر جا کر وفات یافتگان کے لئے دُعائے مغفرت کی گئی۔ اس کے بعد تین قربانیاں کی گئیں۔ خاکسار صدر جماعت احمدیہ نے لوائے احمدیت لہرایا۔ تعلیم الاسلام احمدیہ پبلک اسکول کے وسیع و عریض صحن میں شامیانہ نصب کروایا گیا۔ ازاں بعد تلاوت قرآن کریم سے اِس مقدس تقریب کا آغاز ہوا۔ ترجمہ اور نظم کے بعد خاکسار نے حضور انور کے اقتباسات پیش کئے۔ اس کے بعد مکرم غلام نبی راتھر، مکرم محمد مقبول راتھر صاحب، مکرم مولوی ایاز رشید صاحب، مکرم نثار احمد صاحب راتھر، مکرم عادل احمد صاحب بٹ، مکرم نثار احمد صاحب بٹ کی تقاریر ہوئیں۔ دوران جلسہ دو نظمیں اور پروگرام کوئز بھی منعقد ہوا۔ (محمد امین اظہار صدر جماعت احمدیہ ہاری پاری گام ترال-کشمیر)

بھدرواہ: الحمدللہ ۲۷ رمئی کے جلسہ کی تیاری پہلے سے شروع کی گئی۔ اس تعلق سے اشتہارات اور دعوتی کارڈ بنائے گئے تھے۔ جو حکام اور معززین تک پہنچائے گئے۔ چنانچہ صدر جمہوریہ کو بھدرواہ آنا تھا اس سلسلہ میں تمام جگہوں پر اشتہارات لگائے گئے تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگوں میں تشہیر ہو سکے۔ اس کے علاوہ مسجد احمدیہ کے باہر محلہ میں بینرز لگائے گئے۔ راستہ کو سجایا گیا۔ مسجد احمدیہ کے باہر بک اسٹال کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔ بعض لاہوری اور دوسرے احباب کو باقاعدہ دعوتی کارڈ اور تحفے انفرادی طور پر بعض احمدی احباب نے دیئے۔

نماز تہجد، نماز فجر، درس القرآن اور اجتماعی دُعا کے بعد پرچم کشائی ہوئی اور پھر اجتماعی دُعا ہوئی۔ بعد ایک جانور کا صدقہ کر کے غرباء میں تقسیم کیا گیا۔ مقامی قبرستان میں وفد کی صورت میں جا کر بزرگوں کی مغفرت کے لئے دُعا کی گئی۔ پرچم کشائی کے بعد بچوں اور بڑوں میں مسجد میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔ اس کے بعد مکرم عبدالحفیظ صاحب منڈاشی کی زیر صدارت جلسہ کا آغاز ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم محمد شریف صاحب منڈاشی سیکرٹری تعلیم القرآن نے حضور انور کا روح پرور پیغام سنایا۔ اس کے بعد عزیزم افضال احمد ملک واقف نو اور مکرم مولوی ظہور احمد خان صاحب مبلغ سلسلہ نے تقریر کی۔ پھر مقابلہ پرچہ ذہانت جو خلافت پر مبنی تھا ہوا۔ اس کے بعد صدارتی خطاب ہوا۔ جماعت احمدیہ کے احباب و مستورات نے صد سالہ خلافت جوبلی کے لئے وعدہ جات سے بڑھ کر تقریباً ۵۵۰۰۰ (پچپن ہزار روپۓ) جمع کئے۔ آخر پر صدر صاحب مجلس نے دُعا کروائی اور اس کے ساتھ اجلاس ختم ہوا۔ حضور انور کے خطاب کو دیکھنے اور سننے کے لئے لئے مسجد میں ہی احباب و خواتین کے لئے معقول انتظام کیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ مسجد احمدیہ اور احمدی گھروں میں اس خوشی کے موقع پر چراغاں بھی کیا گیا۔

اسی طرح ۳۰ رمئی کو لجنہ و ناصرات کا جلسہ یوم خلافت ہوا۔ جس میں خلافت پر مبنی کوئز کے مقابلے میں اوّل، دوم اور سوم آنے والے اطفال و ناصرات میں صدر لجنہ مکرمہ نسیمہ بیگم صاحبہ نے انعامات تقسیم کئے۔ (صدر جماعت احمدیہ بھدرواہ-کشمیر)

پونچھ (جموں): بفضلہٖ تعالیٰ پونچھ میں خلافت احمدیہ کی دوسری صدی مسجد احمدیہ پونچھ میں نماز تہجد، فجر اور اجتماعی دُعاؤں و ذکر الٰہی کے ساتھ طلوع ہوئی۔ صبح ٹھیک ۱۱ بجے احمدیہ مشن پونچھ میں لوائے احمدیت لہرایا گیا۔ بعدۂ مسجد احمدیہ پونچھ میں مکرم چوہدری شمس دین صاحب زونل امیر پونچھ کی زیر صدارت جلسہ خلافت جوبلی کا انعقاد تلاوت و نظم کے ساتھ شروع ہوا۔ اس کے بعد محترم امیر صاحب نے سیدنا حضور انور کا خصوصی پیغام پڑھ کر سنایا۔ اس جلسہ میں بفضلہٖ تعالیٰ چنڈک کلائی اور نونہ بانڈی و پونچھ کے غیر از جماعت دوست بھی شامل تھے۔ جلسہ میں محترم اورنگ زیب صاحب راتھر ناظم انصار اللہ پونچھ زون اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ آخر میں محترم امیر صاحب نے خدا کی عطا کردہ اس بیش بہا نعمت کی قدر کرنے اس کے ساتھ ہمیشہ چمٹے رہنے کی تلقین فرمائی اور غیر از جماعت دوستوں کے اس جلسہ میں شامل ہونے پر شکریہ ادا کیا اور دعا کے ساتھ یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا بعدۂ حاضرین میں اور مشن کے قریب ترین ہر گھر میں بلا لحاظ مذہب و ملت شیرینی تقسیم کی گئی۔ اس کے بعد دو بکروں کی قربانی کی گئی۔

خصوصی تقریب و پریس کانفرنس: مورخہ ۲۷ رمئی کو شام ۵ بجے احمدیہ مشن پونچھ میں ایک خصوصی پروگرام کیا گیا جس میں تمام پریس و میڈیا کے نمائندگان کے علاوہ شہر کے چیدہ چیدہ لوگوں کو مدعو کیا گیا۔ تمام معزز مہمانان کرام کی تواضع کا انتظام بھی کیا گیا۔ ایم ٹی اے پر حضور انور کا خطاب سنانے کے لئے بھی انتظام مشن پونچھ کے ایک ہال میں کیا گیا تھا۔ چنانچہ تمام لوگ اس پروگرام سے بھی بہت متاثر ہوئے اس کے بعد محترم اورنگ زیب صاحب نے مہمانوں کو آج کے دن کا تعارف بھی کروایا اور ان کا شکریہ ادا کیا۔ بعدۂ ایک پریس کانفرنس کا انعقاد ہوا جس میں میڈیا کے نمائندگان کے مختلف سوالات کے تسلی بخش اور اچھے طریق سے جواب دیئے گئے۔ اسی طرح تمام میڈیا کے نمائندگان و معززین کو نمائش ہال دکھائی گئی۔ تمام پروگرام کو میڈیا نے خوب کوریج دی۔ آخر میں تمام معزز مہمانان کرام کا خاکسار نے شکریہ ادا کیا اور تحائف بھی دیئے گئے۔ Zee News جموں، سٹی کیبل مینڈر و منڈی اور راجوری کے لوکل چینلوں پر بھی یہ خبریں نشر ہوئیں۔ اگلے دن صبح آٹھ بجے دوبارہ یہ پروگرام پھر لوکل سٹی چینل پونچھ پر نشر ہوا۔ اسی طرح لوکل ریڈیو پونچھ پر بھی ۵ منٹ کی رپورٹ نشر ہوئی۔ اس کے علاوہ تسکین (اردو) جموں، سندیش (اردو) جموں، امر اُجالا (ہندی) جموں اور Mandate انگریزی جموں اخبارات میں خبریں شائع ہوئیں۔

شیندرا: نماز تہجد اور نماز فجر کے بعد احمدیہ قبرستان شیندرہ پر جا کر اجتماعی دُعا کی گئی اور تین بکروں کی قربانی کی گئی۔ ٹھیک دس بجے مسجد احمدیہ شیندرہ میں مکرم محمد حسین صاحب عاجز صدر جماعت احمدیہ شیندرہ کی زیر صدارت تلاوت قرآن مجید کے ساتھ جلسہ خلافت جوبلی کا آغاز ہوا۔ اس موقعہ پر لوائے احمدیہ بھی لہرایا گیا۔ محترم صدر جلسہ نے سیدنا حضور انور کا روح پرور پیغام پڑھ کر سنایا۔ بعد ازاں تین تقاریر اور دو نظمیں پڑھی گئیں۔

درّہ دلیاں: اس مبارک موقع پر دو جانوروں کی قربانیاں کی گئیں۔ مسجد احمدیہ درّہ دلیاں میں لوائے احمدیت لہرایا گیا۔ نماز تہجد، اور فجر کی نماز کے بعد ٹھیک دس بجے مسجد احمدیہ درہ دلیاں میں محترم محمد حنیف صاحب صدر جماعت درہ دلیاں کی زیر صدارت جلسہ خلافت جوبلی کا انعقاد تلاوت قرآن مجید اور نظم خوانی سے ہوا بعدۂ مکرم نثار احمد صاحب ندیم معلم سلسلہ نے حضور انور کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد خلافت کے موضوع پر پانچ تقاریر ہوئیں۔ بعدۂ اجتماعی دُعا کے ساتھ جلسہ ختم ہوا۔

چھونگاں: نماز تہجد با جماعت دُعا اور ذکر الٰہی کے ساتھ دن کا آغاز ہوا۔ ایک جانور کی قربانی دی گئی۔ دس بجے مکرم ماسٹر محمد بشیر صاحب صدر جماعت کے گھر پر موصوف کی زیر صدارت جلسہ خلافت جوبلی منعقد کیا گیا۔ تلاوت اور نظم کے بعد محترم صدر صاحب نے حضور پُر نور کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ ازاں بعد جلسہ میں پانچ تقاریر ہوئیں۔ مورخہ ۲۷ مئی کو لجنہ اماء اللہ چھونگاں نے بھی اپنا الگ جلسہ کیا۔

گورسائی و مسوری والا: نماز تہجد، نماز فجر اور درس القرآن کے بعد مکرم مولوی فاروق احمد صاحب نیر مبلغ سلسلہ مینڈر نے اجتماعی دُعا کروائی۔ ٹھیک ۹ بجے مسجد احمدیہ گورسائی میں لوائے احمدیت لہرایا گیا۔ مکرم عبدالرحمٰن صاحب صدر جماعت گورسائی کی زیر صدارت جلسہ خلافت جوبلی کا انعقاد عمل میں لایا گیا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم محمود احمد صاحب معلم سلسلہ نے حضور انور کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد پانچ تقاریر ہوئیں۔ آخری تقریر مکرم مولوی فاروق احمد صاحب نیر مبلغ سلسلہ نے خلافت احمدیہ کے موضوع پر کیں۔ صدر جلسہ کے خطاب کے بعد دُعا ہوئی۔ اس موقعہ پر جماعت احمدیہ مسوری والا اور گورسائی میں ایک ایک جانور کی قربانی دی گئی۔

جماعت احمدیہ سلوٰہ: مسجد احمدیہ سلوٰہ میں لوائے احمدیت لہرایا گیا۔ مکرم مولوی عبدالباسط صاحب صدر جماعت سلوٰہ کی زیر صدارت جلسہ منعقد کیا گیا۔ حضور انور کے پیغام کے سنائے جانے کے بعد تین تقاریر ہوئیں۔ ایک جانور کی قربانی کی گئی۔

منکوٹ: الحمدللہ جماعت احمدیہ منکوٹ میں بھی جلسہ خلافت جوبلی پوری شان و شوکت سے منایا گیا اور ایک جانور کی قربانی بھی دی گئی ہے۔ اس طرح بفضلہٖ تعالیٰ پونچھ زون میں مجموعی طور پر ۱۲ جانوروں کی قربانیاں دی گئی ہر جگہ مساجد کے علاوہ گھروں میں چراغاں کیا گیا اور بعد اختتام جلسہ احباب جماعت اور دوسرے قریبی اور معززین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ اللہ تعالیٰ اس کے دور رس نتائج برآمد فرمائے۔ آمین (عزیز احمد ناصر مبلغ سلسلہ پونچھ زون)

بقیہ اداریہ از صفحہ نمبر 2

احمدیوں کو کافر قرار دیا ہے اس لئے انہیں ضرور اکثریت کے فیصلہ کو مان لینا چاہئے اس پر ہمارا کہنا یہ ہے کہ اگر تمہاری اکثریت مل کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے خلاف کوئی فیصلہ کرتی ہے تو کیا آنحضرت ﷺ کے فیصلہ کو مانا جائے گا یا اس اکثریت کا فیصلہ جو آنحضرت ﷺ کے ارشاد کے خلاف فیصلہ دے گی۔ اور پھر یہ بھی یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بھی فرمایا تھا کہ آپ کے مخالفین کی اکثریت اگر کوئی فیصلہ کرے تو آپ اس کو ہرگز نہ مانیں اور ان کے غلط فیصلوں سے مرعوب نہ ہوں۔ فرمایا: وَاِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِی الْاَرْضِ یُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ۔ (الانعام:۱۱۷)

یعنی اگر تو اہل زمین میں سے اکثر کی اطاعت کرے گا تو وہ تجھے اللہ کے راستے سے بھٹکا دیں گے۔

گویا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہے کہ اگر اکثریت کی مانو گے تو وہ تم کو سچے راستے سے بھٹکا دیں گے۔ پس یہ کہنے والے کہ احمدی مسلمانوں کی اکثریت کے فیصلہ کو مان لیں خود سوچ لیں کہ ان کے اس قول کی کیا حقیقت ہے......؟

آئندہ گفتگو میں انشاء اللہ ہم ذکر کریں گے چونکہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عقائد وفات مسیح اور اجرائے نبوت الہام الٰہی کے نتیجہ میں عطا ہونے والی قرآن مجید کی تفسیر کی روشنی میں ہیں۔ اس اعتبار سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو کافر کہنے والوں کو غور کرنا چاہئے کہ وہ الہام الٰہی کی روشنی میں عطا ہونے والے علم حقیقی کا انکار کر کے اور خدا کے ملہم کی تکذیب و توہین کر کے مغضوب علیھم کے مصداق قرار پاتے ہیں؟ **(باقی)**

(منیر احمد خادم)

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر:17847 میں ستپال خان معلم ولد مکرم لکشمی خان صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 25 سال تاریخ بیعت 2003ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 9.12.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ والدہ بفضلہ تعالیٰ حیات ہیں مکان والدہ کے نام ہے میری ذاتی کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے جب بھی کوئی جائیداد ہوگی تو اس کی اطلاع کردوں گا میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3380 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : نسیم احمد طاہر　العبد: ستپال خان　گواہ : محمد انور احمد

وصیت نمبر:17848 میں مختار احمد ظفر ولد مکرم سید محمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 34 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 9.12.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے جب بھی کوئی جائیداد ہوگی تو اطلاع کردوں گا۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3728 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : نسیم احمد طاہر　العبد: مختار احمد ظفر　گواہ : محمد انور احمد

وصیت نمبر:17849 میں شفاعت احمد معلم ولد مکرم عبد العزیز صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 28 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 9.12.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ والدین بفضلہ تعالیٰ حیات ہیں اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے جب بھی کوئی جائیداد ہوگی تو اطلاع کردوں گا۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3844 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : نسیم احمد طاہر　العبد: شفاعت احمد　گواہ : محمد انور احمد

وصیت نمبر:17850 میں طاہر احمد تنویر ولد مکرم محمد رفیق صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 27 سال پیدائشی احمدی ساکن سنگیوٹ ڈاکخانہ سنگیوٹ ضلع پونچھ صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 9.12.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ والدین بفضلہ تعالیٰ حیات ہیں اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے جب بھی کوئی جائیداد ہوگی تو اطلاع کردوں گا۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3380 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : شفاعت احمد　العبد: طاہر احمد تنویر　گواہ : محمد خان

وصیت نمبر:17851 میں قیصر عالم ولد مکرم ڈاکٹر تجمل حسین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 30 سال تاریخ بیعت 2002ء ساکن نیشندرہ ڈاکخانہ نیشندرہ ضلع کرشن گنج صوبہ بہار بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 9.12.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے والدین فوت ہو چکے ہیں جائیداد غیر احمدی رشتہ داروں کے پاس ہے۔ جب بھی کوئی جائیداد ملے گی تو اطلاع کردوں گا۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3380 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : مظفر الہدیٰ　العبد: قیصر عالم　گواہ : شاہد جمادار

وصیت نمبر:17852 میں شیراز احمد خان معلم ولد مکرم عبد الرشید خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 27 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 9.12.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ والدین بفضلہ تعالیٰ حیات ہیں کوریل میں بٹوارہ میں میرے حصہ میں دو کنال زمین آئی ہے جس سے کوئی آمد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3496 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت جنوری 08ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ : ظہیر احمد خادم　العبد: شیراز احمد خان　گواہ : جاوید اقبال چیمہ

وصیت نمبر:17853 میں محمد خان معلم ولد مکرم محمد صدیق صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 25 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 9.12.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ والدین بفضلہ تعالیٰ حیات ہیں اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے جب بھی کوئی جائیداد ہوگی تو اطلاع کردوں گا۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3554 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : مختار احمد ظفر　العبد: محمد خان　گواہ : عاشق حسین گنائی

وصیت نمبر:17854 میں سیف الدین احمد قمر ولد مکرم عبد اللہ جلال الدین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 25 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 9.12.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ والدین بفضلہ تعالیٰ حیات ہیں اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے جب بھی کوئی جائیداد ہوگی تو اطلاع کردوں گا۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3786 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت جنوری 08 سے نافذ کی جائے۔

گواہ : ظہیر احمد خادم　العبد: سیف الدین احمد قمر　گواہ : جاوید اقبال اختر چیمہ

وصیت نمبر:17855 میں طارق محمود معلم ولد مکرم غلام قادر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 28 سال تاریخ بیعت 1999ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 9.12.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ والدین بفضلہ تعالیٰ حیات ہیں اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے جب بھی کوئی جائیداد ہوگی تو اطلاع کردوں گا۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3728 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت جنوری 08 سے نافذ کی جائے۔

گواہ : ظہیر احمد خادم　العبد: طارق محمود　گواہ : جاوید اقبال اختر چیمہ

M/S ALLIA EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
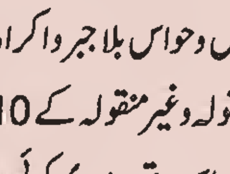
Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2112266, Mob: 9437078266/ 9437032266/ 9438332026/943738063

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax : (0091) 1872-220757
Tel. Fax : (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 57 Thursday 23rd October 2008 Issue No. 43

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 300/-
By Air : 20 Pounds Or 40 U.S $
: 30 Euro
By Sea : 10 Pounds Or 20 U.S $

احمدی عورتوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ جوانہوں نے قربانیاں کی ہیں اس کا فائدہ تبھی ہوگا جب وہ اپنی نسلوں میں ان کو جاری رکھیں گی اور ان کا تعلق مسجد سے بنائے رکھیں گی

اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم مساجد بنانے کے ساتھ ساتھ اس کے عبادت گزار بندے بنے رہیں

جرمنی کے مشرقی حصہ میں جماعت احمدیہ کی پہلی مسجد "خدیجہ مسجد" کا افتتاح فرماتے ہوئے

لجنہ اماء اللہ کی قربانیوں کے تذکرہ پر مبنی حضور انور کا بصیرت افروز خطبہ جمعہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ ۱۷ر اکتوبر ۲۰۰۸ء بمقام مسجد خدیجہ برلن جرمنی۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آیت قرآنی:

اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَاٰتَی الزَّکٰوۃَ وَلَمْ یَخْشَ اِلَّا اللّٰہَ فَعَسٰٓی اُولٰٓئِکَ اَنْ یَّکُوْنُوْا مِنَ الْمُھْتَدِیْنَ۔(سورۃ التوبۃ :۱۸) اور وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُھُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ یَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَیُطِیْعُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ اُولٰٓئِکَ سَیَرْحَمُھُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ۔(سورۃ التوبہ:۷۱) کی تلاوت کی۔

پھر فرمایا: الحمدللہ کہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ پر اپنی بارش کا ایک اور قطرہ اس مسجد کی صورت میں پھر گرایا ہے۔ اس ملک (جرمنی) کے مشرق حصہ میں یہ ہماری پہلی مسجد ہے۔ برلن شہر کی ایک الگ اہمیت ہے۔ جرمنی اور خاص طور پر اس شہر میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام پہنچنے کی تاریخ ۸۶ سال پرانی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے دور خلافت میں یہاں کام شروع ہوا تھا۔ ابتدائی دور کے مبلغین کی کوششیں اس تعلق میں ایک خاص اہمیت رکھتی ہیں۔ انہوں نے اس زمانے میں جبکہ وسائل بہت کم تھے۔ بڑی قربانیاں کر کے بڑے وسیع رابطے بنائے تھے۔ ۱۹۲۲ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے جرمنی میں مشن کے قیام کا فیصلہ فرمایا اور مولوی مبارک علی صاحب بنگالی کو ارشاد فرمایا کہ وہ جرمن جائیں اور مشن کا آغاز کریں۔ مولوی مبارک علی صاحب بنگالی ۱۹۲۰ء میں لندن میں مبلغ تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے ارشاد پر آپ لندن سے برلن آگئے۔ پھر آپ کی معاونت کے لئے حضرت مصلح موعودؓ نے ملک غلام فرید صاحب ایم اے کو جرمنی بھجوایا جو ۱۹۲۳ء کو قادیان سے روانہ ہوئے اور ۱۸ر دسمبر ۱۹۲۳ء کی صبح برلن پہنچے۔ ان دنوں ان ابتدائی مبلغین کی کوششوں کو اللہ تعالیٰ نے اتنی کامیابی بخشی کہ حضرت مصلح موعودؓ نے ۲۰ر فروری ۱۹۲۳ء کے خطبہ میں فرمایا کہ برلن میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی کامیابی مل رہی ہے اور حضور نے وہاں مسجد کی تعمیر کا فیصلہ فرمایا۔

چنانچہ فوراً دو ایکڑ زمین خریدی گئی۔ حضرت مصلح موعودؓ نے برلن کی مسجد کی تعمیر کے لئے جماعت احمدیہ کی خواتین کو چندوں کی تحریک کی اور ابتدائی طور پر اس کے لئے پچاس ہزار روپے تخمینہ لگایا گیا۔ اس تحریک سے خواتین میں قربانی کا جذبہ اس قدر بلند ہوا کہ ان دنوں متحدہ ہندوستان بالخصوص قادیان کی لجنہ نے قربانی کی ایسی مثالیں پیش کیں جس کی نظیر صرف اور صرف ہمیں قرون اولیٰ میں نظر آتی ہے۔ اس وقت احمدی عورتوں نے نقد رقم اور طلائی زیورات حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی خدمت میں پیش کر دیئے اور دو مہینوں کے اندر ۴۵ ہزار کے وعدے اور ۲۰ ہزار کی رقم وصول ہوگئی اور پھر چونکہ اخراجات بڑھ جانے کا امکان ہوگیا تھا اس پر حضرت مصلح موعودؓ نے اس ٹارگیٹ کو بڑھا کر ۷۰ ہزار کر دیا اور احمدی مستورات نے ۷۰ ہزار روپیہ جمع کر دیا۔ چنانچہ ۱۵ر اگست ۱۹۲۳ء کو مسجد برلن کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ سنگ بنیاد کی تقریب میں جرمن کے وزیر داخلہ اور رفاہ عامہ کے وزیر اور ترکی اور دیگر ممالک کے سفراء بھی شامل ہوئے تھے۔ مہمانوں کی کل تعداد ۴۰۰ تھی۔ جس میں احمدی صرف چار تھے۔ حضور نے فرمایا کہ ان دنوں ان چار احمدیوں نے اتنے وسیع تعلقات بنائے تھے کہ جرمن کی بڑی بڑی شخصیات اس تقریب میں شامل ہوئی تھیں۔

حضور نے فرمایا اس سے ہمارے آج کے مبلغین کو سبق حاصل کرنا چاہئے کہ باوجود وسائل کی کمی اور مشکلات کے وہ کس قدر محنت کرتے تھے۔ اس سنگ بنیاد کے بعد ان دنوں جنگ عظیم دوم کی وجہ سے دنیا کے اقتصادی حالات خراب ہوگئے جس سے اس مسجد کی تعمیر کا تخمینہ اخراجات ۱۵ لاکھ روپیہ لگایا گیا۔ اس پر حضرت مصلح موعودؓ نے فیصلہ فرمایا کہ اقتصادی حالات کی خرابی اور وسائل کی کمی کی وجہ سے جماعت کے لئے یوروپ میں دو مراکز اکٹھے چلانا مشکل ہوگا۔ اس لئے آپ نے ان دنوں برلن کی مسجد کی تعمیر کے خیال کو چھوڑ دیا اور ۱۹۲۴ء میں لندن میں مسجد فضل کا سنگ بنیاد رکھا۔ چنانچہ مستورات کی انہی قربانیوں سے پھر لندن کی مسجد تعمیر ہوئی اور پھر اب ان میں اکثر کی نسل کو ۸۵ سال بعد اللہ نے برلن میں مسجد کی تعمیر کی توفیق عطا فرمادی۔ یہ ان بزرگ مستورات کی دُعاؤں کا ہی نتیجہ تھا کہ نہ صرف ان کو قربانیوں کی توفیق ملی بلکہ ان کی نسل میں سے بہتوں کو قربانیوں کی توفیق مل گئی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مسجد برلن میں ۱۷ لاکھ یورو خرچ ہوئے ہیں جس میں سے ۴ لاکھ یورو باہر کی خواتین کا حصہ ہے اور اس میں زیادہ حصہ برطانیہ کی لجنہ کا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ پاکستانی روپیوں کے لحاظ سے یہ ۱۹ کروڑ روپے بنتے ہیں حضور نے مسجد کی تفصیل بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اس مسجد کا کل رقبہ ۴۷۹۰ مربع میٹر ہے جو ایک ایکڑ کے قریب ہے اس میں تعمیر شدہ رقبہ ۱۰۰۸ مربع میٹر ہے اس میں دو بڑے حال، چار کمرے، گیسٹ ہاؤس، دفتر، لائبریری اور کانفرنس روم موجود ہیں۔ جماعت نے یہاں ایک پارک بنانے کا بھی ارادہ کیا ہے۔

فرمایا: سنگ بنیاد سے قبل یہاں کی مقامی آبادی نے اس مسجد کی شدید مخالفت کی تھی لیکن اللہ کے فضل سے آہستہ آہستہ وہ مخالفت اب ٹھنڈی ہوتی جارہی ہے اور جب یہاں سے امن اور پیار اور محبت کا پیغام دنیا میں ہر طرف پھیلے گا تو یہ اور بھی ہمارے قریب آئیں گے۔ فرمایا: یہ بھی عجیب اتفاق ہے کہ جب پہلے یہ مسجد تعمیر کرنے کا ارادہ تھا تو دنیا تب بھی مالی بحران کا شکار تھی اور آج بھی مالی بحران کا شکار ہے۔ لیکن آج باوجود دنیا کے اقتصادی حالات کے خراب ہونے کے اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس مسجد کی توفیق عطا فرمادی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ احمدیوں کے اموال اور نفوس میں برکت عطا فرمائے اور نسل در نسل ان میں قربانی کا جذبہ قائم رہے۔ فرمایا: جرمن کے انکم ٹیکس والے اس بات سے حیران ہیں کہ کسی شخص کی روزمرہ ضروریات زندگی کے اخراجات کی نسبت اس کا چندہ زیادہ ہو سکتا ہے۔ پس یہ وہ روح ہے کہ اپنے خرچ کو کم کر کے قربانیاں کر رہے ہیں۔ اس روح کو قائم رکھنا ہے۔ اپنی نسلوں کی ایسی تربیت کریں کہ وہ مسجد کا حق ادا کرنے والے ہوں۔ احمدی عورتوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ جو انہوں نے قربانیاں کی ہیں اس کا فائدہ تبھی ہوگا جب وہ اپنی نسلوں میں ان کو جاری رکھیں گی اور ان کا تعلق مسجد سے بنائے رکھیں گی۔

حضور انور نے فرمایا: جن آیات کی تلاوت کی گئی ہے اس کا ترجمہ اس طرح سے ہے:

''اللہ کی مساجد تو وہی آباد کرتا ہے جو اللہ پر ایمان لائے اور یوم آخرت پر اور نماز قائم کرے اور زکوٰۃ دے اور اللہ کے سوا کسی سے خوف نہ کھائے۔ پس قریب ہے کہ یہ لوگ ہدایت یافتہ لوگوں میں شمار کئے جائیں۔''

''مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے دوست ہیں وہ اچھی باتوں کا حکم دیتے ہیں اور بُری باتوں سے روکتے ہیں اور نماز کو قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں۔ یہی ہیں جن پر اللہ ضرور رحم کرے گا۔ یقیناً اللہ کامل غلبہ والا (اور) بہت حکمت والا ہے۔''

فرمایا: اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم مساجد بنانے کے ساتھ ساتھ اس کے عبادت گزار بندے بنے رہیں اور جو تقویٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس زمانہ میں ہم میں پیدا کرنا چاہتے تھے وہ ہم میں اور ہماری نسلوں میں بڑھتا رہے۔

☆☆☆☆☆